نظام نفاذ
اسلامی انقلاب

از

مبلغ اسلام علامہ سید سعادت علی القادری

Marfat.com

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

اور فرما دیجئے آگیا ہے حق اور مٹ گیا ہے باطل، بیشک باطل مٹنے والا ہے

1835

نام نہادِ اسلامی انقلاب

از

مبلغ اسلام علامہ سید سعادت علی القادری

ناشر و منتظم

صاحبزادہ سید عامر علی القادری

القادری اسلامک پبلیکیشن پاکستان کراچی

Marfat.com

59803

جملہ حقوقِ اشاعت محفوظ

نام کتاب ——— نام نہاد اسلامی انقلاب

تعداد ——— ایک ہزار

تاریخ اشاعت ——— جنوری ۱۹۸۹ء

قیمت ———

زیرِ اہتمام ——— صاحبزادہ سید عامر علی قادری

ناشر ——— القادری اسلامک پبلیکیشن
پاکستان، ہالینڈ، جنوبی افریقہ

مطبع ——— احمد برادرز پرنٹرز کراچی

Marfat.com

1835

۷۸۶

قاریٔ محترم:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مبارک ہو، کہ " نام نہاد اسلامی انقلاب "
آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس کے مطالعہ کے بعد
آپ کو اندازہ ہوگا، کہ اس کی اشاعت، خدمتِ اسلام کا
کتنا بڑا حصّہ ہے،

کیوں نہ، آپ بھی اس کارِ خیر میں شریک ہوں
اسطرح کہ اس کتاب کو خصوصی رعایتی قیمت پر، ہم سے
خرید کر، اپنے احباب میں تقسیم فرمائیں۔

پانچ سے زیادہ کتابیں خریدنے پر
خصوصی قیمت ۱۰ روپے فی کتاب
آج لکھئے یا فون کیجئے

والسلام

صاحبزادہ سید عامر علی قادری
ڈی ۹/۵ بلاک ۱۶ فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸
فون ۶۸۰۴۸۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اُن کے نام

جن کے عقیدہ و مسلک کی حفاظت

مقصود ہے۔

الداعی الی الخیر
فقیر علامہ سید سعادت علی القادری
۱۱ / رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۱ / مئی ۱۹۸۶ء
مقیم ہالینڈ

Marfat.com

"جو کچھ کتاب میں ہے"

مضامین	صفحہ نمبر
پیش نظر	۹
تبصرہ	۱۲
مقدمہ	۱۴
غلو اور اہانت	۱۴
فرقۂ یزیدیہ	۱۵
آئمہ ثلاثہ شیر خدا کی نظر میں	۱۸
مسئلۂ خلافت	۱۹
جلال مرتضوی	۲۳
خود انہوں نے فرمایا	۲۴
یہ کون کہہ رہا ہے	۲۵
صحابہ کرام غیروں کی نظر میں	۲۸
اسلامی تاریخ کے انجم تاباں	۳۰
آل نبی اور سیدنا عمر	۳۱
یہ امام خمینی کا فرمان	۳۳
قرآن اور اُس کی محفوظیت	۳۵
قرآن کے صفات و حسنات	۳۶
قرآن امام خمینی کی نظر میں	۳۷

مضامین	صفحہ نمبر
گستاخی نہ ہو تو پوچھوں	۳۸
قرآن کی صدیقی اور عثمانی تدوین اور حضرت علی	۳۹
شیعی موقف پر تنقید	۴۱
ردِ شیعہ بزبان شیعہ	۴۲
قرآن کی صحت اور غیر مسلمین	۴۵
فرقہ شیعہ اور بزرگ کا مکاشفہ	۵۰
نام نہاد اسلامی انقلاب	۵۲
شروع اللہ کے نام سے	۵۵
ابتدائیہ	۵۶
مقالہ ایک نظر میں	۶۵
امام خمینی	۶۵
غیبت	۶۵
امامت	۶۶
خلافت	۶۷
تحریفِ قرآن	۶۸
کتمان اور تقیہ	۶۹

Marfat.com

مضامین	صفحہ نمبر
متعہ	۶۹
عقیدۂ غیبت	۷۱
بعد ظہور	۷۴
عقیدۂ امامت	۷۷
امام کی خصوصیات	۸۲
ایک اور عجیب بات	۸۳
دیگر فضائل	۸۴
آئمہ پر کتاب کا نزول	۸۶
آئمہ کا اختیار	۸۸
قرآن اور آئمہ	۸۹
پانچواں رُکن	۹۴
عقیدۂ خلافت	۹۷
خمینی صاحب	۱۰۱
دورِ خلافت	۱۱۰
اہم سوال وجواب	۱۱۶
بدترین اور غلیظ گستاخیاں	۱۲۰
عذابِ الٰہی	۱۲۳
امہات المؤمنین	۱۲۵
علامہ باقر مجلسی	۱۲۷
حضرت علی کی نام زدگی	۱۲۹
بیعت ابوبکر	۱۳۴
ایک لطیفہ	۱۳۷
حضرت علی کا فیصلہ	۱۳۸
تحریف قرآن	۱۴۱
کتمان اور تقیہ	۱۴۹
کتمان	۱۴۹
تقیہ	۱۴۹
مُتعہ	۱۵۹
چند دیگر مسائل	۱۶۷
کفارہ	۱۶۷
نماز	۱۶۹
کربلا	۱۷۱
شرمناک	۱۷۲
کیا ہوگا۔ ؟	۱۷۳
اختتامیہ	۱۷۵
عقیدہ غیبت	۱۷۵
عقیدۂ امامت وخلافت	۱۷۶

Marfat.com

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
اطاعت آئمہ	۱۷۷	کتمان و تقیہ	۱۸۵
دورِ خلافت راشدہ	۱۷۹	مُتعہ	۱۸۶
حضرت علی کی نامزدگی	۱۸۰	کفارہ	۱۸۹
صحابہ کرام	۱۸۲	وضاحت	۱۸۹
تحریف قرآن	۱۸۳	گزارش	۱۹۰

Marfat.com

پیشِ نظر

مبلغ اسلام حضرت مولانا سید سعادت علی قادری کا سلسلہ تحریر و تقریر تقاضۂ وقت کے مطابق رواں دواں ہے اکثر عنوانات پر آپ کی نہایت اہم تصانیف منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ مثلاً "مقالاتِ قادری" سولہ سو صفحات پر مشتمل مقالات کا یہ مجموعہ تین جلدوں میں طبع ہو چکا ہے جس میں مصنف نے نہایت اہم موضوعات کو آسان و سلیس زبان میں قارئین تک پہونچانے کی کامیاب کوشش کی ہے اسی طرح "یوم الفرقان" عزوۂ بدر پر تحقیقی مقالہ ہے۔

پیشِ نظر کتاب کا عنوان کس قدر اہم ہے یہ تو آپ کو کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد معلوم ہوگا لیکن میں اتنا عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ حضرت علامہ نے ایک ایسے فریب کا پردہ چاک کیا ہے جس کا نہ جانے کتنے سادہ لوح مسلمان شکار ہو چکے ہیں، کتنے گھر انتشار و افتراق کی نظر ہو گئے ہیں صرف یہی نہیں بلکہ اس نام نہاد اسلامی انقلاب نے اسلامی سلطنت کے تقدس کو پامال کیا ہے جو امتِ مسلمہ کیلئے قابلِ فخر سرمایہ ہے۔

تاریخ اسلام گواہ ہے کہ اسلامی نظام ملکوں پر رحمت بن کر سایہ فگن ہوتا ہے عوام کیلئے خوشحالی سکون اور امن و امان کا ضامن ہوتا ہے۔ لیکن اس صدی میں اسلام کے سہارے اپنے اقتدار کے ماہ و سال بڑھانے والوں نے جسطرح اسلام کا استحصال کیا ماضی میں مشکل ہی سے اُس کی نظیر ملتی ہے جناب خمینی نے اسلامی انقلاب کا ڈھونگ رچایا تو ایران کے گلی کوچے

Marfat.com

معذورین سے بھر گئے ہر گھر میں یتیموں، بیواؤں اور مظلوموں کی صدائیں نام نہاد اسلامی انقلاب کا آج تک ماتم کر رہی ہے۔ ایران کا ہر فرد اس صبح کے طلوع کا منتظر ہے جس کی صحتمند روشنی اُسے ظلم وستم کے طوفان سے نجات دلائے

اسی دور میں پاکستان میں بھی اسلامائزیشن کے عمل کا آغاز کیا گیا ہے اس نام نہاد اسلامی انقلاب کا آغاز بھی سولی، کوڑوں، قید وبند کی سزاؤں اور انتقام سے کیا گیا اسی عرصہ میں نہ جانے کتنی بہنوں کا سہاگ لٹا کتنے نونہال بے سہارا ہوئے، تجارت ومعیشت تباہ ہوگئی، شب وروز کے کرفیو نے نوجوانوں کو احساس محرومی دیا تعلیمی اداروں کو مسلسل بندش نے آوارگی کا عادی بنا دیا۔ عصبیت کی لعنت نے جنم پایا ایک اللہ ایک رسول اور ایک قرآن کو ماننے والی اُمت قومیتوں کی دلدادہ بن گئی غرضیکہ نام نہاد اسلامی انقلاب نے تاریخ اسلام کی ان چمکدار شعاعوں کو مدھم کر ڈالا۔ جن کے سہارے مسلمان باوقار زندگی بسر کر رہے تھے۔

حضرت علامہ نے ایران کے نام نہاد اسلامی انقلاب پر قلم اٹھا کر یہ واضح کر دیا کہ انقلاب ایران ہرگز اسلامی انقلاب نہیں بلکہ یہ ایک شخصی تحریک ہے جس نے اپنی شہرت اور حصول اقتدار کیلئے اسلام کو بیساکھی بنایا۔ اسلام کا اور اُمت مسلمہ کا اس انقلاب سے کوئی تعلق نہیں لہٰذا تاریخ اسلام کی اس حقیقت پر کوئی شک نہ کیا جائے،

"کہ اسلام دین رحمت ہے، اسلامی نظام دینی اور دنیوی فلاح وبہبود کا ذریعہ ہے۔ جوانوں اور غیروں، سب کو امن وسکون راحت وطمانیت فراہم کرتا ہے معاشی اور معاشرتی ترقی کا ضامن ہوتا ہے غربت وجہالت کا قلع قمع کرتا ہے تہذیب وشرافت

Marfat.com

کو پروان چڑھاتا ہے۔ وحدت اور محبت کو جنم دیتا ہے ظلم وستم اور غارتگری کا خاتمہ کرتا ہے۔"

یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ یہ کتاب ہرگز کسی فرقہ کی دل آزاری کیلئے نہیں شائع کی جارہی، بلکہ فاضل مصنف نے نہایت اعلیٰ ظرفی کے ساتھ اپنی اس کاوش سے اسلام کے متعلق اُن اعتراضات اور شکوک وشبہات کا سدِ باب کیا ہے۔ جو ایرانی انقلاب پر اسلامی انقلاب کا پردہ ڈالنے کے باعث پیدا ہو رہے ہیں پس ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو اپنے خصوصی عقیدے اور نظریئے سے بالاتر ہو کر اس کتاب کا مطالعہ کرے گا وہ حضرت علامہ کی سعی کا تہہ دل سے شکریہ اُدا کرے گا۔

ان معروضات کے بعد ہم آپ سے رخصت ہوتے ہیں اب آپ سکون کے ساتھ "نام نہاد اسلامی انقلاب" کا مطالعہ کیجئے اپنے علم اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے حق و باطل میں امتیاز کیجئے آپ کو مبارک ہو کہ یہ مفید کتاب آپ کے ہاتھوں ہے اور اس سے استفادہ کا موقع آپ کو میسر ہے آپ کتاب ختم کریں تو دل کی گہرائیوں سے فاضل مصنف کی تندرستی کیلئے دعا کریں اور راقم الحروف کیلئے بھی دعا کریں کہ اس فقیر کو اسی طرح خدمتِ دین میں حضرت علامہ کے تعاون کا موقع حاصل ہوتا رہے۔

خادم دین

صاحبزادہ سید عابد علی القادری

یکم جنوری ۱۹۸۹ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت علامہ مفتی نسیم اشرف خان صاحب مدظلہ کا تبصرہ

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

مخدوم گرامی، مبلغ اسلام، حضرت علامہ، سید سعادت علی صاحب قادری غیر منقسم ہندوستان کے ایک ایسے معزز علمی خانوادہ کے بزرگ ہیں۔ جو مشرقی یوپی کے علمی و دینی حلقوں میں خاص مقام رکھتا ہے۔

قیام پاکستان کے بعد آپ کا خاندان پاکستان آیا تو یہاں بھی اپنی خاندانی روایات کو نہ صرف برقرار رکھا، بلکہ اسے تب و تاب دی ملکی سیاست میں حصّہ لیا، دینی قیادت کی باگ ڈور سنبھالی۔ دینی ادارے اور جماعتیں قائم کیں۔ تحریر و تقریر درس و تدریس، ارشاد و تبلیغ، تقریبا ہر میدان میں اپنی خدمات کے تابندہ نقوش بنائے، پھر برصغیر سے باہر یورپ، امریکہ اور افریقہ کے مختلف ممالک میں جا پہونچے۔ اور اپنے وعظ وارشاد، اخلاق و کردار سے ایسا ماحول بنایا کہ مادہ پسند ذہنوں میں للہیت اور دینداری کا نور جگمگا اٹھا۔

ان تمام مصروفیات کے باوجود تصنیف و تالیف کا کام جاری رکھا۔ رسالوں میں شائع ہونے والے مضامین کے علاوہ مستقل تصانیف کی خاصی تعداد ہے ناچیز کو جن تصانیف سے استفادہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان میں مقالاتِ قادری، مرض سے موت تک، اچھا برتاؤ، نے کافی متأثر کیا۔ مقالات قادری کا ہر مقالہ اپنے موضوع پر مکمل، نہایت معلوماتی اور اصلاحی فکر طرز کا حامل ہے۔ زبان سادہ اور آسان

Marfat.com

علما اور طلباء اور عام اُردو خواں سبھی یکساں استفادہ کر سکتے ہیں
فاضل مصنف کے اسلوبِ نگارش میں ایک دردمند کا سوزِ پنہاں ، اکثر جگہوں پر نمایاں
ہے۔
اچھا برتاؤ ، نفیس راتیں ، مرض سے موت تک ، یہ موضوعات قومی اور جماعتی فریضہ
کے عین مطابق ہیں مصنف موصوف نے ان موضوعات پر احادیثِ طیبہ کی روشنی میں شرعی
ہدایات پیش فرمائی ہیں اور دینی تربیت کا اہم فریضہ انجام دیا ہے۔
کسی زبان و قلم کو یہ سعادت اسی وقت میسر آتی ہیں جب اُس کی زبان و قلم
کا مالک اپنے پہلو میں اخلاص بھرا دل رکھتا ہو ۔ خُدا ترسی ، حق گوئی اور پارسائی
اس کا شیوہ ہو۔ ملتِ اسلامیہ کی بین اقوامی سرگرمیوں پر نظر رکھتا ہو ، بدلتے ہوئے
حالات میں مغربی ملکوں میں رہنے والے اپنے بھائیوں کے مسائل کا احساس ہو۔
حضرت علامہ مدظلہ سے ناچیز کی ملاقاتیں تشنہ رہی ہیں ۔ ڈربن میں ذمہ داریاں
کچھ ایسی ہیں کہ فرصت لمحات کم میسر آتے ہیں تاہم حضرت کی مقاطیسی شخصیت نیاز لیئے
بغیر چین نہیں لینے دیتی

فرصت دیدنِ گل آہ کہ بسیار کم اُست + و آرزوئے دلِ مرغانِ چمن بسیار است

رب قدیر حضرت عمر میں برکتیں عطا فرمائے اور ملت اسلامیہ کو آپ کے علمی دینی
اور روحانی سرچشموں سے اکتساب فیض کی توفیق بخشے۔

دستخط

حضرت مولانا مفتی محمد نسیم اشرف خان
صاحب مدظلہ
مہتمم دار العلوم علیمیہ رضویہ
ڈربن (جنوبی افریقہ)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

مولانا بدر القادری ۔ المجمع الاسلامی ۔ دی ہیگ ۔ ہالینڈ

غلو اور اہانت :

فطرت انسانی کے امراض میں سے مہلک ترین بیماریاں " غلو " اور " اہانت " بھی ہیں غلو غیر ضروری اظہار محبت کی پیداوار ہے اور اہانت نفرت کی نچلی سطح کی اپج ۔ اگر فرد یا قوم حقیقی الٰہی خشیت سے آزاد ہو کر کسی سے تعلق قائم کرتے ہیں تو عام طور پر یہ عارضہ انہیں اپنا شکار بنالیتا ہے ۔ دین اسلام کے علاوہ ادیان کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کرنے والا یہ حقیقت پالیتا ہے۔ ان میں سے شاید ہی کوئی دین ایسا ہو جو افراط و تفریط کا شکار نہ ہوا ہو اس وقت ہم اس سے بحث نہیں کرتے کہ ان کے پس پشت کون سے عوامل الگ الگ کارفرما ہوتے ۔

مسیحیت میں خدا کے برگزیدہ نبی حضرت عیسٰی روح اللہ علیہ السلام کے " ابن اللہ " ہونے کا عقیدہ اور رہبانیت ۔ یہود کے نزدیک حضرت عزیز علیہ السلام کے فرزند اللہ ہونے کا تصور نیز یہود کا پیغمبر آخر الزماں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھلا عناد، اور ان کی امت سے جبلی بغض ۔ بودھ دھرم کا انسان سماج اور اس کے متعلقات سے بغاوت اور فرار، یہ سب

افراط وتفریط کی کھلی نظیریں ہیں۔

اس طرح کلمۂ طیبہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہونے والوں میں سے بھی کچھ لوگ انسانی فطرت کے ان امراض میں مبتلا ہوئے۔

بزاز حاکم اور ابو یعلی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھے طلب کرکے ارشاد فرمایا۔ تمہاری مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے کہ یہودیوں نے ان سے یہاں تک بغض وعداوت کی کہ ان کی ماں پر بہتان لگایا۔ اور نصاریٰ نے ان سے محبت کی تو اتنی کہ جس کے وہ لائق نہ تھے۔ یاد رکھو دو چیزیں انسان کو تباہ وبرباد کر دیتی ہیں۔ ایک تو اتنی محبت کرو وہ محبوب میں وہ باتیں سمجھنے لگے جو حقیقت میں اس کے اندر موجود نہ ہو ــــ دوسرے اس شدید بغض وعداوت کہ برا کہتے کہتے تہمت لگانے سے بھی نہ چوکے۔¹

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی شخصیت سے غلو کی حد تک محبت کرنے والے روافض اپنے عمل محبت اور اس کی بے اعتدالی کے نتیجہ میں تباہ وبرباد ہوئے۔ اور خوارج مخالفت کو معاندت تک پہنچا کر طرح طرح کی الزام تراشیوں اور اتہام کوشیوں کا شکار ہو گئے۔ اور سیدنا کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ثابت ہو گیا کہ ذات حضرت علی حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی طرح بے محابا محبت کرنے والے، اور بغض وعناد رکھنے والے بھی ہوئے۔

فرقۂ یزیدیہ

حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرح کچھ اور شخصیات بھی غلو اور اہانت کا نشانہ بنیں۔ جیسے حضرت امیر معاویہ۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے غلو کی مثال میں فرقۂ یزیدیہ کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس فرقہ کے بارے میں چوتھی صدی ہجری کے محقق سیاح

---

¹ تاریخ الخلفاء (ترجمہ) مدینہ پبلشنگ کمپنی ص ۲۶۰

Marfat.com

علامہ مقدسی بتاتی "احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم" میں روشنی ڈالتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

"بغداد میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو حب معاویہ میں غلو کی حد تک پہونچے ہوئے ہیں۔ ایک بار جامع مسجد واسط میں لوگ ایک شخص کے گرد اگرد جمع تھے۔ اور وہ ان سے مستند طور پر بیان کر رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن معاویہ کو اپنے پاس بلا کر پہلو میں بٹھائے گا۔ اور اپنے دست خاص سے ان کی نقاب کشائی کر کے خلقت کے سامنے عروس نو کی طرح جلوہ گر کریگا۔ جب میں نے اس کو ٹوکا تو اس نے لوگوں سے کہا۔ کہ اس رافضی کو پکڑو، اس کہنے پر لوگ مجھ پر جھپٹے، مگر کچھ شناساؤں نے بیچ بچاؤ کر کے مجھے بچا لیا" [1]

علامہ مقدسی اسی فرقہ کا ایران میں بھی ایک واقعہ بیان کرتے ہیں

"مجھے اصفہان کے اندر ایک بڑے عابد و زاہد کی خبر دی گئی میں زیارت اور حصول برکت کے ارادے سے ان کے پاس گیا۔ باتوں باتوں میں میں نے پوچھا "صاحب" کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اس نے لعنت بھیجی اور کہا اس نے ہمارے سامنے نیا مذہب پیش کیا ہے صاحب کہتا ہے معاویہ رسول نہیں ہیں۔ میں نے کہا ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ اس نے جواب دیا میں تو وہی کہتا ہوں۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ (ہم رسولوں میں تفریق نہیں کرتے) ابوبکر رسول تھے، عمر رسول تھے عثمان و علی رسول تھے اور معاویہ بھی رسول تھے۔ میں نے کہا ایسا نہ کہیئے خلفاء اربعہ تو

---

[1] احسن التقاسیم مطبوعہ یورپ ص ۱۶۶

Marfat.com

خلیفہ تھے اور معاویہ بادشاہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

الخلافۃ بعدی ثلاثین سنتہ ثم تکون ملکا (میرے بعد تیس سال خلافت رہے گی پھر بادشاہت ہوجائے گی) وہ شخص میری بات سن کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر طعن و تشنیع کرنے لگا۔ اور مجھے رافضی کہنے لگا[1]

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت تو کیا کہنا بہت بلند ہے آپ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی اور کاتب وحی ہیں۔ یہ فرقہ نامرضیہ یزید کے بارے میں نبوت و رسالت کے قائل تھے اور صدہا معاذ اللہ اسے خدا تک مانتے تھے[2] اس فرقہ کی تردید میں ایک عربی زبان کا رسالہ "رسالۂ عدویہ" لکھا گیا تھا۔ جس کا حوالہ المنتقی کے حاشیہ پر موجود ہے۔

حسب فرمانِ نبوی حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی ذات گرامی کو بھی شیعہ حضرات نے غلو کی نظر سے دیکھا اور ان سے ایسے اوصاف منسوب کئے جو حقیقتاً ان میں نہیں تھے۔ اور ان کی تابعیت میں حضرات حسنین کریمین، خاتون جنت بی بی فاطمۃ الزہراء (رضی اللہ عنہم) اور ان کی اولاد امجاد ائمہ قدست اسرارہم کے مراتب و مقامات عالیات کے سلسلہ میں غلو کا شکار ہوگئے —— ایک طرف افراط میں ان کو حد سے بہت بڑھایا گیا۔ اور دوسری طرف صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں مبتلائے تفریط ہوکر ان کی اہانت کے مرتکب ہو بیٹھے۔ اس طرح اپنا ایک نیا فرقہ بنا بیٹھے۔ جو

ما انا علیہ واصحابی — جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں

سے بالکل الگ تھلگ ڈگر پر چل پڑا۔ نئے افکار و خیالات کو نئی زمین پر۔ نئے سنگ و خشت کی مدد سے مدون و مرتب کیا جس کا اہلسنت وجماعت سے کوئی تعلق نہ رہا —— گویا یوں

[1] احسن التقاسیم ص ۳۹۹ [2] حاشیہ المنتقی مطبوعہ مصر ص ۲۸۰

Marfat.com

جذبات کہ۔

ہم پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
کچھ طرز جنون اور ہی ایجاد کریں گے

ذیل میں ہم محض کلام الٰہی ۔ قرآن مجید ۔ اور "صحابۂ رسول" کے تعلق سے کل عالم اسلام اور غیر مسلم مفکرین کے متفقہ عقائد اور خیالات اور حضرات شیعہ کے منفی نظریات کا جائزہ لیں گے اور ان سے ہم سنیوں کے تعلقات کی کیا نوعیت ہونی چاہیئے اس بارے میں ۔ عرضداشت پیش کریں گے۔

ورنہ ویسے تو شیعیت میں ان موضوعات کے علاوہ ۔ متعہ، تقیہ وغیرہ متعدد اہم معتقدات ہیں جو بلاواسطہ اسلام قرآن اور اسلام کے حقیقی نظریات سے متصادم ہوتے ہیں، جن پر قلم اٹھانا تطویل کو مستلزم ہے

ائمہ ثلاثہ شیر خدا کی نظر میں

یہ بات مشہور عام ہے کہ شیعہ حضرات حضور سید عالم سرکار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ، کو حضور کا خلیفہ جانشین اور امیر المؤمنین سمجھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ حضور نے ان کی امانت و خلافت خود سونپ دی تھی، اور ہر لحاظ سے انہی کی نامزدگی کی وصیت فرمائی تھی ۔ حالانکہ حقیقت حال بالکل اس کے برعکس ہے احادیث و آثار اور تاریخ اسلام کی روشن دلیلیں اس عنوان کے محققین نے اپنے اپنے مقام پر پیش کی ہیں میرے نزدیک یہاں اس کی سب سے مناسب سند خود صاحب معاملہ کے فرمودات ہیں جو اپنے استناد اور تحقق کے لحاظ سے جہاں شامخ سے وزنی اور فولاد سے مضبوط تر ہیں۔

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا (جسے بزاز نے روایت کیا ہے)

ما استخلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

علیہ وسلم فاستخلف علیکم لہ نے کسی کو خلیفہ بنایا ہی نہیں، کریں بناؤں

یہ وہ فرما رہے ہیں جن کی خلافت وامامت بلافصل ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جاتا ہے۔ اور جن شیخین کریمین اور ذوالنورین رضی اللہ عنہم کے ایمان و اعمال کا دامن دودھ سے زیادہ اجلا، اور جن کے خلوص وایثار فی اللہ کی چادر بدر کامل کی چاندنی سے شفاف ہے ان پر کیچڑ اچھالی جاتی ہے

مسئلہ خلافت

خلافت نبوی حقداروں کو ہی پہونچے، اور رسول اکرم و اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسند مبارک پر حقدار ہی بیٹھیں اس کی فکر بعد کے مسلمانوں سے زیادہ ان جان نثار صحابۂ کرام اور اہلبیت اطہار کو تھی۔ جن کے لہو سے تاریخ اسلام کے ابواب لکھے گئے۔ چنانچہ وہ حضرات اس بارے میں خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض گزار ہوئے۔ اس تابناک حقیقت کو حدیث کے آئینے میں دیکھئے۔

دار قطنی کی روایت میں خود مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔ فرمایا۔

دخلنا علی رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلنا یارسول اللہ استخلف علینا قال لا ان یعلم اللہ فیکم خیراً یول علیکم خیرکم	ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! " ہم پر کسی کو خلیفہ فرما دیجئے۔" ارشاد ہوا نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ تم میں بھلائی جانے گا تو جو تم سب میں بہتر ہے اسے تم پر والی فرمادے گا۔

سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کو سب حاضرین صحابۂ کرام نے سنا

لہ۔ الصواعق المحرقہ ص۲۶

Marfat.com

قبول کیا۔ خود مولا علی کرم اللہ وجہہ نے اس کے بعد کیا فرمایا وہ قابل ملاحظہ ہے۔ اور یہ ان کے دعویداران محبت کے بہتان و افترار کو بے نقاب کرتا ہے۔

قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا
نعلم اللہ فینا خیراً فَوَلّٰی	اللہ تعالیٰ نے ہم میں بھلائی جانی اسی
علینا ابا بکر	لئے حضرت ابوبکر کو ہمارا والی بنا دیا
	(رضی اللہ عنہ)

امیر المؤمنین حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ، سے ان کے دور خلافت میں امامت و خلافت کے بارے میں سوال کیا گیا تھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خلافت و امامت کے بارے میں آپ کو کوئی عہد و قرار تھا۔؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں ابوبکر و عمر کو منبر پر نہ جانے دیتا۔ اور ان سے قتال کرتا، چاہے میری اس چادر کے سوا کوئی میرا ساتھ نہ دیتا۔ لیکن بات تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (یکایک) قتل تو نہیں کیے گئے یا آپ کا اچانک انتقال تو نہیں ہوا۔ بلکہ کئی شب و روز حضور کو مرض میں گزرے مؤذن آتا نماز کی اطلاع دیتا ــــ حضور ابوبکر کو نماز کا حکم فرماتے۔ حالانکہ میں حضور کے پیش نظر موجود ہوتا۔ پھر مؤذن آتا ــــ اطلاع دیتا۔ حضور، ابوبکر ہی کو امامت کا حکم دیتے، حالانکہ میں کہیں غائب نہیں تھا۔ اور خدا کی قسم ازواج مطہرات سے ایک بی بی نے اس معاملہ کو ابوبکر سے پھیرنا چاہا تھا۔ مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں مانا۔ اور غضب فرمایا۔ فرمایا۔ تم وہی یوسف والیاں ہو ــــ ابوبکر کو حکم دو امامت کرے ــــــــــ پس جب حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔ ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دنیا یعنی خلافت کے لئے اسے

Marfat.com

پسند کر لیا۔ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دین یعنی نماز کے لئے پسند فرمایا تھا کہ نماز تو اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی۔

فبایعنا ابا بکر رضی اللہ عنہ وکان	لہذا ہم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت
لذالک اھلاً لم یختلف علیہ	کر لی اور وہ اس کے لائق تھے۔ ہم میں
منا اثنان	کسی نے اس بارے میں اختلاف نہ کیا۔

پس میں نے ابوبکر کو ان کا حق دیا۔ اور ان کی اطاعت لازم جانی۔ اور ان کے ساتھ ہو کر انکے لشکروں میں جہاد کیا۔ جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے میں لے لیتا۔ اور جب مجھے لڑائی کیلئے بھیجتے، میں جاتا۔ اور ان کے سامنے اپنے تازیانے سے حد لگاتا۔[۱]

پھر آگے چل کر مولا علی کرم اللہ وجہہ نے یہی مضمون امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم اور امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ نے اس عنوان پر اپنے رسالہ مبارکہ غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق میں نفیس اور شافی بحث فرما کر موضوع کو منقح کر دیا ہے۔ دوران بحث ایک مقام پر لکھتے ہیں۔

اللہ عزوجل کی بے شمار رحمت و رضوان و برکت، امیر المؤمنین اسد حیدر حق گو، حق داں، حق پرور کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی پر کہ اس جناب نے مسئلہ تفضیل کو بغایت مفصل فرمایا، اپنی کرسئ خلافت و عرش نظامت پر برسر منبر مسجد جامع ومشاہد ومجامع، وجلوات عامہ وخلوات خاصہ میں بہ طرق عدیدہ۔ تا مُدَدِ مدیدہ سپیدہ وصاف، ظاہر وواشگاف، محکم ومفسّر، بے احتمالِ دگر حضرات شیخین کریمین، وزیرین جلیلین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اپنی ذات پاک، اور تمام امت مرحوم سید لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل و بہتر ہونا، ایسے روشن وابین طور پر ارشاد کیا جس میں کسی طرح، شائبہ شک وتردد نہ رہا۔ مخالفِ مسئلہ کو مفتری بنایا۔ اسّی کوڑے کا مستحق ٹھہرایا۔[۲]

---

[۱] الصواعق المحرقۃ للامام ابن حجر مکی (م ۹۷۳ھ) مطبوعہ مصر ص ۴۷ بحوالہ غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق مولانا احمد رضا خاں بریلوی مطبوعہ المجمع الاسلامی مبارکپور ص ۵،۶،۷ [۲] غایۃ التحقیق [۳] الصواعق المحرقۃ ص ۶۰

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ نے خود خلفائے ثلٰثہ کی خلافت و افضلیت کو نہ صرف تسلیم فرمایا ہے بلکہ اس کے خلاف باتیں بنانے والوں کو افتراء کے جرم میں اسّی کوڑوں کی سزا مقرر کی ہے۔ اور مولا علی کرم اللہ وجہہ کے ان اقوال کی روایت نہایت مستند مستحکم اور مضبوط ہے صحابہ و تابعین میں سے اسّی مبارک شخصیات ان کے روایت کرنے والے ہیں۔ امام ابن حجر مکیؒ قدس سرہٗ لکھتے ہیں۔

قال الذھبی وقد تواتر ذالک عنہ فی خلافتہ وکرسی مملکتہ و بین الجم الغفیر من شیعتہ ثم بسط الاسانید الصحیحۃ فی ذالک قال: ویقال رواہ عنہ نیف وثمانون نفساً وعدد منھم جماعۃ ثم قال: فقبح اللہ الرافضۃ ما اجھلھم ؎	ذہبی نے کہا تواتر سے ثابت ہے کہ حضرت علی نے یہ بات اپنے دور خلافت و حکومت میں کثیر مصاحبین کے سامنے فرمائی، بعد ازاں اس بارے میں صحیح سندوں کو تفصیل سے ذکر کیا۔ اور کہا کہ محدثین کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس امر کی روایت کرنے والے اسّی سے زیادہ صحابہ و تابعین ہیں۔ ان میں سے ایک جماعت کا ذکر بھی کیا۔ اور کہا خدا روافض کو ذلیل کرے کس قدر جاہل ہیں۔

ایسے دلائل قاہرہ باہرہ کے ہوتے ہوئے اگر کوئی فرد یا فرقہ نامراد ان اجلۂ صحابۂ کرام کو مطعون اور مورد الزام ٹھہراتا ہے تو وہ خود نگاہ مرتضوی میں کیا ہے۔ شیر خدا کا غضب قہاری اسے کہاں معاف فرمائے گا۔ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے

جن کی تائید میں ہم دار و رسن تک پہونچے
خود وہی کہتے ہیں، تو کوئی دیوانہ ہے

59803

Marfat.com

جلالِ مرتضوی

خلفاء ثلاثہ رضوان اللہ علیہم پر مولا علی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت کی بانگ لگانے والے خود دیکھیں حضرت شیر خدا کا ایسے لوگوں کے ساتھ کیا برتاؤ ہے اور اپنے دورِ گرامی میں ایسی جسارت کرنے والوں کو آپ نے کس خانے میں ڈالا، ملاحظہ کریں۔

امام ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل بلخی کی کتاب السنہ سے امام ابن حجر مکی نقل کرتے ہیں، علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خبر ملی کہ کچھ لوگ انہیں حضرات شیخین (ابوبکر و عمر) رضی اللہ عنہما سے افضل بتاتے ہیں آپ یہ سن کر منبر پر جلوہ فرما ہوئے۔ حمد و ثناء کے بعد فرمایا۔

اے لوگو! مجھے خبر پہونچی کہ کچھ لوگ مجھ کو ابوبکر و عمر سے افضل کہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اگر میں نے پہلے سے حکم سنا دیا ہوتا تو ایسے کہنے والوں کو یقیناً سزا دیتا۔ آج سے جسے ایسا کہتے سنوں گا وہ مفتری ہے اس پر مفتری کی حد یعنی اسّی کوڑے لازم ہیں۔ پھر فرمایا! بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل امت ابوبکر ہیں پھر عمر پھر خدا خوب جانتا ہے کہ ان کے بعد کون سب سے بہتر ہے۔

علقمہ کہتے ہیں کہ مجلس میں سیدنا حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ موجود تھے انہوں نے فرمایا بخدا اگر تیسرے کا نام لیتے تو عثمان کا نام لیتے (رضی اللہ عنہم اجمعین) [۱]

---

[۱] الصواعق المحرقہ ص۳۶

[۲] الصواعق المحرقہ لامام ابن حجر مکی (م ۹۷۴ھ) مطبوعہ مصر ص۶۴ بحوالہ غایۃ التحقیق فی امامت العلی والصدیق مولانا احمد رضاخان البریلوی مطبوعہ المجمع الاسلامی مبارکپور ص ۵، ۶،

[۳] غایۃ التحقیق ص ، [۴] الصواعق المحرقہ ص۶۰

[۵] الصواعق المحرقہ ص۶۰

دیکھا آپ نے دنیائے رافضیت جن کے سلسلہ میں غلو کا شکار ہو کر صحابۂ کبار اور عشاق رسول کی عظمت کے حلقوم پر خنجر زنی کرنا اپنا شعار بنا چکی ہے۔ خود وہ جلالت و عظمت و سیادت و صداقت کے پیکر ایسے لوگوں پر کوڑوں کی سزا جاری فرما رہے ہیں۔

جن کی خاطر سب کچھ چھوڑا عالم سے پیکار کیا
وہ آشوب شہر کا باعث میری ذات بتاتے ہیں

خود انہوں نے فرمایا

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے قلب مبارک میں خلفاء ثلثہ اور دیگر صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم کی کتنی عظمت تھی اور ان کے بارے میں وہ جن نظریات کے حامل تھے وہ بعد کی شیعی خرافات سے کتنا بعد المشرقین رکھتے ہیں۔ اپنے ایک خطبے میں فرماتے ہیں۔

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کی ایسی شان دیکھی ہے کہ تم میں سے کسی کو ان کا مشابہ نہیں پاتا، وہ صبح کو اس حال میں نظر آتے تھے کہ بال بکھرے، غبار آلود ہیں۔ رات انہوں نے سجدے اور قیام میں گزاری ہے کبھی وہ اپنی پیشانیوں پر جھکے ہوتے تو کبھی رخساروں پر، یاد قیامت سے ایسے بے چین نظر آتے تھے، گویا انگاروں پر کھڑے ہوں، ان کی پیشانی ایسی تھی جیسے کثرت سجود سے سخت اور خشک ہو گئی ہو۔ بکری کی ٹانگ کے مثل۔ اللہ کا ذکر کیا جاتا تو ان کی آنکھیں یوں اشکبار ہو جاتیں کہ گریبان اور دامن تر ہو جاتے۔ سزا کے خوف اور ثواب کی امید میں اس طرح لرزاں رہتے جیسے تیز آندھی میں درخت"

متن خطبہ یہ ہے:

Marfat.com

لقد رأیت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فما اری احداً یشبھھم منکم لقد کانوا یصبحون شعثاً غبراً وقد باتوا سجداً وقیاماً یراوحون بین جباھھم وخدودھم ویقفون علی مثل الجمر من ذکر معادھم کان بین اعینھم رکب المعزی من طول سجودھم اذا ذکر اللہ ھملت اعینھم حتی تبل جیوبھم ومادوا کما یمید الشجر یوم الریح العاصف خوفاً من العقاب ورجاءً للصواب ؎

حضرات شیعہ کے نزدیک چار صحابۂ حضرات سلمان فارسی، حضرت ابوذر غفاری، حضرت مقداد بن الاسود، حضرت عمار بن الیاسر رضی اللہ عنہم کے علاوہ تمام صحابۂ کرام معاذ اللہ حضور کے بعد مرتد ہو گئے۔ اور حال یہ ہے کہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ، اپنے دور خلافت کے خطبہ میں اپنے سے پہلے صحابہ کرام کی توصیف اس انداز سے فرما رہے ہیں۔ نگاہ منصف دیکھے کہ یہ کن صحابۂ کرام کی تعریف ہو رہی ہے؟ صاف پتہ چل جائیگا کہ سیدنا باب مدینۃ العلم کے ممدوح وہی صحابہ ہیں جو حضرات شیعہ کے نزدیک قابل لعنت وملامت ہیں۔

اے چشم شعلہ بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

یہ کون کہہ رہا ہے

خلفاء راشدین کے مبارک عہد کی خیرات ہے کہ اسلام دنیا کے گوشہ گوشہ میں متعارف ہوا۔ وہ مقدس حضرات خود کو ذات رسول میں فنا کر چکے تھے۔ اسی لئے اصول اسلام میں خلفاء راشدین کا طریقہ سنت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اسلام کا اہم مبداء اور ماخذ ہے اور دنیا کے کسی ذی فہم انسان نے اس سے انکار نہیں کیا ہے انگلش زبان میں اسلامی اسکالر کی حیثیت سے جسٹس امیر علی کا نام کون نہیں جانتا۔ یہ خود شیعہ خاندان سے متعلق رکھنے کے باوجود جب اسلام کی تاریخ لکھنے بیٹھے تو انہیں خلفاء ثلاثہ کی بے داغ شخصیات اور کارناموں کو خراج تحسین پیش کرنا پڑا۔ ان کی انصاف پسندی، سادگی، اور محنت ومشقت، اور حسن کردار وعمل کی تعریف کئے

؎ نہج البلاغہ تحقیق الدکتور صبحی الصالح، طبع دار الکتاب اللبنانی بیروت ص ۱۴۳

Marfat.com

بغیر نہ رہ سکے۔ لکھتے ہیں۔

"جس مضبوطی سے خلفاء راشدین نے خود کو عوام کی بھلائی کے کاموں کے واسطے وقف کر رکھا تھا، اور جس قدر سادگی سے وہ زندگی گزارتے تھے وہ پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسوہ کی پوری پوری تقلید تھی، انہوں نے خدم وحشم اور ظاہری شان وشوکت کے بغیر محض اپنے حسن کردار اور علو سیرت کی مدد سے لوگوں کے قلوب پر حکومت فرمائی [۱]

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسند خلافت بٹھانے والوں میں تمام مسلمانوں کے ساتھ ساتھ اہل بیت رسول بھی شامل تھے اس کا اعتراف کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

"ابوبکر اپنی دانشمندی، واعتدال پسندی کے باعث خاص امتیاز کے مالک تھے، ان کے انتخاب کو حضرت علی اور خانوادۂ نبوت نے اپنی روایتی دریا دلی، اخلاص اسلام سے شیفتگی، اور دلی وابستگی کی وجہ سے تسلیم کیا [۲]

جسٹس امیر علی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لازوال کارناموں کو بھرپور خراج عقیدت پیش کرتے ہیں جن کی چند جھلکیاں آپ ملاحظہ کیجئے۔ یونہی حضرت سیدنا فاروق اعظم (حق وباطل میں فرق کر دینے والے فرزند اسلام) رضی اللہ عنہ کی بارگاہ ناز میں گلہائے تحسین لٹاتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مختصر دور خلافت، ریگستانی قبیلوں میں، امن وامان قائم کرنے میں صرف ہوگیا۔ انہیں صوبوں کی باقاعدہ تنظیم کی مہلت نہ ملی، لیکن جب حضرت عمر جو صحیح معنوں میں ایک عظیم انسان تھے مسند خلافت پر بیٹھے، تو اس وقت محکوم قوموں کی فلاح وبہبود کے بارے میں انتھک کوششوں کا وہ سلسلہ شروع ہوا، جو ابتدائی مسلم حکومت کا طرۂ امتیاز ہے [۳]

اسلام کا وہ جیالا دلاور اخلاق وکردار کی پختگی، انصاف ودیانت کی عظمت کا کتنا عظیم

---

[۱] ترجمہ SPIRIT OF ISLAM ۔ روح اسلام ص ۲۴۴

[۲] A SHORT HISTORY OF THE SARACENS P. 22

[۳] روح اسلام ص ۲۴۳

Marfat.com

پیکر تھا اور حضرت عمر فاروق کا دور اسلام کا ذریں دور تھا۔ اس اظہر من الشمس حقیقت کو اہل شیعہ میں سے ایک غیر متعصب قلم کے ذریعہ ملاحظہ کیجئے۔

"حضرت عمر کی جانشینی، اسلام کے لئے بڑی قدر و قیمت کی حامل تھی، وہ اخلاقی طور پر ایک مضبوط طبیعت و سیرت کے آدمی، انصاف کے بارے میں نہایت با اصول اور حساس بڑی قوت عمل اور پختہ کردار کے انسان تھے"[ل]

اسی کتاب میں آگے چل کر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد عالم سلام کے عظیم خسارے کا ذکر کرتے ہوئے نہایت فراخدلی سے ان کے محاسن کو سراہتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات اسلام کے لئے ایک بڑا سانحہ اور خسارہ تھا، آپ سخت لیکن منصف، دور بین، اپنی قوم کی فطرت و مزاج کا وسیع تجربہ رکھنے والے، ایک ایسی قوم کی رہنمائی کے لئے بہت موزوں تھے، جو بے آئینی کی دلدادہ (تھی) اپنے مضبوط ہاتھ میں تازیانہ رکھتے ہوئے خانہ بدوش قبائل اور نیم وحشی لوگوں کے فطری رجحانات کو انہوں نے قابو میں رکھا اور ان کو اس وقت اخلاقی گراوٹ سے بچا لیا۔ جب ترقی یافتہ شہروں کے عیش و عشرت اور وسائل راحت، اور مفتوحہ ملکوں کی دولت سے ان کا سابقہ پڑ رہا تھا، ....

..... وہ اپنی رعیت کے ادنی سے ادنی آدمی کی دسترس میں تھے، رات میں لوگوں کی حالت معلوم کرنے کے لئے بغیر کسی محافظ یا مصاحب کے گشت کرتے

ل A SHORT HISTORY OF THE SARACENS P.27

Marfat.com

یہ اس شخص کی حالت تھی جو اپنے عہد کا سب سے طاقتور حکمراں تھا۔[1]

صحابہ کرام غیروں کی نظر میں

الفضل ماشھدت بہ الاعداء کے مطابق اس وقت ایک مشہور مستشرق کی تحریر بھی سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں پیش کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے وہ لکھتے ہیں۔

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سے سلطنت اسلام میں سب سے بڑے شخص عمر تھے۔ کیونکہ انہی کی فراست و استقلال کا نتیجہ تھا کہ محض دس سال کے عرصے میں شام، مصر، فارس کے علاقے جن پر اس وقت تک اسلام کا قبضہ رہا ہے تسخیر ہو گئے ..... مگر ایسی عظیم الشان سلطنت کے فرماں روا ہونے کے باوجود آپ کو کبھی اپنے فیصلے، دانائی اور متانت کی میزان میں پاسنگ رکھنے کی ضرورت نہیں ہوئی۔ آپ نے سردار عرب کے سادہ اور معمولی لقب سے کسی زیادہ عظیم الشان لقب کے ساتھ، اپنے آپ کو ملقب نہیں کیا۔ دور دراز صوبوں سے لوگ آتے، اور صحن مسجد نبوی کے چاروں طرف نظر دوڑا کر پوچھتے کہ کہاں ہیں حالانکہ خلیفہ سادہ لباس میں ان کے سامنے بیٹھے ہوتے تھے۔"[2]

مستشرق فاضل ٹاسٹائی صحابۂ کرام کے بارے میں پر زور الفاظ کے ساتھ اظہار حقیقت کرتا ہے وہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔

"درحقیقت ان لوگوں (صحابہ رسول) میں ہر لحاظ سے بہترین تغیر ہوا تھا، اور بعد میں ان لوگوں نے جنگ کے مواقع پر مشکل ترین گھڑیوں میں اس بات کی شہادت پیش کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصول و افکار کی تخم ریزی زرخیز زمین میں کی گئی ہے جس سے بہترین صلاحیتوں کے انسان وجود میں آئے۔ یہ لوگ مقدس صحیفے کے امین اور محافظ تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو لفظ یا حکم انہیں پہونچا

---

[1] آیات بینات ص ۲۰/۲۱

[2] A SHORT HISTORY THE SARICENS P. 43

تھا، اس کے زبردست محافظ تھے۔[1]

مشہور فرانسیسی اسکالر لی بان اپنی کتاب "تمدن عرب" میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم کے بارے میں لکھتا ہے

"غرض یہ کہ اس نئے دین کو بہترے مواقع درپیش تھے اور بیشک وہ اصحاب نبی کی خوش تدبیری کے باعث ان مواقع پر کامیاب ہوا۔ انہوں نے خلافت کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کیا جن کی اصل غرض وغایت دین محمدی کی اشاعت تھی۔"[2]

انگریز قلم کار گبن اپنی کتاب "زوال وسقوط روما" میں خلفاء راشدین کے متعلق لکھتا ہے۔

"پہلے چار خلفاء کے اطوار صاف اور ضرب المثل تھے، ان کی کوشش، مساعی دلدہی اور اخلاص پر مبنی تھی، دولت اور اختیار ہوتے ہوئے انہوں کی اپنی زندگیاں اخلاقی فرض کی ادائیگی، اور مذہبی امور کی انجام دہی میں صرف کیں۔"[2]

ڈاکٹر فلپ حِتی مختصر تاریخ عرب میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے متعلق لکھتا ہے۔

"ابوبکر مرتدین کو مغلوب کرنے والے اور جزیرۂ عرب کو پرچم اسلام کے نیچے متحد کرنے والے، ایک نہایت سیدھی سادی زندگی بسر کرنے والے انسان تھے ان کی زندگی سنجیدگی اور متانت سے مملو تھی۔ وہ اپنی خلافت کے چھ مہینے میں روزانہ اپنی قیامگاہ "سنح" سے جہاں وہ مختصر خاندان کے ساتھ ایک معمولی مکان میں رہائش پذیر تھے، صبح اپنے دار الحکومت مدینے کی طرف آتے تھے۔"[3]

---

[1] ANNALIDEL ISLAM VOL.11-P.429

[2] تمدن عرب ص ۱۳۴

اسلامی تاریخ کے انجم تاباں

یہ بیانات اور تبصرے خلفاء راشدین کی زندگیوں پر قرطاس وقلم کے بازیگروں کے ہیں ۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ ان نفوس قدسیہ کے عکوس وظلال ہی ہیں جو عالم اسلام کے ذرے ذرے کو روکش خورشید بنا رہے ہیں ۔ دنیا میں اسلام کی روشنی کے پھیلانے والے وہی ہیں ۔ حیات اور سرمایۂ حیات لٹا کر رسول اعظم واکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت اور مصاحبت کا حق انہی پاکیزہ ہستیوں نے ادا کیا ۔ حقیقت اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ انہوں نے تن من دھن کے ساتھ ساتھ کنبہ عزت وناموس حتیٰ کہ ایک ایک سانس کو فنائے رسول کر دیا ۔

جئے جن کے لئے جان ان پہ دے دی
یہی بس داستان زندگی ہے

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ شیرینی پکانے کی فرمائش کرتی ہیں ، آپ خرچ دینے سے معذوری ظاہر کرتے ہیں ، آپ روزانہ کے خرچ میں سے تھوڑا تھوڑا پس انداز کرکے کچھ شیرینی بنا لیتی ہیں ۔ سیدنا صدیق اکبر اس کے بعد بیت المال سے ملنے والے آذوقہ سے اتنا کم کر دیتے ہیں اور فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ جو پیسے شیرینی کے لئے بچائے گئے وہ لازمی خرچ سے زائد تھے لہذا اب بیت المال سے خرچ کے لئے اتنا کم کرکے ملے گا ۔[۱]

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آخری وقت ہے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے ہیں ، وہ اونٹنی جس کا ہم دودھ پیتے تھے اور وہ لگن جس میں ہم کھانا کھاتے تھے ، اور وہ چادر جو ہم استعمال کرتے تھے ، جب میرا انتقال ہو جائے تو عمر کے پاس پہونچا دینا ۔ انتقال کے سیدنا عمر فاروق کے پاس وہ چیزیں پہونچیں ۔ تو انہوں نے فرمایا ۔ ابوبکر تم پر خدا کی رحمت ہو تم نے اپنے بعد والے پر بڑا بوجھ ڈال دیا ۔[۲]

یہ بھی روایت ہے دم آخر فرمایا میں نے بیت المال سے دوران خلافت آٹھ ہزار درہم اپنے

---

[۱] کامل ابن اثیر ج ۲ ص ۴۲۳

[۲] تاریخ الخلفاء ص ۷۸

Marfat.com

اوپر خرچ کیا ہے، میرے مال میں سے آٹھ ہزار درہم بیت المال میں رکھ دیا جائے۔ جن دو چادروں میں میں انتقال کر رہا ہوں ان ہی کو دھو کر میرا کفن دیا جائے۔ نئے کپڑوں کی مردوں سے بہ لحاظ زندوں کو زیادہ ضرورت ہوتی ہے [1]

یہ سیدنا فاروق اعظم ہیں چھٹی صدی مسیحی میں شام کا سفر کر رہے ہیں جسم پر وہی پیوند لگا کرتا اور لنگی ہے ستو کی گٹھڑی توشہ ہے اہل عجم لرزہ بر اندام ہیں جس طرف امیر المؤمنین کی آمد آمد کا شور ہوتا ہے زمین ہل جاتی ہے۔ بمقام جابیہ میں پہونچتے ہیں آپ کے گھوڑے کے سم گھس گئے ہیں۔ امیر لشکر اسلامی نے ایک مرصع ترکی نسل کا گھوڑا پیش کیا آپ اس پر سوار ہوئے تو اچھل کود کرنے لگا آپ نے فرمایا۔ کم نصیب! یہ غرور کی چال تجھ میں کہاں سے آئی۔؟ یہ کہہ کر اتر پڑے۔ بیت المقدس قریب آیا تو حضرت ابوعبیدہ بن الجراح اور سرداران لشکر نے لباس فاخرہ اور عمدہ گھوڑا پیش کیا، کہ اہل عجم اس طرح مسلمانوں کے امیر کو دیکھیں گے تو کیا خیال کریں گے۔ آپ نے سب رد کر دیا اور فرمایا۔

"خدا نے ہمیں جو عزت بخشی ہے وہ اسلام کی عزت ہے اور ہمارے لئے یہی کافی ہے

دوسرے سفر شام میں ایلہ پہونچے تو اونٹ پر غلام سوار ہے اور آپ اونٹ کی مہار تھامے چل رہے ہیں۔ اونی موٹا کرتا زیب تن ہے۔ جو اونٹ کے کجاوہ کی رگڑ سے پھٹ گیا ہے، مرمت کے لئے وہاں کے پادری کو دیا۔ پادری نے آپ کے کرتے کی اپنے ہاتھ سے مرمت کی اور ایک نیا کرتا اسی کے ساتھ آپ کو پیش کیا آپ نے اپنا کرتا پہن لیا اور فرمایا اس میں پسینہ خوب جذب ہوتا ہے۔

آل نبی اور سیدنا عمر

رسول خدا پر تو ان کے جان و مال سب قربان تھے ہی اور وہ آل رسول کو اپنے جگر گوشوں

---

[1] طبقات ج ۳ ص ۱۳۱

Marfat.com

سے زیادہ عزیز رکھتے تھے ایک روز حضرت حسن مجتبیٰ سے فرمایا۔ شہزادے! آپ کبھی ہمارے بھی آیا کریں کچھ دیر بیٹھا کریں چنانچہ حضرت حسن ایک روز حاضر ہوئے تو دیکھا حضرت عمر کے صاحبزادے باہر انتظار میں ہیں۔ یہ دیکھ کر واپس آگئے۔ اس کے بعد پھر ایک مرتبہ کہا شہزادے آپ آتے نہیں؟ حضرت حسن نے کہا آیا تو تھا مگر آپ کچھ مشغول تھے اور آپ کے بیٹے خود باہر منتظر تھے یہ دیکھ کر واپس ہو گیا۔ فرمایا ــــ عبداللہ کو آنے کی اجازت ہو یا نہ ہو آپکو بھلا اجازت کی کیا ضرورت؟

ہمارے دل میں دولت ایمان فضل خدا سے آپ ہی کے گھرانے کا فیض ہے۔ یہ کہہ کر پیار سے حسن مجتبیٰ کے سر پر ہاتھ پھیرا۔[۱]

اس طرح چشم و چراغ اہلبیت سے تعلق خاطر کا ایک اور واقعہ ابن سعد امام زین العابدین کی روایت سے نقل کرتے ہیں۔

"ایک بار سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس یمن سے حلے آئے۔ آپ نے لوگوں میں بانٹ دیئے لوگ پہن پہن کر مسجد شریف میں آتے آپ ریاض الجنہ میں بیٹھے ہوئے تھے لوگ آکر آپ کو سلام کرتے اسی دوران حضرات حسنین اپنی والدہ کے مکان سے نکل کر آپ کے قریب آئے ان کے جسموں پر وہ حلے نہ دیکھ حضرت عمر فاروق اعظم اداس ہو گئے۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو آپ فرمایا۔ میں ان بچوں کی وجہ سے رنجیدہ ہوں کہ ان کے جسم کے مطابق کوئی حلہ نہیں تھا۔ پھر یمن کے گورنر کو لکھا کہ وہ حلے حضرت حسن اور حضرت حسین (رضی اللہ عنہما) کیلئے جلد بھیجو۔ دونوں حضرات کے لئے حلے آئے اور آپ نے انہیں پہنا کر بہت خوشی محسوس کی۔"[۲]

صحابہ کے وظیفے آپ نے مقرر کئے تو سب سے مقدم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب سے اقرب کو رکھا۔ بعض صحابہ نے رائے دی کہ نمبر ایک پر خود کو رکھیے مگر آپ نے بنی ہاشم کو پہلے رکھا اور حضرت عباس اور حضرت علی سے شروع فرمایا اپنے قبیلہ بنی عدی کو پانچویں درجہ پر رکھا۔ اصحاب بدر کی تنخواہ سب سے زیادہ رکھی اور حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی تنخواہ بھی

۱۔ کنز العمال ج ۷ ص۱۰۵

۲۔ کنز العمال ج ۷ ص۱۰۶

Marfat.com

اہل بدر کے مثل مقرر فرمائی.[1]

یہ امام خمینی کا فرمان ہے

ایک طرف آفتاب و ماہتاب کی طرح خلفاء راشدین کی درخشندہ و تابندہ پر خلوص آئینہ نبوت میں ڈھلی ہوئی زندگیاں ہیں دوسری طرف ان پر شیعہ حضرات کی اتہام طرازیاں اور بہتان بازیاں ہیں۔ جس طرح ساری دنیا کے شیعہ خلفاء ثلثہ کو غاصب، خائن اور معاذ اللہ کیا کیا کہتے ہیں ۔ اسی طرح موجودہ دور میں ایرانی انقلاب کے محرک امام خمینی صاحب بھی ان بزرگ اور مقدس شخصیات کے بارے میں عقیدہ رکھتے ہیں یہاں موصوف کی کتاب کشف الاسرار کی محض ایک عبارت پیش کرنے پر اکتفا کروں گا۔ خلافت حضرت علی کے سلسلہ میں۔ سیدنا صدیق و عمر کو معاذ اللہ مجرم ٹھیرانے کے لئے نہایت طول طویل سوال و جواب کرنے کے بعد نتیجۃً لکھتے ہیں کہ ان حضرات کو اپنے حصول مقصد کے لئے کسی بھی غلط کام میں کوئی عار نہیں تھا۔ لیجئے دل تھام کر پڑھیئے۔

از مجموعۂ ایں مادہا معلوم شد. مخالفت کردن شیخین از قرآن در حضور مسلمانان، ایک امر خیلے مہے نہ بود مسلمانان، نیز یا داخل در حزب خود آنہا بودہ و در مقصود باآنہا بودند، ویا اگر ہمراہ نہ بودند جرأت حرف زدن در مقابل آنہا کہ باپیغمبر خدا و دختر او ایں طور سلوک می کروند نداشتند وجملہ کلام آنکہ اگر در قرآن ہم ایں

جو مثالیں ہم نے دی ہیں ان سے شیخین (ابوبکر و عمر) کا قرآن کے خلاف کرنا معلوم ہوا مسلمانوں کے روبرو، ان لوگوں کو ایسا کرلینا کوئی اہم بات نہیں تھی مسلمانوں (صحابۂ کرام) کا بھی یہ حال تھا کہ یا تو انہیں کی پارٹی میں شامل اور حکومت اقتدار کے حصول میں ان کے ہم مقصد تھے۔ یا اگر ساتھ نہیں تھے تو ان لوگوں کے ساتھ ضرور تھا کہ پیغمبر خدا اور انکی صاحبزادی کیساتھ بدسلوکی کرنے والوں کے مقابلے میں حق گوئی کی جرآت نہیں رکھتے تھے حاصل کلام یہ کہ اگر

---

[1] کتاب الخراج ص ۲۵/۲۴

امر با صراحت لہجہ ذکر می شد باز
آنہاں دست از مقصود خود
بر نمیداشتند و ترک ریاست
برائے گفتہ خدا نمی کردند ۔
منتہا چوں ابوبکر ظاہر سازیش
بیشتر بود بایک حدیث ساختگی
کارا اتمام می کرد ۔ چنانچہ
راجع بآیات ارث دیدند واز عمر
ہم استبعادے نداشت کہ آخر امر بگوید
خدایا جبرئیل یا پیغمبر در فرستادن
یا آوردن ایں دیت اشتباہ
کردند ہجو رشد ند[1]

قرآن میں بھی بہ الفاظ صریح اس معاملے
(خلافت علی) کا ذکر آجاتا پھر بھی وہ
اپنے مقصد سے دست کش نہ ہوتے اور خدا
کے حکم دینے پر بھی حکومت کی کرسی ترک
نہ کرتے ۔ ابوبکر جنہوں نے پہلے سے منصوبہ
گانٹھ رکھا تھا ۔ کچھ نہیں تو ایک حدیث
گھڑ کر معاملہ ختم کر دیتے ، جیسا کہ انہوں
نے (فاطمہ کو) میراث سے محروم کرنے
کے لئے کر دکھایا ۔ اور عمر سے یہ کوئی بعید نہ تھا کہ
(امامت وخلافت علی کو) آیت کے بارے
میں یہ کہہ کر نمٹا دیتے کہ یا تو خدا سے اس آیت
نازل کرنے میں یا جبرئیل یا رسول سے اس
کے پہونچانے میں بھول ہوگئی ۔

آج ساری دنیا میں اسلامی انقلاب کی صدائے بازگشت جس امام وقت، مہدی زماں، روح اللہ آیت اللہ .... کے ذریعہ تشہیر کی جا رہی ہے ۔ اور حکومت اسلامیہ کا عملی فارمولا بنا کر ایران کو عالم آشکار کرنے کی سعی ہو رہی ہے ۔ اس قائد اسلام اور رہبر اسلام کو کم از کم تاریخ امت کے تابندہ اور درخشندہ اوراق پر اس طرح کیچڑ نہیں پھینکنی چاہیے جن حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما و رضیا عنہما کی حیات و کردار کا دامن صداقت وعدالت کے ستاروں سے چمک دمک رہا ہے ۔ اور تاریخ عالم میں اپنے پرائے سب جن کی عظمتوں اور فضیلتوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں ۔ جناب خمینی صاحب شیعہ فرقہ کے متعصب ترجمان کی شکل میں خود کو بے نقاب کر رہے ہیں ۔

---

[1] کشف الاسرار مصنفہ امام خمینی صفحہ ۱۱۹/۱۲۰

Marfat.com

قرآن اور اس کی محفوظیت

قرآن مجید کلام الٰہی خدائے تعالیٰ کی صفت ہے، اسلام کی صداقت وحقانیت کی سب سے محکم دلیل اور روئے زمین کی عزیز و ثمین ترین متاع، قوم مسلم کے لئے سبب فروغ و نجات، اسے خدائے تعالیٰ نے نازل فرمایا اور وہی ہر قسم کی تبدیلی و تحریف کمی بیشی، اور ضائع ہونے سے حفاظت کا ضامن ہے، قادر قیوم پروردگار کا عہد ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ	بیشک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بیشک
لَحٰفِظُوْنَ (الحجر)	ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

تفسیر کنز الایمان میں ہے۔

"(ہم نگہبان ہیں) کہ تحریف و تبدیل و زیادتی و کمی سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں، تمام جن و انس اور ساری خلق کے مقدور میں نہیں ہے کہ اس میں ایک حرف کی کمی بیشی کرے، یا تغیر و تبدل کر سکے۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس لئے یہ خصوصیت صرف قرآن شریف ہی کی ہے، دوسری کسی کتاب کو یہ بات میسر نہیں ہے۔ یہ حفاظت کئی طرح پر ہے۔ ایک یہ کہ، قرآن کریم کو معجزہ بنایا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے۔ ایک یہ کہ اس کو معارضے اور مقابلے سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کے مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو۔ ایک یہ کہ ساری خلق کو اس کے نیست و نابود اور معدوم کرنے سے عاجز کر دیا۔ کہ کفار باوجود کمال عداوت کے اس کتاب مقدس کے معدوم کرنے سے عاجز ہیں"[1]

قرآن مجید کی ہمہ جہتی حفاظت کے الٰہی انتظام کو اسی مقدس کلام میں ایک اور مقام پر بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ارشاد رب العالمین ہے۔

---

[1] کنز الایمان صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہٗ ص ۳۷۹

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ | بیشک اس قرآن کا محفوظ کرنا اور پڑھوانا ہمارے ذمے ہے۔

قرآن کے صفات وحسنات

یہ وہی خداوند قدوس کی حفاظت والا قرآن مجید ہے۔ جس کے بارے میں قرآن وحدیث اور آثار و روایات صادقہ میں آتا ہے کہ

- تلاوت قرآن سب سے افضل عبادت ہے۔
- معلم قرآن افضل ترین شخص ہے۔
- تلاوت قرآن کا ہر حرف دس نیکیوں کے برابر ہے
- قرآن ہر فتنے سے نجات کا سامان ہے۔
- قرآن کی مشغولیت ذکر و دعا سے افضل ہے۔
- تعلیم قرآن مرغوب ترین مال سے بہتر ہے۔
- قرآن کی حامل امت کو فرشتے بشارت دیتے ہیں۔
- قرآن پڑھنے والے کے والدین کو نہایت روشن تاج پہنایا جائے گا
- ماہر قرآن کے رفیق ملائکہ ہوتے ہیں۔
- اٹک اٹک کر قرآن کی تلاوت کرنے والے کو نہ اٹکنے والے سے دوگنا اجر ملتا ہے۔
- قرآن بہتوں کو بلند کرتا ہے اور بہتوں کو نیچا کر دکھاتا ہے۔
- قرآن والی کھال میں آگ اثر نہیں کرتی۔
- قیامت کے دن قرآن اور روزہ کی شفاعت قبول ہوگی۔
- تلاوت قرآن زمین کا نور اور آخرت کا سرمایہ ہے۔
- تلاوت قرآن اور موت کی یاد دلوں کے زنگ کا علاج ہے

Marfat.com

قرآن امام خمینی کی نظر میں

قرونِ اولیٰ سے آج تک کے کروڑوں اہل اللہ، اہل ایمان جس قرآنِ مجید کی مذکورہ بالا فضیلتوں کو تسلیم کرکے اسے حرزِ جان بنائے ہوئے ہیں۔ اور جو عالم اسلام کا قوام اور فلاحِ دارین کی سب سے محکم رسّی ہے۔ اس قرآنِ عظیم سے دلوں میں تنفر کے بیج بونے کے لئے۔ دورِ حاضر کے شیعہ امام خمینی کا فرمان سنئے اور سر دھنیئے۔

ہمہ عیبے را کہ مسلمانان بجناب یہود و نصاریٰ می گرفتند عینا برائے خود اینہا ثابت شود[1]

تحریف کا وہ عیب جو مسلمان یہود و نصاریٰ پر لگاتے ہیں۔ ان صحابہ پر ثابت ہے۔

موجودہ توریت، انجیل اور زبور وغیرہ کیطرح جناب خمینی صاحب اور حضرات شیعہ کے نزدیک محرّف، مبدل ہے۔ اور ان کے بقول اس کلام مجید کی تحریف اور اصل قرآن سے دنیا کو محروم کرنے والے رسول اللہ کے صحابہ ہیں (معاذ اللہ)

آں آیات را از قرآن بردارند و کتاب آسمان را تحریف کنند و برائے ہمیشہ قرآن را از نظر جہانیاں بیندازند[2]

(صحابہ کو آسان تھا کہ) ان آیات کو قرآن مجید سے نکال دیں، اور کتاب آسمانی میں تحریف کریں، اور ہمیشہ کے لئے قرآن کو دنیا والوں کی نگاہوں سے چھپادیں۔

دیکھا آپ نے آفتاب سے زیادہ روشن دلائل کے باوجود کہ قرآن مجید، معجزۂ رسالت محمدی ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وسلم) اور قدرتِ الٰہی خود اس کی محافظت پر مستعد ہے۔ اور دورِ نبوت سے آج تک سینہ بہ سینہ یہ امانت خداوندی منتقل ہوتی آرہی ہے۔ بات صرف سفینے کی نہیں ہے۔ تحریر کرکے کتابی شکل میں آنے سے قبل اس سے کہیں زیادہ مضبوط اور مستحکم طریقۂ حفاظت حفظ قرآن پر صحابۂ رسول نے اپنی زندگیاں لگائیں اور صحابۂ دائمہ کے حقیقی ماننے والے آج تک حفظ

---

[1] کشف الاسرار تصنیف شیعہ امام خمینی ص ۱۱۴

[2] کشف الاسرار ص ۱۱۴

Marfat.com

قرآن سے مالا مال ہوتے ہیں ـــ مگر شیعہ امام خمینی صاحب جو آج دنیا میں اسلامی انقلاب کے رہنما اور رفائد کہے جاتے ہیں وہ سراسر اس قرآن کو اصل قرآن ماننے کے لئے تیار ہی نہیں ۔ اب سوال یہ ہے کہ

گستاخی نہ ہو تو پوچھوں

"اے اسلامی انقلاب کا سبز باغ دنیا کو دکھانے والے ! اگر قرآن ہی ناقابل یقین ہے ۔ تو احکام اسلام کہاں سے آئے اور شیعیت کے ماخذ و مرجع اگر اس قرآن کے سوا کسی اور راہ سے درآمد شدہ ہیں ۔ اور یقیناً ہیں تو ایسا انقلاب شیعہ انقلاب تو کہلا سکتا ہے خمینی انقلاب کے نام سے تو موسوم کیا جا سکتا ہے مگر العیاذ باللہ اسے اسلامی انقلاب جو سراسر قرآن ہی پر مبنی ہو سکتا ہے کا نام دیکر اسلام پیغمبر اسلام اور قرآن مجید کو رسوا کرنے کی کوشش ہرگز نہ کی جائے ۔

بھولے بھالے سنیوں کو باور کرنا چاہیئے کہ اسلام کے نام پر ہر اٹھنے والا علم حقیقی اسلام کا پرچم نہیں ہوتا ۔ آج ایشیا ، کے ممالک کی طرح یورپ کے ممالک میں بسنے والے کچھ سیدھے سادے لوگ بھی اس غلط فہمی کا شکار ہے کہ اسلام اسلام کا نام لینے والے ایرانی رہنما ۔ قرآن والے اسلام کا انقلاب لا رہے ہیں ۔ ان حقائق کی روشنی میں میں کہہ سکتا ہوں

تمہیں کالی گھٹا کا بھی نہیں پہچاننا آتا
نشیمن سے دھواں اٹھتا ہے تم کہتے ہو ساون ہے

اسلامی انقلاب محض وہ ہو سکتا ہے جو قرآنی بنیادوں پر برپا کیا جائے اور جو فرقہ خود قرآن کی صحت کا منکر اور عملی طور پر جس فرقہ میں کوئی حافظ قرآن ہی نہیں ہوتا اسے تم قرآن والا فرقہ کیسے کہہ سکتے ہو ۔ آنکھیں کھول کر دیکھو کہ اس فرقہ کو تو خود قرآن نے مردود کر دیا ہے ۔ قرآن مقبولان

Marfat.com

قرآن کے سینوں میں بستا ہے۔ اور انہیں ھُدیٰ اور نور بخشتا ہے۔ مگر جس فرقے نے خادمان قرآن، اور رفقاء صاحب قرآن سے عناد کیا قرآن نے خود ان کو راندۂ درگاہ کر دیا۔ مقدس جماعت صحابہ کی دشمنی اور عناد کا دنیا میں اسی فرقہ کو وبال بھگتنا پڑ رہا ہے۔ روز حشر کیا ہوگا اسے بھی فراموش نہ کیا جائے۔ صحابہ کی گستاخی۔

رنگ جب محشر میں لائے گی تو اڑ جائے گا رنگ
یوں نہ کہیئے سرخی خون شہیداں کچھ نہیں

قرآن کی صدیقی وعثمانی تدوین، اور حضرت علی

مگر حیرت تو یہ ہے کہ جس طرح خلافت شیخین کے سلسلہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے صاف اور واضح ارشادات اور احکامات موجود ہیں۔ جیسا کہ آپ نے صفحات ماسبق میں ملاحظہ فرمایا حفاظت قرآن کے سلسلہ میں اور اس کی "تدوین" کے معاملہ میں حضرت سیدنا ابوبکر یار غار رسول کی مساعیٔ جمیلہ اور خدمات عالیہ کو بھی حضرت شیر خدا رضی اللہ عنہ نے واشگاف انداز میں خراج تحسین پیش فرمایا ہے۔

ابن سعد، ابو یعلی (مسند میں) ابو نعیم (معرفہ میں) حیثمہ بن ابی داؤد (فضائل الصحابہ فی المصاحف میں) اور ابن مبارک حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بسند حسن راوی ہیں۔ مولا علی نے فرمایا۔

اعظم الناس فی المصاحف اجراً ابوبکر۔ رحمۃ اللہ علی ابی بکر ھو اول من جمع کتاب اللہ[1]	مصاحف کی خدمت کے سلسلہ میں سب سے عظیم اجر حضرت ابوبکر کا ہے، ابوبکر پر اللہ کی رحمت ہو۔ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے کتاب اللہ کی تدوین فرمائی۔

---

[1] فتح الباری ج ۹ ص ۹۔ کنز العمال

ج ۱ ص ۲۷۹۔ بحوالہ تدوین قرآن مصنفہ مولانا محمد احمد المصباحی مطبوعہ المجمع الاسلامی مبارک پور ص ۲۲

Marfat.com

دیکھا آپ نے دخائرِ حدیث نے واضح کیا کہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہٗ خود اس بات اعتراف کر رہے ہیں اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق نائب رسول اللہ کی قرآنی خدمات جمع و تدوین کے بارے میں صدیقی مساعی کو سراہتے ہوئے انہیں اپنی دعاؤں سے نوازتے ہیں۔ اور رب کائنات کے حضور ان کے لئے عظیم اجر کا حقدار ٹھہرا رہے ہیں۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو محبت علی کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔ اور خود ان کے ممدوح و مشکور کو الزامات کا نشانہ بنا کر غضب مرتضوی، اور جلال اسد اللہی کو برانگیختہ کر رہے ہیں۔ کیا ہے کسی شیعی محقق کو جو ان جرأت کو جھٹلا سکے۔ ایک طرف یاد رہوا شیعیت ہے اور دوسری طرف خدا اور اس کی خدائی کے وہ تمام برگزیدہ بندے جو حق تعالیٰ کے قرآن کو سمجھ کر سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔

یہ وقت امتحان جذب دل کیسا نکل آیا
میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

حفاظت قرآن عظیم کے سلسلہ میں صحابۂ کرام کتنے حساس تھے، اور باب علم النبی سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی جلیل المرتبتی کا کیا کہنا روایات میں ملتا ہے کہ۔

"دورِ علوی میں شہر انطاکیہ کے اہل کتاب میں سے کچھ لوگ دربار مرتضوی میں یہ درخواست لے کر حاضر ہوئے کہ قرآن مجید میں جس جگہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا ذکر ہے، اس میں ایک لفظ کے محض ایک نقطے کی وجہ سے شہر انطاکیہ کے باشندوں کے سر کلنک کا ٹیکہ لگا ہوا ہے۔ ہماری بدنامی کا یہ داغ اگر آپ چاہیں تو دھل سکتا ہے آپ نے پوچھا وہ کون سا مقام ہے؟ انہوں نے کہا قرآن مجید کے سولہویں جز میں آیت اس طرح ہے فابوا ان یضیّفوھما جس کا مطلب یہ ہے کہ پھر ان دونوں کی مہمانداری سے انکار کر دیا۔

ہماری آپ سے صرف اتنی درخواست ہے کہ آپ باء کا نقطہ ہٹا کر اوپر اگر دو نقطے لگا دیں یعنی فابو کا فاتوا کر دیں تو اس کا مفہوم یہ ہو جائیگا کہ ان دونوں کی

Marfat.com

ضیافت کی۔ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ، نے جواب دیا کہ اگر کوئی دنیا کی ساری دولت خرچ کر کے قرآن کے نقطے کو بدلنا چاہے گا پھر بھی یہ ناممکن ہے گویا قرآن حرف حرف نقط نقط جیسے ہے ویسے ہی رہے گا۔ میں پوچھتا ہوں کیا اب بھی یہ بات باور کرانیکی رہ گئی ہے کہ اہل عناد نے مقدس صحابہ پر بعد کے زمانے میں جہاں بہت ساری الزام تراشیاں کی ہیں۔ انہی میں سے ایک یہ بھی ہے۔

شیعی موقف پر تنقید

ہمارے فاضل دوست علامہ محمد احمد مصباحی نے اپنی محققانہ تصنیف تدوین قرآن[1] " میں ایک مستقل عنوان "شیعہ اور قرآن" قائم کر کے اس موضوع کو براہین و دلائل سے خوب مزین کیا ہے۔ اب ہم اس کے چند اقتباسات درج کرتے ہیں۔

"روایات شیعہ سے ثابت ہے کہ تمام ائمہ اہل بیت، اسی قرآن کی تلاوت فرماتے، اسی سے استدلال، اسی سے استشہاد، اسی کی تفسیر اور اسی پر عمل کرتے، امام حسن عسکری کی طرف منسوب تفسیر اسی قرآن کی ہے۔ شیعہ اسے اپنے بچوں، خادموں گھر والوں کو پڑھاتے ہیں۔ اور نمازیں اسی کی قرأت کرتے کراتے ہیں۔

ذرا غور کریں کہ اس قرآن کی تحریف کیوں کر ہو سکے گی جسے ابتدائے نزول سے زمانۂ تدوین تک (اور آج تک بھی) بچے بوڑھے جوان سب پڑھتے پڑھاتے سیکھتے سکھاتے حفظ کرتے اور حفظ کراتے رہے ہوں۔

ہزارہا ہزار حفاظ بھی پیدا ہو گئے ہوں ان میں اہل بیت کرام بھی ہیں، شیعان علی بھی اور محبان اہلبیت بھی۔ کیا سب کے سب اپنی بصارت اور بصیرت اور اسلامی ضمیر کو کچل کر قرآن کے معاملے میں اتنے بزدل، نرم اور سہل بن جائیں گے کہ حفظ اور علم ہوتے ہوئے بھی تحریف شدہ قرآن قبول کر لیں گے۔

---

[1] مطبوعہ المجمع الاسلامی مبارک پور

ایک ایسا قرآن جس کی ہزاروں غیر منسوخ آیات حذف کر دی گئی ہوں۔ اور کچھ کا کچھ بنا دیا گیا ہو جب کہ دین کے معاملے میں ان کے تعصب اور حق گوئی کی جرأت بے باک بے مثال نمونہ، اور شاندار ریکارڈ یہ تھا کہ فاروق اعظم جیسے صاحب دبدبہ وحشمت خلیفہ کو برسر منبر معمولی آدمی بھی ٹوک دیا کرتا۔ پھر ان خلفاء برحق کا بھی عدیم المثال کردار یہ رہا ہے کہ قبول اصلاح سے انہیں کوئی ملال نہ ہوتا۔ بلکہ مسرت وخوشی ہوتی اور اصلاح وتنقید سن کر پکار اٹھتے۔

الحمد للہ الذی جعل فی المسلمین من یسدد عوجاج عمر	خدا کا شکر ہے کہ اس نے مسلمانوں کو ایسے لوگ بنائے ہیں جو عمر کی کجی دور کرتے ہیں۔

کیا یہ کسی سلیم الحواس شخص کے قیاس میں آنے والی بات ہے کہ معمولی لغزش و خطا پر تو صحابہ کی وہ شاندار جسارت۔ اور تحریف قرآن جیسے عظیم جرم پر یہ بزدلی اور مداہنت کہ جنگ وحرب اور مقابلہ و مقاتلہ تو کجا چون وچرا بھی نہ کریں۔ کہیں سے کوئی صدائے احتجاج اور آوازۂ اصلاح وتردید بھی بلند نہ ہو؟ والعیاذ باللہ[؎]

آگے چل کر لکھتے ہیں۔

یا ایھا الرسول بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ (المائدۃ پ۶ ع۱۴)	اے رسول پہونچا دو جو کچھ پہونچا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے، اور ایسا نہ ہو تو تم نے اس کا کوئی پیام نہ پہونچایا۔

یہ بتائیں کہ رسول اسلام علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کار تبلیغ کی تکمیل فرمائی یا نہیں؟ اگر ان کی تبلیغ مکمل نہیں ہوتی تو یقیناً دین اسلام بھی ابھی ناقص ہے۔ روافض

؎ تدوین قرآن ص۱۱۸-۱۱۹

بھی اپنے کو دین اسلام کا متبع ضرور بتاتے ہیں۔ تو وہ بھی ایک دین ناقص ہی کے متبع ٹھہرے اور اگر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تبلیغ پوری ہوگئی۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم امت تک پہونچ چکا۔ اس وقت کی امت کو بھی اور موجودہ امت کو بھی۔ ورنہ وہ تبلیغ قرآن کیسی جو چند آدمیوں یا چند برسوں تک محدود ہو۔؟ بتایئں کہ اس تبلیغ سے فائدہ ہی کیا ہوا۔؟ جب بقول شیعہ" قرآن آج تک اپنی اصلی شکل میں دنیا کے سامنے نہ آیا۔ اور پوری دنیا گمراہی وجہل مرکب میں مبتلا ایک دوسری کتاب کو قرآن سمجھے عمل پیرا ہے" [1]

ردشیعہ بزبان شیعہ

حضرات شیعہ میں کے بعض ذی شعور علماء نے اپنے فرقے کے خلاف سخت تنقیدیں لکھی ہیں اور اس کو غلط قرار دیا ہے اور خود کو اس سے بری قرار دیا ہے، ان میں بابویہ اس عقیدہ کا کھلا مخالف ہے، شیعی عالم ابوعلی فضل طبرسی نے اپنی تفسیر قرآن میں جس کا نام "مجمع البیان" ہے اس فاسد عقیدہ کا خوب رد کیا ہے ہم اس کا اردو خلاصہ ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔

"قرآن مجید میں کچھ اضافے کا دعویٰ اجماعی طور پر سب کے نزدیک باطل ہے رہا حذف اور کمی کا خیال تو یہ ہمارے اصحاب شیعہ اور حشویۂ عامہ کی ایک جماعت سے منقول ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ قرآن میں کوئی حذف اور کمی بھی نہیں ہوئی۔ مرتضیٰ (مستند شیعی عالم) نے اس بات کی تائید کی ہے۔ اور مسائل طرسیات کے جواب میں اس پر بھرپور کلام کیا ہے۔ اور متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے کہ نقل قرآن کی صحت اسی طرح یقینی ہے جیسے مشہور شہروں (مکہ، مدینہ، بغداد وغیرہ) کا ثبوت، بڑے بڑے حوادث و وقائع (جیسے طوفان نوح وغیرہ) کا ظہور، کتابوں اور عرب کے تحریر شدہ شعروں کا وجود یقینی ہے۔

[1] تدوین قرآن صـ۲۰۱

Marfat.com

قرآن کے ساتھ اعتنا بہت زیادہ، اس کی نقل وحفاظت کے اسباب فراواں اس حد کو پہونچے ہوئے تھے جہاں تک مذکورہ چیزوں میں نہ تھے، اس لئے کہ قرآن نبوت کا معجزہ اور علوم شرعیہ واحکام دینیہ کا ماخذ ہے۔ مسلم علماء اس کی حفاظت وصیانت میں آخری حد کو پہونچے، یہاں تک کہ اس کے اعراب، قرأت حرف آیات سب کے اختلافات بھی دریافت کئے۔ پھر یہ کیونکر ممکن کہ اتنے اہتمام اور ضبط شدید کے باوجود قرآن میں کوئی تبدیلی یا کمی واقع ہو۔ مرتضیٰ نے یہ بھی کہا ہے کہ قرآن کی تفسیر اور اس کے اجزاء کے نقل کی صحت بھی اسی طرح یقینی ہے جس طرح مجموعہ کی صحت بے داغ ہے۔ اور یہ ایسے ہی ہے جیسے تصنیف شدہ کتابوں کے بارے میں ضروری طور پر معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً سیبویہ اور مزنی کی کتاب اس فن سے شغف رکھنے والے ان کی تفصیلات بھی اسی طرح جانتے ہیں جیسے مجموعہ کے متعلق جانتے ہیں یہاں تک کہ سیبویہ کی کتاب میں اگر کوئی نحو کا ایسا باب داخل کر دے جو در اصل کتاب کا نہ ہو تو وہ پہچان میں آجائے گا۔ اور معلوم ہو جائیگا یہ الحاقی ہے۔ اصل کتاب نہیں۔ یہی بات کتاب المزنی کے متعلق بھی ہوگی۔

جب ان سب کا یہ حال ہے تو قرآن کے نقل وضبط کا اہتمام تو کتاب سیبویہ اور دواوین شعراء کے ضبط وحفظ سے کہیں زیادہ ہے۔ مرتضیٰ نے یہ بھی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن کی جمع وتالیف اسی طرح تھی جیسے اب ہے۔ یہ بھی بتایا کہ امامیہ اور حشویہ کے جو لوگ اس کے خلاف ہیں ان کا کوئی اعتبار نہیں۔ کیونکہ اس اختلاف کا اصل تعلق چند راویان حدیث سے ہے۔ جنہوں نے ضعیف حدیثیں صحیح گمان کر کے نقل کر دیں اس طرح کی چیزوں کے باعث یقینی اور قطعی الصحت امر (قرآن کا ہر نقص سے محفوظ ہونا) سے رجوع نہیں کیا جا سکتا ہے[۱]

---

[۱] مجمع البیان فی تفسیر القرآن للطبرسی کبیر۔ الفن الخامس فی اشیاء من علوم القرآن ج ۱ ص ۵ مطبوعہ کارخانہ کربلائی۔ تہران بحوالہ تدوین قرآن ص ۲۰۲/۲۰۵

Marfat.com

فاضل مصنف تدوین قرآن طبرسی کبیر کی مفصل عبارت کا حوالہ دینے کے بعد اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اس حوالے سے چند امور معلوم ہوئے۔

۱: قرآن میں کسی اضافے کا دعویٰ شیعہ و اہل سنت سب کے نزدیک بالاجماع باطل ہے۔

۲: شیعوں کے فرقے امامیہ کا مذہب ہے کہ قرآن میں حذف و کمی ہوئی ہے۔ حشویہ (ظاہر نصوص پر عمل کرنے والے محدثین) کو بھی اس میں شامل کیا ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں۔ ان کا تعلق صرف ان روایات کی نقل سے ہے، جن میں کچھ ایسے کلمات کا ذکر ہے جو قرآن میں نہیں۔ پہلے کسی نے انہیں جزو قرآن بتایا تھا مگر شاذ، خلاف، اجماع یا قرآن کے دورۂ اخیرہ میں منسوخ ہونے کے باعث وہ قرآن نہ ٹھہرے۔ یا ان کا ثبوت آحاد سے اور غیر قطعی ہے۔ اس لئے ان کی کتابت و قرأت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ بہرحال حشویہ ان کلمات کی قرآنیت اور قرآن میں حذف و کمی کے قائل نہیں۔

۳: قرآن میں حذف و کمی کا دعویٰ بھی باطل ہے۔

۴: نقل قرآن کی صحت دیگر متواترات عالم کی طرح بالکل یقینی ہے۔

۵: قرآن کی حفاظت اور ضبط و صحت کا حد درجہ اہتمام کیا گیا ہے جو اس کی صحت اور حذف و اضافہ سے پاک ہونے کی کافی دلیل ہے۔

۶: قرآن میں کوئی حذف و اضافہ یا تبدیلی نہیں، یہی صحیح ہے۔ جو لوگ اس کی مخالف ہیں ان کی مخالفت کا کوئی اعتبار نہیں۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری [1]

قرآن کی صحت اور غیر مسلمین

یہ تو رہی فرقۂ شیعہ کے اہل بصیرت کی تنقید اور رائے۔ اب ہم ذیل میں چند غیر مسلم مفکرین

---

[1] تدوین ص ۲۰۵

Marfat.com

آراء قرآن مجید کی صحت کے بارے میں پیش کریں گے۔ جن سے اندازہ ہوگا کہ حد درجہ متعصب اور خود پسند ہونے کے باوجود انہیں اس اعتراف سے مفر نہیں کہ قرآن تبدیلی سے پاک ہے

"لائف آف محمد" میں صحابۂ کرام کی غیر معمولی قوت حافظ کا ذکر کرتے ہوئے وحی قرآنی کی محفوظیت کا اقرار، مشہور انگریز مورخ سر ولیم میور سے سنیئے۔ وہ لکھتا ہے۔

"انکی قوت حافظہ انتہائی درجہ کی تھی اور اس کو وہ لوگ قرآن کریم یاد کرنے کے سلسلہ میں بڑی سرگرمی سے کام میں لاتے تھے۔ ان کا حافظہ ایسا مضبوط تھا اور ان کی محنت ایسی قوی تھی۔ کہ اکثر اصحاب پیغمبر کی حیات میں بڑی صحت کے ساتھ تمام وحی کو حفظاً پڑھ سکتے تھے" [۱]

واضح رہے کہ یہ وہی میور ہے جو مستشرقین میں اپنی اسلام دشمنی اور پیغمبر اسلام سے عناد کے سلسلہ میں حد درجہ مشہور ہے۔ اپنی اسی کتاب میں دوسری جگہ لکھتا ہے۔

"حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی وفات کے ربع صدی کے اندر ہی، ایسے شدید مناقشات شروع ہوگئے اور پارٹی بندیاں ابھر آئیں جس کے نتیجہ میں حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) شہید کر دیئے گئے اور یہ اختلاف آج بھی ہے لیکن ان تمام فرقوں میں قرآن ایک ہی ہے۔ ہر زمانے میں تواتر کے ساتھ ان سبھی فرقوں کا ایک ہی قرآن پڑھنا، اس بات کی روشن دلیل ہے کہ آج ہمارے سامنے وہی صحیفہ ہے جو اس بدقسمت (معاذ اللہ) خلیفہ کے حکم سے تیار کیا گیا تھا۔ شاید پوری دنیا میں کوئی ایسی کتاب نہیں ہے، جس کی عبارت بارہ صدیوں تک اس طرح بغیر تبدیلی کے باقی رہی ہو۔ قرآن میں قرأت کا اختلاف حیرت انگیز طور پر بہت کم مقدار میں ہے۔" [۲]

اور آگے بڑھیئے باسورتھ اسمتھ سے سنئے لکھتا ہے۔

"ہم ایک کتاب (قرآن) رکھتے ہیں اپنی اصلیت، محفوظیت اور مضامین

---

[۱] لائف آف محمد LIFE OF MOHAMMAD BY SIR. W. MUIR

[۲] " " " " " " " " " " ص ۲۲، ۲۳

کی بے ترتیبی میں بالکل یکتا ہے۔ لیکن اس کی جوہری صداقت میں کوئی بھی کبھی سنجیدہ شک نہ کر سکا[1]

پروفیسر آرنلڈ اپنی کتاب (ISLAMIC FAITH) میں اپنا اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"قرآن مجید کا متن محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں"[2]

دھری نے قرآن کی تفسیر لکھی ہے اس میں لکھتا ہے۔

"تمام قدیم صحیفوں میں قرآن سب زیادہ غیر مخلوط اور خالص ہے۔"[3]

لین پول کا کہنا ہے۔

"قرآن کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کی اصلیت میں کوئی شبہ نہیں ہے ہر حرف جو ہم آج پڑھتے ہیں، اس پر یہ اعتماد کر سکتے ہیں کہ تقریباً تیرہ صدیوں سے غیر مبدل رہا ہے"[4]

حکیم مشرق علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

حرف او را ایب نے تبدیل نے

آیہ اش شرمندۂ تاویل نے

FAITH P. 9 [2] BASWORTH OP CIL P. 22 [1]

P. C [4] COMMENTARY OF THE QURAN VOL 1. P. 349 [3] ISLAMIC

- SELECLTION FROM THE QURAN

Marfat.com

کشف الاسرار مصنفہ شیعہ امام خمینی صاحب کی عبارت پھر سامنے لائیے۔

ہمہ عیبے راکہ مسلمانان بجناب یہود و نصاریٰ می گرفتند عیناً برائے خود اینہا ثابت شود[1]

تحریف کا وہ عیب جو مسلمان یہود و نصاریٰ پر لگاتے ہیں۔ ان صحابہ سے بھی لگاتے ہیں۔

اور

آں آیات را از قرآن بردارند و کتاب آسمانی را تحریف کنند و برائے ہمیشہ قرآن را از نظر جہانیاں بیبند ازند[2]

(صحابہ کو دشوار نہیں تھا کہ) ان آیات کو قرآن مجید سے نکال دیں اور کتاب آسمانی میں تحریف کریں، اور ہمیشہ کے لئے قرآن کو دنیا والوں کی نگاہوں سے مستور بنادیں۔

خمینی صاحب دراصل اصولِ کافی کے ان مندرجات پر پورا پورا بھروسہ کرتے ہیں۔ جو شیعی روایوں کے ذریعہ منقول ہیں کہ قرآن مجید سے فلاں فلاں آیات نکال دی گئی ہیں[3] قرآن مجید کا دو تہائی حصہ غائب کر دیا گیا ہے۔ ان کے اعتقاد کے مطابق قرآن مجید کی آیتوں کی تعداد سترہ ہزار تھیں[4] جبکہ موجودہ قرآن مجید میں کل چھ ہزار چھ سو سولہ (۶۶۱۶) آیتیں ہیں اور اصل قرآن وہ ہے جو حضرت علی نے مرتب کیا وہ امام غائب آئیں گے تو لے کر آئیں گے[5] بعض شیعی ائمہ یہ بھی کہہ گئے ہیں کہ ہمارے پاس مصحف فاطمہ ہے جو موجودہ قرآن سے سہ گنا ہے[6]

مگر اسے کیا کیجئے گا کہ یہ حضرات حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف کسی دوسرے مکمل قرآن کو منسوب کرتے ہیں اور خود حضرت علی اسی قرآن کے حکیم و دانا محرم راز، نکتہ رس، نکتہ سنج اور اس کی ترتیب و تدوین پر حضرت ابوبکر و عثمان کے ممنون و مشکور نظر آرہے ہیں اس کھلی حقیقت اور واضح ثبوت کے پیش نظر ہی تو خود شیعہ علماء میں کے کچھ لوگوں نے ان اصول کافی وغیرہ کی تمام روایات کو لغو قرار دے دیا ہے۔

---

[1] کشف اسرار ص۱۱۴، [2] ایضاً، [3] اصول کافی ص ۲۶۲/۲۶۴/۲۶۶/۲۶۷
[4] اصول کافی ص۲۷۱، [5] ایضاً، [6] ایضاً

اب ہمارا سوال اس ذات سے ہے جو وفراست اور اقتدار کی مسند اعلیٰ پر بیٹھ کر اسلامی احیاء کا خواب دیکھ رہا ہے تو کیا حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ جس قرآن پر مطمئن ہیں اسی قرآن کی روشنی میں اگر جواب ثانی کی تائید میں ہے تو جو قرآن خود غائب ہے اس کی روشنی کہاں سے ظاہر ہوگی۔ نہایت عجز و اخلا . اور اسلام کی دردمندی سے ہم جناب خمینی صاحب اور ان کے ہمنواؤں سے گزارش کریں گے کہ خدارا انقلاب اسلام برپا کرنے کا عمل شروع کرنے سے قبل قرآن والے اسلام رسول والے اسلام اصحاب کرام اور آئمہ والے اسلام سے روشناس ہونا ضروری ہے۔

دل میں طوفان وفا آنکھوں میں سیلِ اشتیاق
عشق سے پہلے مذاق عاشقی پیدا کرو

ایران میں شاہ کا تختہ الٹنے کے بعد عالمی اخبارات کی روشنی میں اور ہم جیسے نہ جانے کتنے بھولے بھالے مسلمانوں نے یہ امید لگائی اور آس باندھی تھی کہ موجودہ بحرانی دور میں جب کہ دنیا بھر کے مسلمانوں پر ادبار و ذلت مسلط ہے شاید شیراز کے خطہ سے فرقہ بندیوں کے خول سے آزاد خالص قرآن وسنت والی کوئی صدا امام خمینی کے ذریعہ سنائی دے گی مگر جب خود موصوف کی تحریریں پڑھنے کا اتفاق ہوا تو ہم سینہ پیٹ کر رہ گئے۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ حقیقت حال یہ ظاہر ہوئی کہ۔

رہ منزل میں سب گم ہیں مگر افسوس تو یہ ہے
امیر کارواں بھی ہیں اسی گم کردہ راہوں میں

گویا الناس علی دین ملوکھم کے بمصداق ہمیں باور کرنا ہوگا کہ اگرچہ کل کا کنگ ڈم آف ایران آج اسلامی جمہوریہ ایران سے ضرور پکارا جاتا ہے مگر اسلام کے نام کے درپردہ اہانت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اہانتِ قرآن کا آوازہ بلند ہوگا جو شیعیت کا شعار ہے۔ یہ بات جناب خمینی صاحب کی تصنیفات کے مطالعے سے واشگاف کی

Marfat.com

نگاہِ غور سے دیکھو تو عقدہ صاف کھل جائے
دغا کے بھیس میں بیٹھا ہے کوئی بے وفا ہو کر

فرقہ شیعہ اور ایک بزرگ کا مکاشفہ

اہل سنت وجماعت کے شیعہ نظریات کا اختلاف آج کا نیا نہیں ہے بلکہ بہت قدیم ہے اسی لئے اہل سنت خوب جان گئے ہیں کہ یہ ہماری ملت کا جزنہیں ہیں۔ مشہور اسلامی محقق شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالے "دُرُّ الثمین" میں اپنے مکاشفات روحانی ذکر کئے ہیں اس میں نواں مکاشفہ اس طور پر ہے کہ آپ حضور حسنی مرتبت سراج روحانیاں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ ناز میں حاضر ہیں پھر اس کے بعد انہی کے الفاظ میں سنئے۔

سألته صلی اللہ علیہ وسلم سوالاً روحانیا عن الشیعة فاوحیٰ إلیّ انّ مذهبهم باطل وبطلانه تعرف من لفظ الامام ولما افقت عرفت ان الامام عندهم هو المعصوم المفترض طاعتہ الموحیٰ الیه وحیاً باطنیا وهٰذا هُو معنی النبي فی مذهبهم یستلزم انکار ختم النبوة قبّحهم اللہ تعالیٰ [1]

میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روحانی طور پر فرقہ شیعہ کے بارے میں دریافت کیا۔ مجھے جواب ملا کہ ان کا مذہب باطل ہے۔ اور ان کے مذہب کا بطلان لفظ امام سے سمجھا جا سکتا ہے جب اس مراقبہ روحانی کی کیفیت ختم ہوئی مجھے خیال آیا کہ واقعی امام ان حضرات کے نزدیک وہ معصوم ہستی ہے جس کی طاعت فرض ہے، اور جس پر باطنی وحی آتی ہے اور حقیقت میں یہی نبی کی تعریف ہے اس بنیاد پر ان کا مذہب ختم نبوت کے انکار کا مستلزم ہے۔

---

[1] الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین مطبوعہ مطبع احمدی دہلی صفحہ ۵

Marfat.com

اب ان حقائق کی روشنی میں اہلسنت کو شیعوں سے کیسے روابط رکھنے چاہیئیں۔ اس سلسلہ میں ازخود کچھ قلم فرسائی کے بجائے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا ایک فتویٰ حاضر خدمت کردینا مناسب خیال کرتا ہوں العطایا النبویہ (فتاویٰ رضویہ) جلد ۱۰ کتاب الحظر والاباحۃ میں ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء اہل سنت وجماعت اس بارے میں۔ آیا شیعوں کے ہمراہ ان کے مکان پر تیار شدہ کھانا کھانا درست ہے یا نہیں۔ اور یہ بات جو مشہور ہے کہ شیعہ اہل سنت وجماعت کو کھانا خراب کھلاتے ہیں اس کا کیا ثبوت عقلی یا نقلی ہے اور نقلی ہے تو کس کی اور کس کتاب سے۔ ؟

الجواب: روافض کے ساتھ کھانا کھانا ان کی تقریبات سرور میں دوستانہ شریک ہونا، اور جو امور ولاء و وُدّ و محبت پر دلالت کرتے ہیں۔ ان سے احتراز واجتناب کی نسبت، احادیث کثیرہ، واقوال ائمہ وافرہ، متظاہرہ وارد ہیں۔ از انجملہ حدیث ابن حبان وعقیلی وغیرہما کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لاتا کلوھم ولا تشار بوھم ولا تجالسوھم	نہ انکے ساتھ کھانا کھاؤ۔ نہ پانی پیو۔ نہ بیٹھو۔
قرآن کریم میں ارشاد ہے۔	
ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار	ظالموں کی طرف ریغبت نہ کرو۔ کہ تمہیں چھوئے دوزخ کی آگ۔
اور فرماتا ہے۔	
وَلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین	اور یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔

[3] کشف الاسرار ص ۱۱۳، [4] ایضاً، [5] اصول کافی ص ۲۶۳/۲۶۴/۲۶۶/۲۶۷، [6] اصول ایضاً ص ۳۷۱، [7] ایضاً [8] ایضاً، [9] الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین مطبوعہ مطبع احمدی دہلی ص ۵۰۴۔

Marfat.com

یہ بات کہ یہ نامقید فرقہ، جب اہلسنت کے بعض ناواقفوں کو کھانا دیتا ہے،
خراب کرکے دیتا ہے اس پر کسی دلیل و برہان عقل کے قیام کے معنیٰ کیا ؟ یہ امور
متعلق بہ شہادت ہیں، مشہور اسی طرح ہے والعلم عند اللہ تعالیٰ ۔ اور اس کا
پتہ ان کی ان حرکتوں سے چلتا ہے۔ جو خاص حرم محترم مکہ معظمہ میں ان کی بے باکیوں
سے صادر ہوتی ہوئی سنی ہیں۔ اور بعد اطلاع سزائیں دی جاتی ہیں۔ فقیر جس زمانے
میں حاضر الحج تھا خدام کرام مکہ معظمہ کی زبانی معلوم ہوا کہ ایک رافضی نے حرم مبارک
میں پیشاب کیا، کہ اہل سنت کے کپڑے خراب ہوں۔ اسی زمانے میں مسموع ہوا کہ
کوئی خدا ناترس معاذ اللہ حجر اسود شریف پر کوئی گندی چیز لگا گیا کہ مسلمان ایذا پائیں
واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ ؎

نام نہاد اسلامی انقلاب

یہ کتاب اس پس منظر میں لکھی گئی ہے ــــــ کہ عوام اہل سنت جو شیعہ عقائد اور
نظریات سے ناواقف ہیں، اور اس فرقہ کی ہم سے دوری کو رسمی رواجی معمولی خلیجوں کی طرح سمجھتے ہیں
اور ایرانی سیاست کی نئی کروٹ نے جس طرح ساری دنیا کو اپنی جانب متوجہ کیا۔ بنام مسلم ان کا متوجہ
ہونا بھی فطری تھا۔ اہل سنت کے عوام نے خمینی صاحب اور ان کے ایران کو اسلامی لبادے میں ابھرتے
ہوئے دیکھا تو انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کا مستقبل تابناک ہونے کی امیدیں باندھنے لگیں۔ خمینی صاحب
کو انہوں نے امت مسلمہ کے نجات دہندہ کی حیثیت دینا شروع کر دی۔ مگر وقت کے ساتھ جس
طرح بہت سی حقیقتوں سے پردہ اٹھ جاتا ہے، خمینی صاحب اور ان کے اسلامی انقلاب کی
حقیقت بھی سمجھ میں آنے لگی۔

خوب امیدیں بندھیں لیکن ہوئیں حرماں نصیب
بدلیاں اٹھیں مگر بجلی گرانے کے لئے

؎ فتاوی رضویہ۔ ج ۴ ص ۱۱۶

Marfat.com

مبلغ اسلام مولانا سید سعادت علی القادری مدظلہٗ کا دائرۂ تبلیغ نہایت وسیع ہے۔ پاکستان تو ان کا اپنا وطن ہے اور وہاں ملک بھر میں انہیں ملک بھر کے اہل سنت میں کیا مقام حاصل ہے اسے مجھ سے زیادہ اہل پاکستان جانتے ہیں، یورپ میں آپ کی تبلیغ دین کا مرکز ہالینڈ کے شہر "دی ہیگ" میں ہے اور ساؤتھ افریقہ میں بھی آپ کے معتقدین کی کثیر تعداد موجود ہے۔ اور خود اپنے ملک پر، پھر اپنے حلقۂ تبلیغ میں ایرانی انقلاب کے اثرات کا امت مسلمہ پر غلط اثر مرتب ہوتے دیکھ کر ایک مبلّغ کی ذمہ داریاں جاگ اٹھیں اور دورۂ افریقہ سے واپس (مارچ ۱۹۸۶ء) پر آپ نے نہایت قلیل وقت میں "نام نہاد اسلامی انقلاب" کے نام سے یہ قیمتی معلوماتی کتاب سپرد قلم کر ڈالی۔ اپنی مخصوص طرز نگارش کے دائرہ میں رہ کر مولانا جس سادگی سے لکھتے ہیں۔ وہ عام اردو خوانوں تک کے لئے قیمتی سے قیمتی علمی مضامین کی منتقلی کا بہترین ذریعہ ہے۔ عام بول چال کے انداز میں مسلمانوں کو انتباہ کرتے ہوئے آپ نے حضرات شیعہ اور بالخصوص جناب خمینی صاحب کی تحریروں کو پیش کیا ہے۔ اور ان کے لٹریچر کی وہ اصلیت طشت از بام کی ہے جس سے عوام اہل سنت تو درکنار بعض خواص بھی ناواقف اور نابلد ہونگے۔

ہمیں امید ہے کہ اہلسنت وجماعت اس کتاب کی خاطر خواہ قدر کریں گے اور ان پر یہ بات اظہر من الشمس ہو جائے گی کہ شیعیت اور جناب خمینی صاحب کی تحریک "انقلاب اسلامی" ہاتھی کے دکھانے کے دانت ہیں۔

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کہاں جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے، سلطانی بھی عیاری

"القادری اسلامک پبلیکیشن، ہالینڈ، جنوبی افریقہ" کے ارباب حل وعقد، احباب، اس سلسلہ میں لائق تحسین ہیں جن کی خدمات اور تعاون نے مولانا کو تبلیغی مساعی کا حوصلہ بلند بخشا، بالخصوص لائق نوجوان رومی قادری سلمہٗ نے مولانا کو اس کتاب کی تیاری پر لگنے میں خاصا کردار ادا کیا۔ رب تعالیٰ جملہ اہلسنت قارئین کتاب کی طرف سے ان سب کو جزائے

Marfat.com

خیر دے اور مبلغ اسلام کو احقاقِ حق و ابطالِ باطل کے جہاد میں مزید سرفروشی و جاں فشانی کا جذبۂ بے بہا عطا فرمائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

نیاز کیش

بدر القادری غفرلہٗ

۱۷ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ / ۲۷ مئی ۱۹۸۶ء

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے کلام سے

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ

پس اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے اور تکذیب کرتا ہے

بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾

اس سچ کی جب وہ اس کے پاس آیا۔ کیا جہنم میں کفار کا ٹھکانا نہیں ہے ؟

وَالَّذِىْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اور وہ ہستی جو اس سچ کو لے کر آئی اور جنھوں نے اس سچائی کی تصدیق کی یہی لوگ ہیں جو

الْمُتَّقُوْنَ ﴿٣٣﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا

پرہیزگار ہیں۔ انہیں ملے گا جو وہ چاہیں گے اپنے رب کے پاس سے یہ صلہ ہے

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٤﴾ ۚۖ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِىْ عَمِلُوْا

محسنوں کا۔ تاکہ ڈھانپ لے اللہ تعالیٰ ان سے ان کے بدترین اعمال کو

وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِىْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٣٥﴾

اور عطا فرمائے انہیں اجر ان کے بہترین اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ

کیا اللہ کافی نہیں اپنے بندے کے لیے؟ (یقیناً کافی ہے) اور وہ (نادان) ڈراتے ہیں آپ کو ان معبودوں سے

دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٦﴾ ۚ وَمَنْ يَّهْدِ

جو اللہ کے سوا ہیں۔ اور جسے اللہ گمراہ ہونے دے تو اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور جس کو ہدایت بخش دے

اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ ﴿٣٧﴾

اللہ تعالیٰ تو اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا نہیں ہے اللہ تعالیٰ زبردست انتقام لینے والا ؟

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

سات سال قبل، ایران میں انقلاب آیا، چونکہ، اس کے محرک، ایرانی قوم، شیعوں کے مذہبی، روحانی پیشوا، مجتہد د فقیہہ امام خمینی صاحب تھے، لہٰذا وہی ملک کے سربراہ، اور قوم کے قائد بنے، ہمیں خوشی ہوئی تھی کہ ایک ملک، سلطنت د شہنشاہیت اور شاہ وقت کے مظالم سے آزاد ہوا، ہمارا خیال ہے یہ ایک سیاسی انقلاب تھا۔ جو ایرانی عوام کے، آزادی اور سکون کا ذریعہ بن سکتا تھا، لیکن امام خمینی صاحب نے، اپنی مذہبی حیثیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کو "اسلامی انقلاب" کا نام دے دیا۔ ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوتا اگر وہ اپنے حدود مملکت میں اس نام کو استعمال کرتے، اور اپنے اقتدار کو مستحکم بنانے کا ذریعہ بنائے رکھتے لیکن انہوں نے پوری دنیا کی توجہ حاصل کرنے اور بالخصوص امت مسلمہ پر اپنا اثر قائم کرنے کی غرض سے "اسلامی انقلاب" کا خوب پروپیگنڈہ کیا۔ جس کے لئے ایران کے تمام وسائل کو استعمال کیا دنیا بھر میں موجود ایرانی سفارتخانوں کے ذریعہ مختلف زبانوں میں لٹریچر کی بھرمار کردی۔ مذہبی تنظیموں کے ہزاروں افراد کو ایران کی سیر کرائی گئی، بیشتر ممالک کے معروف شہروں میں پروپیگنڈہ سیل قائم کردئیے گئے جن میں کام کرنے کے لئے لنوجوانوں کی بھاری تعداد کو معقول اجرت پر ملازم رکھا گیا۔ امام خمینی صاحب اور انکے رفقاء نے اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے اپنے مذہبی عقیدے کے مطابق کتمان و تقیہ بھی اختیار کیا اور اپنے کارندوں کو نعرہ دیا کہ "ثورۃٌ اسلامیہ لاشیعۃٌ ولا سُنیۃٌ ... "شیعہ سنی نہیں اسلامی

انقلاب حتی کہ حج کے مقدس اجتماع کو بھی اس پروپیگنڈے کے لیئے استعمال کیا کہ ہزاروں ایرانیوں کو حرمین شریفین بھیجا جانے لگا جو ارکان حج پر کم توجہ دیتے اور پروپیگنڈے کی ذمہ داری زیادہ پوری کرتے ہیں جن کی وجہ سے، دیگر حجاج کو بھی سخت قانونی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عراق و ایران جنگ بھی اسی پروپیگنڈہ کا ایک حصہ ہے کہ اسلامی انقلاب کے داعی مسلمانوں کو تباہ کرنے میں مصروف ہیں۔

۸۳ء میں یہ منظر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک رات ہزاروں ایرانی مرد و عورت بیت اللہ کے ارد، گرد جمع ہیں پھر اچانک سو سے زائد افراد کا ایک قافلہ اپنے کاندھوں پر، معذور افراد کو سوار کیئے حرم شریف میں داخل ہوا پورا حرم نعروں، چیخ و پکار اور ماتم کی بے ہنگم صداؤں سے گونج اٹھا طواف، نماز اور یکسوئی سے دعا کرنے والے اللہ کے بندوں میں افراتفری پھیل گئی کچھ ڈر کر بھاگنے لگے عورتیں گریں بوڑھے کچلے گئے اور کچھ عبادت چھوڑ کر تماشا دیکھنے لگے اور وہ سارا سکون جس کے لیئے مسلمان اللہ کے اس گھر کے گرد جمع ہوتے ہیں کم از کم اس رات تو ختم ہو گیا

میں نے تو اس حرکت کو خدا کے گھر میں افراتفری انتشار پیدا کرنے کا جرم قرار دیا لیکن بہرحال عوام کا ایک طبقہ خمینی صاحب کی شخصیت سے متاثر بھی ہوا، گویا پروپیگنڈے کا یہ ذریعہ چاہے کتنا ہی برا سہی لیکن خاصا کامیاب رہا کہ کئی دن تک لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا کہ "خمینی ایران کا نجات دہندہ ہے اور عنقریب پوری دنیا میں اسلامی انقلاب کا ذریعہ یہی شخص ہوگا"! زبردست پروپیگنڈہ نے حقیقت حال پر اتنا غلیظ پردہ ڈالا ہے کہ عوام کا تاثر اس کے سوا کچھ ہو بھی نہیں سکتا تھا وہ کیا جانیں کہ جب معذور پر حج فرض نہیں ہے تو ان معذورین کو اس قدر اہتمام سے یہاں کیوں لایا گیا۔

امریکہ، یورپ اور جنوبی افریقہ کے تبلیغی دوروں کے بعد مجھے یہ اندازہ ہوا کہ یہ ایک زبردست منظم تحریک ہے جو عوام سے ایرانی انقلاب کو اسلامی انقلاب اور خمینی صاحب کو امت مسلم

Marfat.com

کا سربراہ، قائد اور امام وقت تسلیم کرانے کے لئے چلائی جارہی ہے میں اس کو خمینی تحریک کا نام دیتا ہوں ایران کے پاس چونکہ ابتک وسائل کی کمی نہیں لہذا یہ تحریک تیزی کے ساتھ جاری ہے جس کا مقصد عوام اہلسنت کو نام نہاد اسلامی انقلاب کے فریب میں مبتلا کرکے ان کو مسلک حق سے منحرف کرنا اور شیعی عقائد کو ان میں پھیلانا ہے۔

یہ منصوبہ کس قدر خطرناک ہوسکتا ہے اس کا اندازہ آپ اس طرح کیجئے کہ اگر ایک خاندان میں اس تحریک کا ایک شخص بھی شکار ہوجاتا ہے تو یقیناً پورا خاندان انتشار وافتراق میں مبتلا ہو جائے گا اسی طرح آپ محلوں اور شہروں کا حال سمجھ لیجئے یہ کوئی مفروضہ نہیں بلکہ ہمارا آنکھوں دیکھا حال ہے ایسا ہورہا ہے۔ ہر جگہ آپ کو ایرانی سیل ملے گا جس میں ہمارے اہلسنت ہی کام کررہے ہیں کچھ کو تو ان کا جذبہ خدمت دین یہاں لایا ہے کہ وہ غلط فہمی کا شکار ہیں اور کچھ نے بیروزگاری سے نجات حاصل کرنے کا اسکو بہترین ذریعہ پایا کہ یہاں تنخواہ نہایت معقول مل جاتی ہے اکثر کو ایران کی سیر کا موقع بھی میسر آجاتا ہے لیکن ہر جگہ یہ سیل عوام اہلسنت میں باہمی اختلاف ونفرت کا ذریعہ بن رہے ہیں جن کو حالات نے پہلے ہی سے خاصا منتشر رکھا ہے۔ مزید ٹکڑوں میں بٹ رہے ہیں۔

مجھے دوسال سے یہ محسوس ہورہا ہے کہ افریقی اور مغربی ممالک کے تبلیغی دوروں کے دوران جو لوگ میری محافل میں شریک ہوتے ہیں اور وقفہ سوال وجواب میں جو سوالات کرتے ہیں ان میں اب وہ خمینی صاحب اور ان کے نام نہاد اسلامی انقلاب کے متعلق بھی کافی سوالات کرنے لگے ہیں جبکہ دوسال قبل یہ صورت حال نہ تھی نیز میں محسوس کرتا ہوں کہ جب جوابات میں حقائق بیان کئے جاتے ہیں تو حاضرین کے چہروں پر باہمی اختلاف کا رنگ پہچانا جاسکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ امت مسلمہ میں انتشار وافتراق پیدا کرنے کے اعتبار سے خمینی تحریک، قادیانی تحریک سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہورہی ہے کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس وہ وسائل نہ تھے جو خمینی صاحب کو حاصل ہیں نیز وہاں اسلامی انقلاب کا فریب نہ

Marfat.com

تھا اس صورتحال کا مقابلہ علمائے اہلسنت کو پوری توجہ اور علمی صلاحیتوں کے ساتھ کرنا چاہیئے کہ ہم ہی اپنے مسلک حقہ کے محافظ ہیں اور ہمیں اپنی ذمہ داری پوری کرنا ہے۔

خمینی تحریک پھیلنے کے اسباب وعلل کیا ہیں ایک سبب تو وہی جس کا ہیں نے ابھی تذکرہ کیا کہ ایران کے تمام وسائل اس تحریک کی اشاعت وتبلیغ پر صرف ہو رہے ہیں اور بہتے ہوئے تیل سے حاصل شدہ دولت پانی کی طرح اس مقصد کے لئے بہائی جا رہی ہے۔ دوسرا اہم سبب یہ ہے کہ اس وقت عوام میں اسلامی حکومت کے قیام اور ایک متفقہ اسلامی سربراہ نائد دیکھنے کا جذبہ بہت ہی زیادہ ہے لیکن اسی کے ساتھ شومئ قسمت کہ اکثریت دینی مسائل سے ناواقف ہے۔ وہ شرعاً حکومت اسلامیہ کے قیام اور امت مسلمہ کے امیر سے متعلق مسائل بالکل نہیں جانتے ان کے خیال میں ہر وہ ملک اسلامی ملک ہے جس میں جہاد کی صدائیں بلند ہوں کوڑوں کی سزائیں دی جائیں چوروں کے ہاتھ کاٹے جائیں افراتفری ہو اضطراب و بے چینی ہو۔ غربت و افلاس ہو عام خیال کے مطابق اسلامی انقلاب کا آغاز ان چیزوں سے ہوتا ہے حالانکہ یہ بالکل غلط تصور ہے اسلامی حکومت کے قیام کے لئے بنیادی شرائط کچھ اور ہیں اور منصب امیر المؤمنین جس شخص کو مل سکتا ہے اس کے لئے شریعت میں کچھ اصول مقرر ہیں تیسرا سبب یہ بھی ہے کہ ہماری نوجوان نسل ہر کلمہ پڑھنے والے کو مسلمان سمجھتی ہے اور اس کو سر پر بٹھلانے کے لئے تیار رہتی ہے جس نے چند کتابیں لکھیں وہ عظیم داعی اسلام بن گیا چاہے اس نے اپنی کتابوں میں اکابر علماء، امام بخاری، امام ابوحنیفہ امام شافعی، امام غزالی، امام رازی وغیرہ جیسوں کے خلاف ہی نظریہ کیوں نہ پیش کیا ہو چاہے انسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حتیٰ کہ حضور علیہ السلام پر بھی تنقید کی ہو اس نوجوان نسل کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ انداز تحریر پرکشش ہو اور کتاب جاذب نظر خوبصورت ہو اسی طرح جس نے جہاد کی صدا بلند کی تلوار نکالی، کوڑا چلایا بس وہی امیر المؤمنین اور نفاذ ملت ہو گیا چاہے اس کا جہاد اپنوں ہی کے خلاف ہو اس کی تلوار اپنوں ہی کی گردنیں کاٹ رہی ہو اسکے کوڑے اپنوں ہی کے جسموں پر پڑ رہے ہوں۔

Marfat.com

پس ضرورت ہے کہ خمینی صاحب کے تمام وسائل کا مقابلہ اپنی کم مائیگی کے باوجود کیا جائے عوام کی کم علمی اور ناواقفی دور کرنے کے لئے تقریر و تحریر کے ذریعہ ان کو مسائل سے واقف کرنے کی سعی کی جائے نوجوانوں کے انداز فکر کا زاویہ درست کرنے کے لئے انہی کی جدید زبان میں ان سے بات چیت کی جائے یہ سب ذمہ داری ہمارے علماء ہی کی ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ایک خادم دین کی حیثیت سے یہ ذمہ داری میری بھی ہے اور اسی کا احساس کرتے ہوئے میں یہ مقالہ سپرد قلم کر رہا ہوں میں اپنی کم علمی کا اعتراف کرتے ہوئے یہ سمجھتا ہوں کہ میرا یہ مقالہ کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا اور نہ ہی اس کا کوئی انقلابی اثر ہو سکتا ہے تاہم اس کا اہل نہ ہونے کے باوجود بھی میں نے خلوص کے ساتھ یہ خدمت انجام دی ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ اس کا اتنا اثر ضرور ہوگا کہ باصلاحیت ذی علم حضرات اس اہم عنوان پر قلم اٹھائیں گے۔ اور اس سے بہتر مقالات منظر عام پر آسکیں گے۔ جن سے عوام کو بیحد فائدہ ہوگا غلط فہمیاں دور ہوں گی سادہ لوح نوجوان خمینی تحریک کا شکار ہونے سے بچ سکیں گے۔

شاید اب تک ہم یہ وضاحت نہ کر سکے کہ خمینی صاحب اور ان کی تحریک سے ہمیں کیا اختلاف ہے تو پہلے آپ غور فرمائیے کہ خمینی تحریک کیا ہے بس ایران کی طرف سے کیا جانیوالا پروپیگنڈہ اس بات کے ثبوت کے لئے کافی ہے کہ امام خمینی اپنے ملک ایران میں برسر اقتدار آنے کے بعد ایران کو دنیا کی واحد اسلامی مملکت اور خود کو سربراہ امت ثابت کرنا چاہتے ہیں اور وہ خواہشمند ہیں کہ پوری دنیا کے مسلمان ان کو امام وقت تسلیم کرلیں اور تمام مسلم ممالک پر صرف ان کا جھنڈا لہرائے اپنی اس تمنا کو وہ امت مسلمہ میں اتحاد و اتفاق کا نام دیتے ہیں اور یہی الفاظ ایسے سنہری اور پرکشش ہیں جن سے نوجوان نسل کی ایک بڑی تعداد اس تحریک کا شکار ہو چکی ہے۔ اور حال یہ ہے کہ بھائی بھائی سے بیٹا باپ سے پڑوسی، پڑوسی سے خمینی صاحب کا کلمہ پڑھوانے کے لئے دست بگریباں ہے۔

ہماری خواہش ہے کہ دور فاروقی پھر واپس آئے مکہ و مدینہ سے کراچی تک پوری امت

Marfat.com

ایک ہو ایک امیر ہو ایک علم ہو ایک آواز ہو پھر دیکھیں دنیا کا کون سا خطہ ہمارے مقابلہ پر خود کو بڑی قوت کہے کون ہو گا جو ہماری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے پھر دیکھیں دنیا کے سیاسی ومعاشی فیصلے ہماری تائید وحمایت کے بغیر کیسے ہوں بلا شبہ اس وقت مسلمان دنیا کی سب سے بڑی قوت ہوں گے۔ بالکل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور کے مسلمانوں کی طرح لیکن ملت مسلمہ کی امامت کا منصب معمولی نہیں بڑا ہی عظیم ہے ہم اسی شخص کو اپنا امام وامیر تسلیم کر سکتے ہیں جس کے عقائد ونظریات قرآن وسنت، اجماع صحابہ اور جمہور علماء اسلام کے مطابق ہوں کیونکہ نبی کریم علیہ السلام کا ارشاد ہے: "الناس علیٰ دین ملوکھم" لوگ حکام ہی کا عقیدہ ونظریہ اختیار کر لیتے ہیں۔ پس ہم ہرگز یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ کوئی مخصوص عقیدہ ونظریہ رکھنے والا امت مسلمہ کا قائد بن جائے اور پوری امت یا تو اس کے نظریات کو اختیار کرے اور یا آپس میں ٹکرا کر تباہ ہو جائے تو اب آپ کہہ سکتے ہیں کہ جناب خمینی صاحب اس منصب کے لئے نہایت موزوں ہیں کیونکہ وہ صاحب علم بھی ہیں اور متقی وپرہیز گار بھی پس یہی تو اختلاف ہے کہ خمینی صاحب کو جو سمجھا گیا ہے وہ غلط ہے وہ کیا ہیں اس کا تفصیلی جائزہ تو آپ کو ہمارے اس مقالہ کے مطالعہ کے بعد مل سکے گا۔ یہاں مختصر جواب یہ ہے کہ

جناب امام خمینی صاحب اس مخصوص عقیدے ونظریہ کے حامل ہیں جس کے ماننے والے دنیا میں بہت کم لوگ ہیں اور اس اعتبار سے وہ ایسی قلیل اقلیت کے سربراہ ہیں جو قرآن وسنت، اجماع صحابہ اور جمہور علماء اسلام کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں کہ امام مہدی پیدا ہو کر غائب ہو گئے وہ قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گے اور سب سے پہلے سنیوں اور ان کے علماء کو قتل کریں گے۔ ان کو اور ان سے پہلے گیارہ اماموں کو ماننے والے فقہا، مجتہدین ہی امت کے امیر ہونے کا حق رکھتے ہیں اور پوری امت پر ان کی اطاعت رسول کی اطاعت کی طرح واجب ہے نیز ائمہ ایسے معصوم، غلطی ولغزش سے پاک صاف ہوتے

ہیں کہ ان کا مرتبہ رسولوں اور نبیوں سے بھی اعلیٰ ہے امام خمینی صاحب کے
عقیدے کے مطابق حضور علیہ السلام کے بعد خلافت و امامت کا حق صرف حضرت
علی رضی اللہ عنہ کو حاصل تھا کیونکہ خود نبی کریم علیہ السلام نے اس منصب کے
لئے ان کی نامزدگی کا اعلان کر دیا تھا لیکن چونکہ حضرت علی، حضور علیہ السلام کے
فوراً بعد خلیفہ نہ بن سکے لہذا حضرت ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم جو چوبیس
سال تک یکے بعد دیگرے منصب خلافت پر قابض رہے وہ اور ان کی حمایت
کرنے والے تمام صحابہ (معاذ اللہ) مرتد ہو گئے اور موجودہ قرآن چونکہ حضرت
ابوبکر و عثمان کا جمع کردہ ہے لہذا یہ بھی قابل اعتبار نہ رہا یہ کلام الٰہی نہیں اس
میں ایک تہائی سے زیادہ آیات خارج کر دی گئی ہیں یا بدل دی گئیں۔ امام خمینی
صاحب کے نزدیک کتمان و تقیہ دین کا حصہ ہے۔ "لا دین لمن لا تقیۃ لہ"
ان کا ایمان ہے متعہ ان کے نزدیک رفع درجات کا ذریعہ اور افضل ترین
عبادت ہے کم از کم زندگی میں چار مرتبہ یہ کام ضرور کرنا چاہیئے کہ اس تعداد کو
پورا کر لینے والے کا مرتبہ رسول کے برابر ہو جاتا ہے"

ان تمام عقائد کی تفصیلات آپ مقالہ میں ملاحظہ فرمائیں گے اور پھر سمجھ جائیں گے
کہ خمینی صاحب اور ان کی تحریک سے ہمیں کیا اختلاف ہے خدا گواہ ہے کہ نہ تو خمینی صاحب
سے ہماری کوئی ذاتی رنجش ہے نہ ہی ہم ان کے اقتدار میں حصہ دار بننا چاہتے ہیں بلکہ بات صرف
مذہب اور عقائد کے تحفظ کی ہے اگر یہ ہماری ذمہ داری نہ ہوتی تو ہم اس عنوان پر ہرگز قلم
نہ اٹھاتے یہ ہمارا دل جانتا ہے کہ کس قدر جبر و اکراہ کے ساتھ ہم نے ان ایمان کش عقائد کو
نقل کیا ہے کئی جگہ ہمارا قلم کانپا، صبر و تحمل کے امتحان سے بھی گزرنا پڑا ہم ہرگز یہ اذیت و تکلیف
برداشت نہ کرتے اگر دین کے لئے مخدوش صورتحال کا خطرہ نہ ہوتا خدا کا شکر ہے کہ ہم نے ہمت
نہ ہاری اور مقالہ کو مکمل کر لیا ہمیں امید ہے کہ ہمارے قارئین بھی اسی صبر و تحمل کے ساتھ مطالعہ

Marfat.com

کی زحمت گوارا کریں گے خدارا مقالہ کو پورا پڑھے بغیر نہ چھوڑیئے اور جب مطالعہ مکمل ہو جائے تو داد دیجیئے ہماری ہمت کی، اور اصلاح کیجیئے ہمارے ان ہم عقیدہ دوستوں کی جن کی جیبوں میں خمینی صاحب کے فوٹو رکھے ہوئے ہیں اور ان کی زبانیں موصوف کے ترانے گا رہی ہیں پوچھیئے ان سے

کیا، حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اور تمام صحابہ کو ظالم و جابر۔ فاسق و فاجر اور مرتد کہنے والا شخص قائد اسلام ہو سکتا ہے؟

کیا: قرآن کریم میں تحریف و تبدیلی کا یقین کرنے والے شخص سے اسلامی نظام کے نفاذ کی توقع کی جا سکتی ہے؟

کیا: کتمان و تقیہ (فریب و جھوٹ) جزو ایمان جاننے والے کو امت مسلمہ کا سربراہ تسلیم کیا جا سکتا ہے؟

کیا: متعہ کو رفع درجات کا ذریعہ اور اہم عبادت یقین کرنے والے کو امیر المؤمنین مانا جا سکتا ہے؟

کیا: آپ ائمہ کو انبیاء اور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل و اعلیٰ ماننے کے لئے تیار ہیں؟

کیا: آپ تسلیم کریں گے کہ امام غائب امام مہدی ظاہر ہونے کے بعد حضرت ابوبکر و عمر کے جسموں کو ان قبروں سے نکال کر ان کی توہین کریں گے اور سب سے پہلے سنیوں اور ان کے علماء کو قتل کریں گے؟

جس شخص کے دل میں ذرا بھی ایمان ہے وہ یہ سب لغویات سن کر چیخ اٹھے گا اور ایران کے چمکتے سکوں کو لات مار کر خمینی صاحب اور ان کی تحریک سے بیزاری کا ضرور اعلان کرے گا کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے ہم مسلک بھائی سنیوں کا کردار چاہے کچھ ہو لیکن ان کے دلوں میں مذہب اور عقائد کی محبت بھری ہوئی ہے۔ یہ صرف کم علمی اور ناواقفی ہے جس نے

Marfat.com

انہیں اس فتنہ میں مبتلا کر رکھا ہے۔ پس ہم امید کرتے ہیں کہ یہ مقالہ امت مسلمہ کو اس فتنہ سے بچانے کا ذریعہ بنے گا اور اسی مقصد سے ہم نے یہ اذیتناک باتیں آپ تک پہونچانے کی کوشش کی ہے اللہ قبول کرے۔

ہم مقالے کے آغاز سے پہلے یہ وضاحت بھی کر دینا چاہتے ہیں کہ اس مقالے سے ہمارا مقصد شیعہ سنی اختلاف کو ہوا دینا ہرگز نہیں بلکہ صرف ہم نے یہ تحریر اپنے عوام اہلسنت کے لئے قلمبند کی ہے تاکہ ان کو غلط پروپیگنڈے اور اس وجہ سے پیدا ہونے والے باہمی انتشار وافتراق سے محفوظ رکھ سکیں ہم کسی کے معاملات میں نہ مداخلت پسند کرتے ہیں اور نہ ہی کسی کے عقائد پر تنقید ہمارا وطیرہ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے خمینی صاحب کے عقائد کو جوں کا توں ان کی اور ان کے اکابر کی کتابوں سے نقل کر دیا ہے اور جہاں ہمارے قلم نے رد و تنقید کرنا چاہی ہم نے اس کو روکا۔ آپ دوران مطالعہ محسوس کریں گے ہم نے کس قدر صبر و تحمل کے ساتھ اس کا خیال رکھا ہے پس ہم نے صرف اپنے گھر اپنی دولت کی حفاظت کی ہے ایمان پر ڈاکہ زنی کی کوشش کو ناکام بنایا ہے جس کا ہمیں اخلاقاً، شرعاً پورا پورا حق ہے اور ایسی ذمہ داری ہے کہ اگر ہم اس سے غافل رہتے تو خدا کے یہاں کیا جواب دیتے تاہم ہم شیعہ حضرات سے معذرت خواہ ہیں اگر انہیں یہ بھی گوارا نہ ہو کہ ہم اپنوں پر حقیقت حال واضح کریں ان کی رہنمائی کریں نیز ہم معافی کے خواستگار ہیں اگر ہمارے کسی جملے سے ان کی دل آزاری ہوئی ہو۔ ان گزارشات کے بعد مقالہ پیش نظر ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

اور جو فیصلہ نہ کریں اس کے مطابق جو اللہ نے اتارا، تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

(المائدہ۔ ۴۷)

Marfat.com

"مقالہ ایک نظر میں"

اس مقالہ میں ہم جو کچھ لکھنا چاہتے ہیں اس کا خلاصہ پیش کئے دیتے ہیں تاکہ تفصیلات میں جانے سے پہلے پورے مضمون کا مفہوم ذہن نشین کر لینا ہمارے قارئین کے لئے آسان ہو سکے

امام خمینی

ہمارے خیال میں امام خمینی ایک مخصوص فرقہ شیعہ اثنا عشری کے پیشوا ہیں۔ مجتہد اور فقیہہ ہیں اس اعتبار سے ہم ان کا احترام کرتے ہیں ان کے عقائد و نظریات بالکل وہی ہیں جو انکے اکابر کے ہیں جو شیعوں کی تمام کتابوں میں مذکور ہیں۔ خود خمینی صاحب نے جو کتابیں لکھیں ان سے بھی انہی عقائد کی تائید ہوتی ہے ایران میں وہ جس انقلاب کے بانی و محرک ہیں وہ نام نہاد اسلامی انقلاب ہے جس کے ذریعہ قرآن و سنت کے احکام کا نفاذ تو ناممکن ہے ہاں شیعیت کا پروان چڑھنا یقینی ہے خمینی صاحب اس انقلاب کو دنیا کے سامنے اسلامی انقلاب کی حیثیت سے پیش کر کے مسلک حق اہلسنت و جماعت کو شدید نقصان پہونچانے کی سازش میں مصروف ہیں پس ہمارے لئے اس تحریک کی مخالفت اور اس کا انسداد ایک مذہبی فریضہ ہے مقالہ پڑھنے کے بعد آپ ہماری تائید کریں گے اور ہماری طرح خمینی تحریک سے لاتعلق ہو جائیں گے۔

غیبت

عقیدۂ غیبت شیعہ حضرات کے عقائد کی بنیاد ہے کہ یہ حضرات غیبتِ صغریٰ اور غیبت کبریٰ پر یقین رکھتے ہیں۔ اور امام غائب کی آمد کے منتظر ہیں خمینی صاحب اور تمام شیعہ مجتہدین و فقہاء خود کو امام غائب ہی کا نائب، قائمقام جانتے ہوئے اس منصب کا حقدار

Marfat.com

تصور کرتے ہیں کہ دنیا بھر کے مسلمان انہی کی اطاعت وفرمانبرداری کریں اور جو کچھ ان کی زبان یا نوک قلم پر آئے اسی کو خدا کا حکم سمجھا جائے۔

موجودہ قرآن کریم ناقابل اعتبار محرّف ہے امام غائب دنیا میں ظاہر ہونے کے بعد وہ اصل قرآن پیش کریں گے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمع کیا تھا اور حضرت ابوبکر وعثمان نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور اپنا مرتبہ قرآن امت کے سامنے پیش کر دیا حضرت علی کا جمع کردہ قرآن ان کے گیارہ اماموں کے پاس رہا پھر وہ بھی غائب ہو گیا۔ بارھویں امام غائب اس کو لیکر ظاہر ہوں گے۔

نیز مفروضہ امام غائب مدینہ پہونچ کر حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو ان کو قبروں سے نکال کر ان کی توہین کریں گے ان سے حضرت فاطمہ کی حق تلفی، حضرت علی کی امامت غصب کرنے وغیرہ کا انتقام لیں گے اور ان سے عقیدت ومحبت رکھنے والے عوام اہلسنت اور ان کے علماء کو قتل کریں گے حتیٰ کہ دنیا سنیوں سے پاک ہو جائے گی۔ اور جب تک یہ کام نہیں ہو جاتا قیامت قائم نہیں ہو سکتی گویا امام غائب ہی قیامت اپنے ساتھ لیکر آئیں گے۔ اللہ محفوظ رکھے اس فتنہ سے۔

امامت

مرتبۂ امامت شیعہ حضرات کے نزدیک نبوت ورسالت سے کم نہیں آئمہ کی تعداد مقررہ بارہ ہے گیارہ گزر چکے ہیں ایک غائب ہو گئے جن کے ظہور کا انتظار ہے اور انتظار رہے گا آئمہ کی حکومت تکوینی ہوتی ہے کہ کائنات کا ذرہ، ذرہ ان کی اطاعت پر مجبور ہے ان کو ایسا مقام محمود اور مرتبۂ عالی حاصل ہے کہ جو کسی مقرب فرشتے اور رسول تک کو نصیب نہ ہوا ان پر خدا کے خاص احکام نازل ہوتے ہیں جن کے مطابق وہ قوم کی رہبری کرتے ہیں۔ آئمہ کا تذکرہ آسمانی کتب میں کیا گیا ہے ائمہ کی پیدائش عام انسانوں سے مختلف ہوتی ہے۔

Marfat.com

کہ ان کا حمل ماں کے پیٹ کی بجائے پہلو میں ہوتا ہے وہ ماں کی ران سے باہر آتے ہیں۔ ائمہ کرام معصوم ہوتے ہیں ہر قسم کی لغزش بھول اور غلطی سے پاک ہوتے ہیں یہ دنیا و آخرت کے مالک ہوتے ہیں جس کو جو چاہیں عطا کر دیں ارکان اسلام میں پانچواں رکن امامت ہے۔ جو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سے افضل ہے غرضیکہ جملہ عبادات و عقائد میں اہم ترین عقیدہ امامت کا ہے اور ائمہ ہی کی اطاعت ان کا احترام ذریعہ نجات ہے کوئی عبادت امامت پر یقین کئے بغیر مقبول نہیں ہوتی۔ تفصیل آگے آتی ہے۔

خلافت

حضور علیہ السلام کے بعد آپ کے خلیفہ مسلمانوں کے امیر صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے اور اس عقیدے کے ثبوت کے لئے وہ حضرت ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو خود غرض، جاہ طلب، منافق، مرتد اور کافر تک ثابت کرتے ہیں۔ انہیں یہ بھی ثابت کرنا پڑا کہ حضور علیہ السلام نے خود حضرت علی کو اپنے خلیفہ کی حیثیت سے نامزد کر دیا تھا۔ اور اس کا اعلان بھی کر دیا تھا لیکن تمام صحابہ نے ان کے خلاف سازش کی اور ان کا حق خلافت چوبیس برس تک دبائے رکھا شیعہ حضرات کے نزدیک (العیاذ باللہ) تمام صحابہ حضور علیہ السلام کے بعد مرتد ہو گئے تھے سوائے چار صحابہ کے جنہوں نے حضرت علی کی خلافت و امامت کی تائید و حمایت کی۔ حضرت ابوبکر و عمر نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حق غصب کیا ان کو مارا پیٹا حتیٰ کہ ان کا حمل گر گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت کا ذکر قرآن کریم میں موجود تھا لیکن خلفائے ثلثہ نے ان قرآنی آیات میں یا تو تبدیلی کر دی اور ان کو موجودہ قرآن سے خارج کر دیا اور اس سازش میں تمام صحابہ کرام شریک رہے حضرت ابوبکر کا تو یہ لوگ نام تک لینا گوارا نہیں کرتے جہاں مجبوراً وہ بھی کسی برائی کے موقع پر ان کا ذکر کرنا پڑتا ہے تو فلاں کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور تینوں خلفاء کا ذکر کرنا ہوتا ہے تو وہ تین مرتبہ فلاں، فلاں، فلاں لکھ دیتے، یا بول دیتے

Marfat.com

ہیں جناب خمینی صاحب نے "اسلامی حکومت" کے عنوان پر پوری کتاب لکھ ڈالی۔ لیکن کیا مجال جو کہیں خلفاء ثلثہ کا ذکر آیا ہو یا ان حضرات کے چوبیس سالہ دور کی کوئی بات نوک قلم پر آئی ہو کیونکہ موصوف کے نزدیک تو اسلامی تاریخ کا یہ سنہری دور بالکل تاریکی افراتفری اور ضلالت و گمراہی کا دور تھا (معاذ اللہ) غرضیکہ صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بلافصل خلافت کو ثابت کرنے کے لیے اسلام کی پوری عمارت کو ڈھانے کی اپنی جیسی پوری کوشش کر ڈالی۔ آپ مقالہ میں تفصیلات کا مطالعہ کریں گے تو یقیناً کانپ اٹھیں گے۔

تحریف قرآن

بلاشبہ اسلام اور اسلامی نظام کا اولین اور اہم ترین سرچشمہ قرآن کریم ہے لیکن امام خمینی صاحب کے نزدیک وہ بھی قابل اعتبار نہیں کیونکہ جب اس کے جمع کرنے والے حضرت ابوبکر و عثمان رضی اللہ عنہما ہی اسلام پر قائم نہ رہے تو وہ اپنی اصل حالت پر کیسے رہ سکتا ہے یہ عقیدہ بھی درحقیقت شیعہ حضرات کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بلافصل خلافت ثابت کرنے ہی کے لئے گھڑنا پڑا ان حضرات کے نزدیک ایک تہائی سے زیادہ قرآن، موجودہ قرآن سے قصداً نکال دیا گیا اور اس ساقط شدہ حصہ میں اکثر آیات وہی تھیں جن میں حضرت علی کی خلافت یا افضلیت کا ذکر تھا یا ان میں ائمہ کی اطاعت کا حکم دیا گیا تھا غرضیکہ وہ قرآن جس کو ہم اپنی قبروں میں نور کا ذریعہ اور قیامت میں اپنا گواہ بنانے کے لئے تلاوت کرتے ہیں نماز میں اس کو پڑھتے ہیں اصل کلام الٰہی ہے ہی نہیں نیز اس کے متعلق خدا کا اعلان۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون "بیشک ہم نے ہی قرآن نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرتے ہیں، باطل ہو گیا (العیاذ باللہ) اصل کلام الٰہی وہی ہے جو غائب ہو گیا اور امام غائب اس کو اپنے ہمراہ لے کر ظاہر ہوں گے۔

Marfat.com

کتمان اور تقیہ

حق کو چھپانا، حقیقت کے خلاف اظہار کرنا کتمان و تقیہ ہے جو فرقۂ خمینیہ کے نزدیک جزو ایمان ہے۔ تقوی و پرہیزگاری اور ذریعۂ نجات و رفع درجات ہے اس کے لئے کسی خاص موقع یا مجبوری کی ضرورت نہیں بلکہ تقیہ نہ کرنے والا بے دین ہے ایسا گناہ گار ہے جیسا نماز نہ پڑھنے والا ائمہ نے بھی تقیہ کیا حضرت علی نے بھی کیا دراصل یہ عقیدہ گھڑا ہی اس لئے گیا ہے کہ چوبیس سال تک خلفاء ثلثہ کے دور میں حضرت علی کی خاموشی کا جواز بنایا جا سکے یعنی اس طویل عرصہ حضرت علی اپنے حق خلافت غصب ہونے پر اس لئے خاموش رہے کہ وہ کتمان و تقیہ پر عمل کر کے ثواب پا رہے تھے حالانکہ از روئے شرع اور عقل وہ اپنی حق تلفی اسلام کی بربادی قرآن کی تحریف پر کبھی خاموش نہ ہو سکتے تھے جیسا کہ وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے پر خاموش نہ ہوئے اور اسی لئے آپ نے اپنی شجاعانہ شان کے مطابق خود یہ بیان کر دیا کہ اگر حضور علیہ السلام نے مجھے بحیثیت خلیفہ نامزد کیا ہوتا تو میرا حق مارنے کی جرأت کسی کو نہ ہوتی بہرحال جن کے نزدیک یہ عمل عبادت ہے وہ کرتے ہیں خمینی صاحب نے بھی اس پر عمل کرتے ہوئے نام نہاد اسلامی انقلاب کا ڈھونگ رچایا ہوا ہے ہم تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرح برہنہ تلوار کے سامنے بھی، اعلان حق کو عبادت جانتے ہیں ہمارے یہاں کتمان حق اور خلاف حق بات کہنا باعث لعنت ہے جو کرتا ہے وہ کیا کرے خدا کا شکر ہے کہ ہم اس سے بچتے ہیں اور خدا بچائے ہی رکھے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین " ہمارا ایمان ہے۔

متعہ

کسی بیوہ، مطلقہ یا کنواری لڑکی سے کچھ پیسے دیکر اپنی خواہش نفس پوری کر لینا خمینی صاحب کی شریعت میں جائز ہے صرف جائز ہی نہیں بلکہ بہت بڑی عظمت اور عبادت ہے اس کے

Marfat.com

بیحد فضائل بیان کئے گئے ہیں منجملہ ان کے ایک فضلیت یہ بھی ہے کہ جس نے کسی مسلمان عورت سے متعہ کیا گویا اس نے ستر مرتبہ خانہ کعبہ کی زیارت کی متعہ کرنے والے کا مرتبہ بہت بلند ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ بغیر حساب جنّت میں داخل ہوگا متعہ کرنے والے مرد و عورت جب بعد فراغت غسل کرتے ہیں تو ان کے جسم سے ٹپکنے والے پانی کے قطروں سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے۔

متعہ کے لئے نکاح وغیرہ کی ضرورت نہیں، نہ ہی اس کا اظہار اور اعلان ضروری ہے یعنی زنا کی طرح چھپ کر کیا جا سکتا ہے بس چلتی پھرتی کوئی بھی عورت دیکھی اس کو اشارہ کیا اگر وہ راضی ہوگئی چند پیسے دیئے اور اپنے نفس کی آگ بجھالی، بڑا ہی ثواب کا کام کیا اگر چار مرتبہ ایسا ہی کر لیا تو رسول کے برابر مرتبہ ہوگیا استغفراللہ۔

قارئینِ محترم

یہ تھا پورے مقالہ کا خلاصہ، جو آپ کی خدمت میں پیش کر دیا اب آپ تفصیل اور غور سے مقالہ کا مطالعہ فرمایئے اور خود فیصلہ کیجئے کہ جناب امام خمینی صاحب جس انقلاب کا ڈھول پیٹ رہے ہیں کیا وہ "اسلامی انقلاب" ہو سکتا ہے اور کیا ان سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ ایران میں اللہ اور اس کے رسول کا قانون نافذ کریں گے جب وہ نہ تو موجودہ قرآن کو تسلیم کرتے ہیں نہ قرآن و سنت کے مطابق اسلامی حکومت کا ڈھانچہ پیش کرنے والے خلفاء کو ماننے کے لئے تیار ہیں نہ ہی اجماع صحابہ پر یقین رکھتے ہیں تو پھر کونسا اسلام ہے جس کو وہ نافذ کریں گے اور جس کے لئے انہوں نے اسلامی انقلاب کا شور مچا رکھا ہے، مت بھولیئے۔

"حضرت امام خمینی صاحب بہت عظیم عبادت، کتمان و تقیہ ادا فرما رہے ہیں جو ان کو زیب بھی دیتا ہے۔ اب آپ مقالہ پر توجہ فرمایئے اور غلط فہمیاں دور کر لیجئے۔

اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (پ ۱۳، رعد ۱۹)

نصیحت صرف وہی قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔

Marfat.com

"عقیدۂ غیبت"

فرقۂ اثناء عشری کے تمام عقائد کی بنیاد یہی مسئلہ ہے ان حضرات کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم علیہ السلام کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ امام ہیں ان کے بعد حضرت حسن، حسین اور یکے بعد دیگرے انہی کی اولاد سے امام ہوتے رہے گیارہویں امام حضرت حسن عسکری تھے، ۲۶۰ھ میں ان کا انتقال ہوا، ۲۵۶ھ میں حسن عسکری کے یہاں ایک بیٹا پیدا ہوا تھا جس کو ان کے بعد بارہواں امام ہونا تھا لیکن وہ بچپن ہی میں معجزانہ طور پر غائب ہو گئے لہٰذا ان کو امام غائب یا امام منتظر کہا جاتا ہے جو عقیدۂ شیعہ کے مطابق قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گے علامہ باقر مجلسی لکھتے ہیں۔

دقتیکہ قائم علیہ السلام ظاہر می شود پیش از کفار، ابتداء بہ سنیاں خواہد کرد، باعلماء ایشان، وایشاں را خواہد کشت۔	جس وقت امام قائم (امام غائب) ظاہر ہوں گے تو وہ کافروں سے پہلے سنیوں اور ان کے عالموں سے اپنا کام شروع کریں گے اور ان سب کو قتل کر ڈالیں گے۔ (حق الیقین ۱۳۹)

اس موقع پر ایک وضاحت ضروری ہے وہ یہ کہ امام خمینی صاحب نے علامہ باقر مجلسی کی حق الیقین اور دیگر کتابوں کا تذکرہ اپنی تصنیف کشف الاسرار میں کیا ہے اور ان کی بہت تعریف فرمائی ہے اور ان کے مطالعہ کا مشورہ دیا ہے۔ یعنی امام باقر مجلسی خمینی صاحب کے بزرگوں میں سے ہیں خمینی اور ان کے عقائد سو فیصد ایک ہیں دونوں میں کوئی فرق نہیں اس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

(کشف الاسرار صـ ۱۲۱)

جب امام غائب کے کام کی ابتداء سنیوں اور ان کے علماء کے قتل عام سے ہوگی تو خمینی صاحب سنیوں کی سرپرستی کس طرح فرمائیں گے غور فرمایئے جبکہ یہ یقینی بات ہے کہ خمینی صاحب اپنے اکابر اور امام غائب کے خلاف ہرگز کوئی عمل نہیں کر سکتے کیونکہ جملہ بارہ ائمہ کی اطاعت د

Marfat.com

فرمانبرداری ان کے عقائد کے مطابق فرض ہے جیسا کہ آپ آگے ملاحظ فرمائیں گے کیا آپ توقع کرسکتے ہیں کہ خمینی صاحب فرض ترک کریں گے۔

غرضیکہ ایک امام غائب ہیں گمشدہ ہیں جن کا انتظار خمینی صاحب اور تمام شیعہ حضرات کو ہے ان غائب امام سے امام حسن عسکری کے بعد کچھ مدت تک غائبانہ طور پر باکمال، باعمل نیک فقہا شیعہ کا رابطہ رہا اس مدت کو "غیبت صغریٰ" کہا جاتا ہے اسی دور میں ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی نے اپنی مشہور کتاب "الجامع الکافی" مرتب کی۔ ایک سفیر کے ذریعہ امام کی خدمت میں توثیق و تائید کے لئے پیش کی جس کو انہوں نے ملاحظہ فرمانے کے بعد فرمایا "ھٰذا کافٍ لشیعتنا" (یہ ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے) شیعہ حضرات کے نزدیک چونکہ یہ کتاب امام غائب کی مصدقہ ہے۔ لہٰذا ہماری اصح الکتب صحیح بخاری سے زیادہ قابل اعتماد ہے اور فرقہ شیعہ کے مذہب و عقائد کا صحیح ترین خزانہ یہی ہے کہ یہ حضرات موجودہ قرآن کریم کے اصل کلام الٰہی ہونے پر توثیق نہیں کرتے لیکن جامع کافی میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

کچھ مدت بعد امام غائب سے رابطہ ختم ہوگیا شاید اس لئے کہ پھر شیعہ حضرات اتنے باکمال اور باعمل نہ رہے کہ امام مقدس کے دربار میں حاضری جاری رہتی، اسی دور کو "غیبت کبریٰ" کہا جاتا ہے اور یہ امام غائب کے ظہور تک جاری رہے گا۔ اس دور میں شیعہ فقہاء و مجتہدین خود کو اپنے ائمہ کا نائب اور قائم مقام سمجھتے ہیں، جیسا کہ حضرت خمینی صاحب فرماتے ہیں۔

انّ الفقہاء ھم اوصیاء الرسول من بعد الائمۃ وفی حال غیابھم وقد کلّفوا بالقیام بجمیع ما کلف الائمۃ بالقیام بہ (الحکومۃ الاسلامیہ ص۷۵)	بیشک فقہا (مجتہدین) ائمہ کے بعد اور ان کی غیبت کے زمانہ میں رسول کے وصی ہیں اور وہ ان سب امور و معاملات کی انجام دہی کے مکلف ہیں جن کی انجام دہی کے مکلف ائمہ تھے۔

Marfat.com

گویا گیارہویں امام حسن عسکری کی وفات کے بعد سے آج تک اور امام غائب کے ظہور تک شیعہ مجتہدین کو یہ منصب حاصل ہے کہ وہ حکومت و امامت کریں اور قوم ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرے پس اسی فکر کی بنا پر خمینی صاحب نے حصول اقتدار کی کوشش کی حالات نے ان کا ساتھ دیا اور حاکم بن گئے۔ اب وہ چاہتے ہیں کہ دنیا بھر کے مسلمان ان کے سامنے سر تسلیم خم کریں اسی لئے فرماتے ہیں۔

واذا نهض بامر تشكيل الحكومة، فقيه عالم عادل، فانه يلي من امور المجتمع ما كان يليه النبي منهم، وجب على الناس ان يسمعوا له ويطيعوا ويملك هذا الحاكم من امر الادارة والرعاية والسياسة للناس ما كان يملكه الرسول وامير المؤمنين

(الحكومة الاسلامية ص ۴۹)

اور جب کوئی فقیہہ (مجتہد) جو عالم عادل ہو۔ حکومت کی تشکیل کے لئے کھڑا ہو، تو اس کو قومی معاملات میں وہ تمام اختیارات ہوں گے جو نبی کو حاصل تھے اور سب لوگوں پر اس کی اطاعت واجب ہوگی اور یہ فقیہہ حکومتی نظام اور عوام کے سیاسی وسماجی، معاملات کا اسی طرح مالک ومختار ہوگا جس طرح نبی اور امیر المؤمنین مالک ومختار تھے۔

یہی نظریہ ہے جس کا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ اب امام خمینی نے کرسیٔ اقتدار حاصل کرلی ہے لہٰذا نبی کا کلمہ پڑھنے والوں کو ان کی اطاعت و فرمانبرداری اسی طرح کرنا چاہیئے جس طرح خدا نے نبی کی اطاعت کا حکم دیا ہے بہرحال خمینی صاحب اپنے ائمہ سابقین یا امام منتظر کے نائب و قائمقام ہو گئے لیکن وہ کتنا ہی پروپیگنڈہ کریں اور کتنی ہی کوشش کریں کہ پوری امت متفق طور پر ان کو اپنا امام تسلیم کرے یہ ممکن نہیں وہی فرقہ ان کو امام تسلیم کر سکتا ہے جو ان کے ائمہ سابقین یا امام غائب کو تسلیم کرتا ہے۔ ہمارا جناب خمینی صاحب سے کیا رشتہ ہو سکتا

Marfat.com

ہے ہم توان پر قلم بھی نہ اٹھاتے لیکن اپنی قوم کی کم علمی سے لاچار ہیں کہ اس عنوان پر ہمیں اپنا قیمتی وقت صرف کرنا پڑا تاکہ ان کی غلط فہمی دور ہو سکے اور گمراہی سے محفوظ رہیں۔

بہرحال مسئلہ غیبت کا ذکر ہو رہا ہے اور آپ امام غائب غیبت صغریٰ، غیبت کبریٰ سے متعلق ضروری معلومات حاصل کر چکے تو اسی کے ذیل میں اگر یہ تذکرہ بھی ہو جائے کہ امام غائب بعد ظہور کیا کارنامہ انجام دیں گے تو بیجا نہ ہو گا لیکن یہ نہ بھولئے کہ راقم الحروف جو کچھ لکھ رہا ہے وہ متعلقہ فرقہ کی کتب سے نقل کر رہا ہے بات حق و صداقت کی نہیں ہو رہی۔ لکھنے کا مقصد صرف بے خبر حضرات کو ہوش میں لانا ہے۔

بعد ظہور

امام غائب یا امام منتظر کا ایک کارنامہ تو ابھی آپ "حق الیقین" کے حوالے سے اوپر پڑھ چکے ہیں کہ "وہ کافروں سے پہلے سنیوں اور ان کے عالموں کو قتل کریں گے" اب دوسرا کارنامہ بھی ملاحظہ کیجیے جس کو لکھتے ہوئے قلم کانپ رہا ہے لیکن میرا خدا جانتا ہے کہ میں صرف اس لئے نقل کرنے کی بجتر ہمت کر رہا ہوں کہ اپنے سنی بھائیوں کو گمراہی سے بچا سکوں۔ (اے اللہ اگر مجھ سے غلطی ہوئی ہے تو، تو غفور رحیم ہے مجھے معاف کر دے)۔

بہرحال جگر تھام کر پڑھیئے علامہ باقر مجلسی حق الیقین میں لکھتے ہیں کہ امام باقر نے بیان کیا۔

چوں قائم ما ظاہر شود، عائشہ را زندہ کند تا برا و حد بزند، انتقام فاطمہ از او بکشد۔ (حق الیقین ص ۱۳۹)	جب ہمارے امام غائب ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہ کو زندہ کر کے سزا دیں گے، اور فاطمہ کا انتقام لیں گے (العیاذ باللہ)

امام غائب کا یہ عمل نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب ترین زوجہ مکرمہ مسلمانوں

Marfat.com

کی ماں عظیم محدثہ و مجتہدہ کے ساتھ ہوگا جن کے ذریعہ دین کا ایک بڑا حصہ ہم تک پہونچا اور جن کی پاکیزگی پر قرآن نے گواہی دی۔

حق الیقین ص۱۴۵ دربیان رجعت یہاں امام جعفر صادق کی زبان سے امام غائب کے ظہور، اور انکے کارناموں کا بہت تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے جس میں من وعن نقل کرنا تو میرے بس کی بات نہیں۔ پڑھتے ہوئے بھی دل کانپتا ہے تاہم حصول مقصد کے لئے اشارۃً چند باتیں پیش کئے دیتا ہوں الفاظ میرے ہیں جو بہت محتاط ہیں۔

امام غائب مدینہ حاضر ہوکر سرکار کے روضہ انور کے قریب کھڑے ہوں گے اور حاضرین سے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے مزارات اور ان کے حالات کے متعلق معلومات کریں گے۔ اور پھر تین دن بعد قبروں کو کھدواکر دونوں کے مقدس جسموں کو نکالنے کا حکم دیں گے۔ یہ جسم تازہ ہوں گے۔ صوف کا کفن وہی ہوگا۔ جس میں دفن کئے گئے تھے امام غائب کے حکم سے کفن اتروا کر لاشوں کو برہنہ کرایا جائیگا اور ایک سوکھے درخت پر لٹکا دیا جائے گا۔ وہ درخت ان کی برکت سے سرسبز و شاداب ہوکر ان پر سایہ کرے گا یہ خبر پورے مدینہ شہر میں پھیل جائے گی۔ لوگ جمع ہوجائیں گے امام کے حکم سے ایک کالی آندھی آئے گی جس سے ابوبکر و عمر کی عظمت کرنے والے (سنی) تباہ ہوجائیں گے ان دونوں حضرات کو زندہ کرکے سخت ترین سزائیں دی جائیں گی پھر امام کے حکم سے ایک آگ آئے گی جو درخت اور ان حضرات کو جلا کر خاک کردے گی۔ امام ہوا کو حکم دیں گے جو اس راکھ کو تمام دریاؤں پر چھڑک دے گی۔ (العیاذ باللہ)

(لعنۃ اللہ علی الکاذبین)

میرے دوستو یہ تو میں نے بڑی ہمت کرکے بہت ہی اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔ حق الیقین کی پوری عبارت پڑھتے ہوئے روح کانپتی ہے بہرحال یہ عقیدہ صرف علامہ باقر

Marfat.com

مجلسی کا نہیں بلکہ آج تک بشمول خمینی صاحب تمام شیعہ مجتہدین کا یہی عقیدہ ہے۔ یہ نہیں معلوم کہ عام شیعہ بھی یہ غلیظ باتیں جانتے ہیں یا نہیں۔

پس اس عنوان کے ذیل میں آپ نے "غیبت صغریٰ، غیبت کبریٰ" امام غائب اور ظاہر ہونے کے بعد امام غائب کا اہم کارنامہ، ان عقائد کا مختصر مطالعہ کر لیا۔ اب دوسرا عنوان ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

عقیدۂ امامت

اب ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ حضرات شیعہ اثنا عشری کے عقیدہ کے مطابق امامت کیا ہے اور ائمہ کا مرتبہ و مقام کیا ہے تو اس سلسلے میں پہلے امام خمینی صاحب کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

فان للامام مقاماً محموداً و درجة سامية وخلافة تكوينية تخضع لولايتها جميع ذرات الكون (الحكومة الاسلاميه ص ۵۲)

امام کو مقام محمود بلند درجہ اور ایسی تکوینی حکومت حاصل ہوتی ہے کہ کائنات کا ذرہ، ذرہ اس کا مطیع ہوتا ہے۔

قرآن کریم۔ احادیث اور اجماع امت سے یہ بات ثابت ہے کہ مقام محمود نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم اور کائنات کے ذرہ، ذرہ پر حکومت صرف خدا وحدہ لاشریک کی ہے لیکن خمینی صاحب کا عقیدہ ہے کہ یہ منصب امام کو حاصل ہے ظاہر ہے جو امام وقت ہے اس کا بھی یہی منصب ہوگا یہی وجہ ہے کہ خمینی صاحب صرف حکومت ایران پر قناعت نہیں کر رہے بلکہ اپنے وسائل سے پوری دنیا پر مسلط ہونا چاہتے ہیں اور اس کو اپنا حق یقین کرتے ہیں لیکن باوجود زبردست کوشش کے وہ آج تک عراق ہی کو تابع نہ بنا سکے تو آگے کیا کریں گے اگر حالات پر غور کیا جائے تو وہ جس ملک کے حاکم ہیں وہاں کے بھی سو فیصد عوام ان کے تابع نہیں علاوہ ازیں ایک عجب بات یہ ہے کہ عقیدہ تو امام کو تکوینی حکومت حاصل ہونے کا ہے لیکن اگر گزشتہ گیارہ اماموں کی تاریخ پر غور کیا جائے تو حیرت ہوتی ہے کہ اس عقیدہ کے برخلاف حال یہ ہے کہ کسی امام کو حکومت کا موقع نہ مل سکا سوائے حضرت علی اور حضرت حسن کے لیکن ان کا اس عقیدہ سے قطعاً کوئی تعلق نہ تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو خود۔

عبداللہ ابن سبا کو آگ میں ڈلوا کر ختم کر دیا تھا۔ (رجال کشی ص۷ طبع بمبئی ۱۳۱۷ھ)

کیونکہ یہ شخص آپ کی تعریف میں علامہ باقر مجلسی وغیرہ کی طرح بہت مبالغہ اور غلو

Marfat.com

کرتا تھا اس کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ حضرت علی کائنات کے ذرہ، ذرہ پر حاکم ہیں یعنی العیاذ باللہ خدا ہیں۔

مرتبۂ امام کے متعلق امام خمینی صاحب فرماتے ہیں۔

وان من ضروریات مذهبنا ان لائمتنا مقاماً لا یبلغه ملک مقرب ولا نبی مرسل (الحکومۃ الاسلامیہ ص۵۲)	ہمارے مذہب اثنا عشری کے ضروری اور بنیادی عقائد میں سے یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے ائمہ کو وہ مقام و مرتبہ حاصل ہے جو کسی مقرب فرشتے اور نبی مرسل کو بھی نہ ملا۔

یعنی حضرت علی حسن وحسین اور دیگر ائمہ نبی کریم علیہ السلام سے بھی افضل ہیں اور خمینی صاحب نائب امام ہیں تو ان کا بھی مرتبہ بہت بلند ہوگا پھر فرماتے ہیں۔

وبموجب ما لدینا من الروایات والاحادیث، فان الرسول الاعظم والائمۃ کانوا قبل هذا العالم انواراً فجعلهم الله بعرشه محدقین وجعل لهم من المنزلۃ والزلفیٰ ما لا یعلم الا الله (الحکومۃ الاسلامیہ ص۵۲)	اور جو روایات واحادیث ہمارے سامنے ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اعظم اور آئمہ اس عالم کے وجود آنے سے پہلے نور تھے پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے عرش کے گرد جمع کر دیا اور ان کو وہ مرتبہ و مقام عطا فرمایا، جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

پھر ارشاد ہوتا ہے۔

لا نتصور فیهم السهو والغفلۃ	ائمہ سے ہم کسی غلطی یا غفلت کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

ایک اور ارشاد ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

ان تعالیم الائمة کتعالیم القرآن، لاتخص جیلا خاصا وانما هی تعالیم للجمیع فی کل عصر ومصر والیٰ یوم القیٰمة یجب تنفیذها واتباعها
(الحکومة الاسلامیه صہ ۱۱۳)

ہمارے ائمہ کی تعلیمات قرآن کی تعلیمات ہی کے مثل ہیں وہ کسی خاص طبقے اور خاص دور کے لئے مخصوص نہیں، وہ ہر زمانے اور ہر علاقے کے تمام انسانوں کے لئے ہیں تاقیامت ان کا نافذ کرنا اور ان کی اتباع و پیروی واجب ہے۔

مذکورہ عبارت غور طلب ہیں رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح آئمہ نور ہیں عالم ارواح ہیں ان کا مقام عرش کے نزدیک رہا ان کے حقیقی مقام کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا ان سے غلطی یا لغزش کا تصور بھی حرام ہے ان کی تعلیمات قرآن سے نہیں بلکہ قرآن جیسی ہیں قیامت تک آنے والے ہر طبقہ کے انسانوں کے لئے ہیں خاص طور پر یہ بات قابل غور ہے کہ تعلیمات ائمہ کو نافذ کرنا اور ان پر عمل کرنا تاقیامت واجب ہے غالباً اس واجب ہی کی ادائیگی کی ذمہ داری خمینی صاحب پوری کر رہے ہیں کہ آئمہ کی تعلیمات کو نافذ کرنے کے لئے انہوں نے اقتدار حاصل کیا اور اب پوری دنیا سے اس کو تسلیم کرا لینا چاہتے ہیں تاکہ ان کے ائمہ کی تعلیمات کو سب مانیں اور اس پر عمل کریں۔

ائمہ کے مرتبہ و مقام کی وضاحت کے لئے اب ہم دیگر شیعہ اکابر کے ارشادات نقل کرتے ہیں ملاحظہ ہوں۔

عن ابی حمزة قال قلت لابی عبداللّٰه، تبقی الارض بغیر امام، قال لو بقیت الارض بغیر امام لساخت
(اصول کافی صہ ۱۰۴)

ابوحمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر سے پوچھا کیا زمین بغیر امام کے قائم رہ سکتی ہے انہوں نے فرمایا۔ اگر زمین بغیر امام کے رہے تو دھنس جائیگی۔

Marfat.com

عن احدھما انہ قال لایکون العبد مؤمنا حتیٰ یعرف اللہ ورسولہ والائمۃ کلھم و امام زمانہ (اصول کافی ص۱۰۵)	امام باقر یا امام جعفر صادق سے روایت ہے کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول کی اور تمام ائمہ خاص کر اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل نہ کرے۔

دونوں عبارتوں کا مطلب واضح ہے کہ زمین کی بقا کے لئے امام کا ہونا لازمی ہے۔ لہذا خمینی صاحب امام بنے تاکہ ان کی فکر کے مطابق کہیں زمین دھنس نہ جائے اور قیامت نہ آجائے لیکن ان کے اپنے ملک میں آج تک قیامت بپا ہے۔ نیز مؤمن ہونے کے لئے ضروری ہے کہ خدا رسول اور ائمہ اور خاص طور پر امام وقت کی معرفت ہو گویا جو شخص موجودہ امام جناب خمینی صاحب کی معرفت حاصل کرے گا وہ مؤمن ہو سکتا ہے۔ پس مؤمن وہی ہیں جو خمینی صاحب کو مانتے ہیں ان کی معرفت رکھتے ہیں باقی پوری امت مسلمہ العیاذ باللہ غیر مؤمن قرار پاتی ہے۔

اصول کافی ہی میں امام جعفر سے روایت ہے۔

قال ولایتنا ولایۃ اللہ للتی لم یبعث نبی قط الا بھا (اصول کافی ص۲۷۶)	فرمایا کہ ہماری حکومت بعینہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ہے جو نبی بھی اللہ کی طرف سے آیا۔ وہ اس تبلیغ کا حکم لیکر آیا۔

گویا انبیاء سابقین علیہم السلام کے فرائض نبوت میں سے ایک امر یہ بھی رہا کہ ائمہ اثنا عشری بالخصوص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حاکمیت وولایت کی تبلیغ کریں ان کی آمد کا مژدہ سنائیں اور لوگوں کو حکم کریں کہ اگر تم کسی امام کا زمانہ پاؤ تو اس پر ایمان ضرور لانا ورنہ تم ہرگز مؤمن نہیں ہو سکتے ظاہر ہے کہ اس میں امام خمینی صاحب بھی شامل ہیں جو خود کو اس دور کا امام قرار دیتے ہیں۔ پس جو انہیں نہیں مانے گا ان پر ایمان نہ لائے گا۔ وہ مؤمن نہیں ہو سکتا۔

واضح رہے کہ یہ عبارتیں ہم خمینی صاحب اور ان کے فرقہ اثنا عشری کی اس کتاب سے

Marfat.com

نقل کر رہے ہیں جس کا مرتبہ ان حضرات کے نزدیک ایسا ہی ہے جیسا ہم اہلسنت وجماعت کے نزدیک "صحیح بخاری" کا بلکہ اس سے بھی زیادہ یعنی "اصول کافی" سے جس میں سولہ ہزار سے زیادہ روایتیں موجود ہیں جن میں پانچ فیصد احادیث ہیں بقیہ ان کے ائمہ معصومین کے اقوال وارشادات ہیں جن پر مذہب شیعہ کے مذہب کی بنیاد قائم ہے۔ تو مزید ملاحظہ ہو۔

عن ابی الحسن العطار، قال سمعت اباعبداللہ یقول اشرك بین الاوصیاء والرسل فی الطاعۃ	ابوالحسن عطار نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق سے سنا ہے۔ وہ فرمایا کرتے تھے۔ ائمہ اور رسولوں کو اطاعت میں برابر سمجھو۔

یعنی جس طرح انبیا کی اطاعت، امت پر فرض ہے۔ اسی طرح ائمہ کی بھی فرض ہے آپ غور کریں کسی عبارت سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ امام بھی نبی کا مطیع و غلام ہوتا ہے بلکہ صرف یہی بات سامنے آرہی ہے کہ امام نبی ہی کی طرح ہوتا ہے اس کا مرتبہ فرقہ خمینیہ کے نزدیک کسی طرح نبی سے کم نہیں۔

اصول کافی ہی میں محمد بن سنان سے ایک روایت موجود ہے کہ میں نے ابوجعفر ثانی محمد بن علی سے سوال کیا کہ شیعوں کے درمیان حلال وحرام میں بعید اختلاف ہے آخر اس کی کیا وجہ ہے تو ابوجعفر ثانی نے تفصیل کے ساتھ جواب دیتے ہوئے آخر میں فرمایا۔

فھم یحلون مایشاؤن ویحرمون مایشاؤن ولن یشاؤ الاان یشاء اللہ،	وہ (امام) جن چیزوں کو چاہتے ہیں حلال کردیتے ہیں اور جن چیزوں کو چاہتے ہیں حرام کردیتے ہیں اور وہ وہی چاہتے ہیں۔ جو اللہ چاہتا ہے۔

اس جملہ میں حلال وحرام کا اختیار رکھنے والا اگرچہ حضور اکرم علیہ السلام علی اور فاطمہ کو کہا گیا ہے لیکن شارح اصول کافی علامہ قزوینی نے اس موقع پر وضاحت کردی ہے کہ ان تینوں

Marfat.com

کے علاوہ انکی نسل سے پیدا ہونے والے تمام ائمہ کو یہ اختیار حاصل ہے۔ (ملاحظہ ہوا لصافی شرح اصول کافی جز سوم حصہ دوم، صت ۱۴۹)

پس واضح ہو گیا فرقہ اثنا عشری کے مطابق تمام ائمہ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ جس چیز کو چاہیں حلال کر دیں اور جس کو چاہیں حرام کر دیں۔ ابو جعفر ثانی کے جواب کا منشا یہی ہے کہ ائمہ اپنے اس اختیار کو استعمال کرتے رہے اور ایک امام نے اپنے دور میں جس چیز کو حلال رکھا۔ اس کے بعد آنے والے امام نے اسی چیز کو حرام کر دیا پس شیعوں کا ایک طبقہ اپنے پہلے امام کے حکم پر عمل کرتا ہے اور دوسرا طبقہ بعد میں آنے والے امام کی بات مانتا ہے یا یوں کہیئے کہ جس کی جس طرح خواہش پوری ہوتی ہے وہ اسی طرح عمل کر لیتا ہے اب نہ جانے خمینی صاحب نے اپنے دور میں کن حلال باتوں کو حرام، اور حرام چیزوں کو حلال قرار دیدیا ہوگا۔ اختیار تو انہیں بھی حاصل ہے شاید اسی اختیار سے موصوف نے مسلمانوں سے جہاد کرنا ان کو مارنا حلال کر رکھا ہے کیا اس عقیدے کے مطابق اسلام عیسائیت سے بدتر نہیں ہو جائے گا۔

امام کی دس خصوصیات

مزید عجیب و غریب باتیں ملاحظہ ہوں امام باقر فرماتے ہیں امام کی دس خصوصیات ہوتی ہیں۔

؛ یولد مطہراً مختوناً	پاک وصاف، ختنہ کیا ہوا پیدا ہوتا ہے۔
؛ واذا وقع علی الارض وقع علی راحتیہ رافعاً صوتہ بالشہادتین	اور جب ماں کے پیٹ سے زمین پر آتا ہے تو دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھے ہوتا ہے اور بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھتا ہے۔
؛ ولا یجنب	اور اس کو کبھی جنابت نہیں ہوتی (غسل کی ضرورت نہیں ہوتی)۔

Marfat.com

٭ وتنام عیناہ ولاینام قلبہ	(جب سوتا ہے تو صرف) آنکھ سوتی ہے اور دل بیدار رہتا ہے۔
٭ ولایتثاوٴب	اور کبھی جمائی نہیں آتی۔
٭ ولایتمطی	اور اس کو کبھی انگڑائی نہیں آتی۔
٭ ویریٰ خلفہ کمایریٰ من امامہ	اور اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہے جس طرح آگے سے دیکھتا ہے۔
٭ ونجوہ کرائحۃ المسک	اور اس کے پاخانہ سے مشک کی سی خوشبو آتی ہے۔
٭ والارض ماموره بسترہ وابصلاعہ	اور زمین کو حکم ہے کہ اس کے پاخانہ کو ڈھک لے اور نگل لے۔
٭ واذالبس ذرع رسول اللہ کانت وفقا واذلبس غیرہ من الناس طویلھم وقصیرھم زادت علیہ شبراً (اصولِ کافی ص۲۴۶)	اور جب وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زرہ پہنتا ہے تو اس کے بالکل ٹھیک آتی ہے جبکہ اس زرہ کو کوئی دوسرا لمبا یا چھوٹا آدمی پہنتا ہے۔ تو وہ ایک بالشت بڑی رہتی ہے۔

ایک اور عجیب بات

علامہ باقر مجلسی نے "حق الیقین" میں امام حسن عسکری سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

حمل ما اوصیائے پیغمبران در شکم نمی باشد در پہلوے باشد و از رحم بیرون نمی آئیم بلکہ از ران مادران فرو مے آئیم زیراکہ	ہمارا (ائمہ) کا حمل پیٹ میں نہیں ہوتا بلکہ پہلو میں ہوتا ہے اور ہم رحم سے باہر نہیں آتے بلکہ ماؤں کی رانوں سے

Marfat.com

کہ ما نور خدائے تعالیٰ ایم وچرک و کثافت ونجاست را از ما دور گردانیدہ است۔

پاک ہوتے ہیں کیونکہ ہم خداوند تعالیٰ کا نور ہیں لہذا ہمیں گندگی ونجاست وغیرہ سے پاک رکھا جاتا ہے (حق الیقین ص۱۳۶ طبع ایران)

شاید اسی لئے علامہ موصوف اپنی دوسری کتاب میں رقمطراز ہیں۔

امامت بالاتر از رتبہ پیغمبری است۔

امامت کا درجہ نبوت وپیغمبری سے بلند تر ہے۔ (حیات القلوب جلد سوم ص۱۰)

دیگر فضائل

خمینی صاحب کے آٹھویں امام علی ابن موسیٰ رضا کی طرف منسوب ہے کہ انھوں نے ائمہ کے فضائل وخصائص بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

الامام المطہر من الذنوب والمبرء من العیوب

امام ہر طرح کے گناہوں اور عیوب سے مبرا وپاک ہوتا ہے۔

پھر اسی خطبہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

فھو معصوم موید، موفق، مسدد، قد امن من الخطاء والزلل والعثار، یخصہ اللہ بذالک لیکون حجۃ علیٰ عبادہ وشاھدہ علیٰ خلقہ (اصول کافی ص۱۲۱-۱۲۲)

وہ امام معصوم ہوتا ہے اللہ کی تائید وتوفیق اس کے ساتھ ہوتی ہے اللہ اس کو سیدھا رکھتا ہے وہ غلطی، لغزش بھول چوک سے محفوظ ومامون ہوتا ہے اللہ تعالیٰ معصومیت کی اس نعمت کے ساتھ اس کو مخصوص کرتا ہے تاکہ وہ اس کے بندوں پر اس کی حجت

اور اس کی مخلوق پر گواہ ہو۔

ان اللہ تبارک وتعالیٰ طہّرنا وعصمنا وجعلنا شہداءً علیٰ خلقہ وحجۃ فی ارضہ (اصول کافی ص۱۱۳)

بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم ائمہ کو پاک بنایا اور معصوم بنایا ہے اور اپنی مخلوق پر گواہ اور اپنی زمین میں اپنی حجت قرار دیا ہے۔

وان عندنا علم التوراۃ والانجیل، والزبور، وتبیان ما فی الالواح (اصول کافی ص۱۳۷)

بیشک ہمارے ائمہ کے پاس توراۃ وانجیل اور زبور کا علم ہے اور الواح میں جو کچھ تھا اس کا واضح بیان ہے۔

نحن شجرۃ النبوت وبیت الرحمۃ ومفاتیح الحکمۃ ومعدن العلم وموضع الرسالۃ ومختلف الملائکۃ (اصولِ کافی ص۱۳۵)

ہم ائمہ نبوت کے درخت ہیں اور رحمت کے گھر ہیں اور حکمت کی کنجیاں ہیں اور علم کا خزانہ ہیں اور رسالت کی جگہ ہیں اور ہمارے پاس فرشتوں کی آمد و رفت رہتی ہے۔

ان تمام عبارات سے یقیناً آپ اندازہ کر رہے ہیں کہ عقیدہ شیعہ اثنا عشری کے مطابق ائمہ کا مرتبہ ومقام کسی طرح انبیاء علیہم السلام سے کم نہیں۔ بلکہ بعض خصوصیات میں تو وہ انبیاء سے برتر وبالا ہی معلوم ہوتے ہیں مثلاً بوقت پیدائش ماں کے پیٹ سے خلاف فطرت مخصوص انداز سے باہر آنا حمل کا ماں کے رحم کی بجائے پہلو میں قرار پانا۔ غسل جنابت (ناپاکی) کی ضرورت نہ ہونا فطری طریقے سے نہیں بلکہ ماں کی ران سے باہر آنا وغیرہ اور امام خمینی صاحب کا یہ ارشاد تو آپ پڑھ چکے۔

وان من ضروریات مذھبنا ان لائمتنا مقاما

ہمارے مذہب اثنا عشری کے ضروری اور بنیادی عقائد میں سے یہ عقیدہ

لا یبلغہ ملک مقرب ولا نبی مرسل
(الحکومۃ الاسلامیۃ ص۵۲)

بھی ہے کہ ہمارے ائمہ کو وہ مقام و مرتبہ حاصل ہے جو کسی مقرب فرشتے اور نبی مرسل کو بھی نہ ملا۔

بات واضح ہے کہ ائمہ انبیاء سے افضل ہیں ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ یہاں ہمارا مقصد خمینی صاحب کے عقائد پر تنقید کرنا نہیں بلکہ صرف ان کو منظر عام پر لانا ہے لہذا ابتک ہم نے جو عبارات نقل کیں اور آئندہ نقل کر رہے ہیں حسب وعدہ ہم کسی کا رد نہیں کریں گے صرف اتنا عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ان عقائد کا ہمارے عقائد مسلک حق اہلسنت وجماعت سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی قرآن وحدیث اور اجماع امت سے اس قسم کی باتوں کا کوئی ثبوت مل سکتا ہے۔

ائمہ پر کتاب کا نزول

نبی پر تو خدا کی طرف سے صرف ایک کتاب نازل ہوتی رہی لیکن شیعہ حضرات کے ائمہ معصومین پر ہر سال خدا کی کتاب نازل ہوتی ہے اصول کافی میں حضرت امام باقر سے ایک طویل روایت منسوب ہے اس میں جناب امام فرماتے ہیں۔

ولقد قضی ان یکون فی کل سنۃ لیلۃ یھبط فیھا بتفسیر الامور الی مثلھا من السنۃ المقبلۃ
(اصول کافی ص۱۵۳)

اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہو چکی ہے کہ ہر سال میں ایک رات ہو گی جس میں اگلے سال کی اسی رات تک کے سارے معاملات کی وضاحت اور تفصیل نازل کی جائیگی۔

نیز حضرت امام جعفر صادق کا قول ہے۔

وھل یمحی الاما کان ثابتا وھل

اور وہی چیز مٹائی جاتی ہے جو پہلے

Marfat.com

یثبت الامام لم یکن (اصولِ کافی ص۸۵)	موجود تھی اور وہی چیز ثابت کی جاتی ہے جو پہلے نہ تھی۔

اب پوری وضاحت کے لئے شارح اصول کافی علامہ قزوینی کی مندرجہ ذیل عبارت پڑھئے وہ فرماتے ہیں۔

برائے ہر سال کتاب علیحدہ است مراد کتاب است کہ دراں تفسیر احکام حوادث کہ محتاج الیہ امام است تا سال دیگر نازل شوند باں کتاب ملائکہ و روح درشب قدر بر امام زمان۔ (الصافی شرح اصول الکافی ص۲۲۹ جلد دوم)	ہر سال کے لئے ایک علیحدہ کتاب ہوتی ہے اس سے مراد وہ کتاب ہے جن میں ان احکام و حوادث کی تفسیر ہوتی ہے جن کی ضرورت امام وقت کو آئندہ سال تک ہوگی اس کتاب کو لیکر ملائکہ اور روح ہر شب قدر میں امام زماں پر نازل ہوتے ہیں۔

اس عبارت سے بالکل وضاحت ہوگئی کہ ہر شب قدر میں ایک نئی کتاب نازل ہوتی ہے جو امام وقت کے لئے پورے سال کا لائحہ عمل ہوتا ہے نیز یہ سالانہ صحیفہ صرف گزشتہ اماموں ہی کے لئے مخصوص نہیں بلکہ امام زماں وقت پر نازل ہوتی ہے جناب خمینی صاحب بھی اس دور کے امام ہیں ظاہر ہے ان پر بھی ہر سال اللہ کا کلام نازل ہوتا ہوگا اور اسی کے قوانین ایران میں نافذ ہوتے ہوں گے شاید ایسی کتاب میں مسلمانوں سے جنگ کرنے کا حکم بھی نازل ہوا ہوگا جس پر جناب خمینی صاحب پورے اصرار کے ساتھ پر عمل پیرا ہیں ۔ ناطقہ سر گریباں ہے اسے کیا کہیئے۔

یہ عقیدہ ایمان ہے شیعہ حضرات کا جناب خمینی کا بھی کیونکہ وہ اصول کافی کسی بھی عبارت کا ہرگز انکار نہیں کرسکتے جیسے ہم اہلسنت بخاری شریف میں مذکور کسی حدیث کا انکار نہیں کرسکتے پس ہمارا یہ دعویٰ ثابت ہے کہ ایران شیعہ مملکت ہے اور اس کے سربراہ خمینی صاحب ہیں، جو شیعوں کے امام، امام وقت، امام معصوم ہیں جن پر ہر سال خدا کی کتاب نازل ہوتی ہے، ہم

اہلسنت کا نہ ایران سے تعلق نہ اس کے سربراہ سے نہ اس کی کتاب کو ہم مان سکتے ہیں جو ہر سال امام خمینی پر نازل ہوتی ہے ہم مومن باللہ اور مومن بالرسول ہیں ہمارے لئے قرآن و حدیث کافی ہے لہذا ہمیں نہ ان کی تائید کی ضرورت اور نہ ان کی مخالفت کی ہم اہلسنت کسی کی وجہ سے کیوں اپنے درمیان انتشار پیدا کریں اور اختلاف کا شکار رہوں خمینی صاحب اور ان کا فرقہ ایک علیحدہ قوم ہے ہمیں ان کے معاملات سے کیا دلچسپی۔

ائمہ کا اختیار

اثنا عشری حضرات کے نزدیک ان کے ائمہ کے اختیارات کتنے وسیع ہیں ملاحظہ فرمائیے ایک عبارت۔

اما علمت ان الدنیا والآخرۃ للامام یضعھا حیث شاء و یدفعھا الی من یشاء (اصول کافی ص۲۵۹)	کیا تم کو یہ بات معلوم نہیں کہ دنیا و آخرت سب امام کی ملکیت ہے وہ جس کو چاہیں دیدیں اور عطا کردیں۔

یہ امام جعفر صادق کا قول اصول کافی میں مذکور ہے جس کا مطلب واضح ہے کہ آخرت اور دنیا کی ہر چیز کا مالک امام ہی ہے۔ سب کچھ اسی سے مانگنا چاہیئے وہ جس کو چاہے دے سکتا ہے یہ ساری دنیا اسی کی محتاج ہے۔

دیکھا آپ نے کتنا بلند مرتبہ ہے امام کا جو قوم اپنے اماموں کے اختیارات کو اتنا وسیع اور اس کے مرتبہ کو ساری مخلوق سے اعلیٰ و افضل جانتی ہو ظاہر ہے کہ وہ امام ایک کے اشارے پر سب کچھ کرنے اور ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ درحقیقت یہی عقیدہ اصل اور بنیاد ہے۔ ایران کے انقلاب کی اور خمینی تحریک کی کامیابی کا دارومدار اسی پر ہے وہ جانتے ہیں کہ ہمارا مالک و مختار تو امام ہی ہے لہذا امام جو حکم بھی دے ہمیں اس کی تعمیل کرنا ہے جبکہ جمہور امت مسلمہ کے نزدیک کسی امام و حاکم کو اتنے وسیع اختیارات حاصل نہیں کہ وہ جو چاہے

Marfat.com

اپنی مرضی سے کرے، جس چیز کو چاہے حلال یا حرام کر دے ہم اپنے حاکم کی ہر بات اور ہر حکم کو قرآن وحدیث کی ترازو میں تولتے اور پھر تسلیم کرتے ہیں۔ اور حاکم کا کوئی حکم قرآن وحدیث کے خلاف ہوتا ہے تو ہم بلا خوف وخطر رد کر دیتے ہیں بہرحال خمینی مذہب میں ائمہ کا مرتبہ وہی ہے جو ہم پہلے علامہ باقر مجلسی کے حوالے سے نقل کر چکے ہیں۔ (حیات القلوب جلد سوم ص۱)

امامت بالاتر از رتبہ پیغمبری است۔ | امامت کا مرتبہ نبوت و پیغمبری سے بالاتر ہے۔

قرآن اور ائمہ

خمینی صاحب اور ان کے فرقہ اثنا عشری کے نزدیک قرآن کریم کی وہ تفسیر و تشریح صحیح نہیں جو صاحب قرآن حضور علیہ السلام سے منقول ہے اور جس پر جمہور امت مسلمہ کا اتفاق و ایمان ہے بلکہ یہ حضرات اس تفسیر پر یقین رکھتے ہیں جو ان کے خیال کے مطابق ان کے ائمہ نے کی ہے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس موقع ہم اپنے قارئین کے سامنے چند آیات قرآنیہ کی اثنا عشری تفسیر پیش کر دیں جس سے اندازہ ہو سکے کہ ان حضرات نے کس قدر جرأت کے ساتھ اپنے ائمہ سے ایسی باتیں منسوب کی ہیں جو صرف خلاف عقل ہی نہیں بلکہ ان سے ان ائمہ کی دینی اور علمی حیثیت بھی مجروح ہوتی ہے۔ جبکہ ہم ان مقدس ہستیوں سے اس قسم کی باتوں کا تصور بھی نہیں کر سکتے ملاحظہ فرمایئے چند آیات اور ان کی اثنا عشری تفسیر جس پر امام خمینی صاحب بھی یقین رکھتے ہیں۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا

(سورۃ احزاب آیت ۷۲)

ہم نے پیش کی امانت، آسمانوں، زمین اور پہاڑوں کے سامنے تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس کے اٹھانے سے اور ڈر گئے اس سے اور اس کو انسان نے اٹھا لیا۔ بیشک وہ انسان بڑا ہی

ظالم وجاہل ہے۔

آیت میں جس امامت کا ذکر ہے اس کے متعلق اصول کافی میں امام جعفر صادق سے ایک روایت منسوب کی گئی ہے۔

ھی ولایت امیر المؤمنین علیہ السّلام (اصولِ کافی ص۲۶۱)	وہ امانت " امیر المومنین (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی امامت ہے

مطلب یہ کہ خدا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت وولایت آسمانوں زمین اور پہاڑوں پر پیش کی لیکن انہوں نے اس کو لینے سے انکار کردیا۔ اور وہ اس بارِ عظیم کے اٹھانے کی ہمت نہ کرسکے اس کے خوف سے لرزنے اور ڈرنے لگے اور پھر انسان نے اس کو قبول کرلیا۔

اس عجیب وغریب تفسیر پر ہم کیا تبصرہ کریں کچھ سمجھ میں نہیں آتا اس کا کیا مطلب ہے بہرحال اتنا عرض کردینا ضروری ہے کہ اس مہمل تفسیر کی تائید، نہ تو کسی حدیث سے ہوتی ہے اور نہ ہی تفسیر کبیر، تفسیر روح البیان، تفسیر روح المعانی، تفسیر مدارک، تفسیر خازن یا کسی بھی تفسیر میں اس قسم کی کوئی تشریح ملتی ہے۔ بس یہ ایسی ہی بے تکی اور مہمل بات ہے جیسے کوئی قادیانی دعویٰ کردے کہ امانت سے مراد یہاں مرزا غلام احمد کی نبوت ہے جبکہ صحابہ، تابعین اور جمہور علماء امت کے نزدیک "امانت" سے مراد شرع کا مکلف ہونا اور اس کی پابندی کرنا ہے خیر دوسری آیت ملاحظہ ہو۔

نَزَلَ بِہِ الرُّوحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِکَ لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ ۝ سورہ شعراء آیت ۱۹۳-۱۹۴	اس کو لیکر روح الامین آپ کے قلب پر اتر تاکہ آپ ڈرانے والے بن جائیں۔ یہ ایسی عربی زبان میں ہے جو واضح ہے۔

نبی کریم علیہ السلام کے قلب مبارک پر جبرئیل علیہ السلام کیا لیکر اترے آیت کے الفاظ اور جمہور مفسرین کی تشریح کے مطابق وہ قرآن کریم ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں اور نہ ہی یہ

Marfat.com

کوئی ایسی بات ہے جس کو سمجھنا مشکل ہو لیکن امام باقر سے ایک روایت اصول کافی میں منسوب کی گئی۔

ھی الولایۃ لامیر المؤمنین علیہ السلام (اصول کافی ص۲۶۱)	وہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت کا حکم تھا۔ (اصول کافی ص۲۶۱)

یعنی یہ آیت قرآن کریم کے متعلق نہیں بلکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے قلب پر حضرت علی کی ولایت لیکر اترے معلوم نہیں حضور کے قلب پر حضرت علی کی ولایت لیکر اترنے کا کیا مطلب ہے۔

و لو انّھم اقاموا التوراۃ والانجیل وما اُنزِلَ الیھم من ربّھم (سورۃ مائدہ آیت ۶۶)	اگر وہ پابندی کرتے تورات و انجیل کی اور جو نازل کیا گیا۔ ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے۔

تورات و انجیل کے بعد" ما انزل علیھم من ربھم" سے مراد واضح طور پر قرآن کریم ہے لیکن یہاں بھی امام باقر کی طرف یہ روایت منسوب ہے کہ اس سے مراد" ھی الولایۃ" حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت ہے۔ (اصول کافی ص۲۶۲)

ہمیں تو نقل کرتے ہوئے بھی شرم آرہی ہے کہ امام باقر جیسے صاحب علم صاحب تقویٰ بزرگ، کی طرف ایسی جاہلانہ روایات منسوب ہیں جن کی نہ تو کہیں سے تائید و تصدیق حاصل ہو سکتی ہے نہ ہی قرآن کریم کے الفاظ اور سیاق و سباق انکی دلیل بن سکتے ہیں اور نہ ہی عقل ان باتوں کو قبول کرتی ہے بہر حال خمینی صاحب کے اکابر نے جو کچھ لکھا ہے ہم اس کو قارئین کے سامنے پیش کر رہے ہیں تاکہ انہیں صحیح اندازہ ہو سکے کہ خمینی تحریک کیا ہے۔ اور اس میں شمولیت کا کیا انجام ہو سکتا ہے۔

ولقد عھدنا الیٰ اٰدم من قبلُ فنسِیَ ولم نجِدْ لہٗ عزماً۔ (سورہ طٰہٰ آیت ۱۱۵)	اور ہم نے پہلے ہی آدم کو حکم دیدیا تھا کہ وہ اس درخت کے قریب نہ جائیں پس وہ بھول گئے اور ہم نے (اس

Marfat.com

لغزش میں) ان کا ارادہ نہ پایا۔

بالکل واضح آیت ہے لیکن امام جعفر صادق کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہا گیا کہ انہوں نے قسم کھا کر فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔

ولقد عهدنا الیٰ اٰدم من قبل کلمات فی محمد، وعلی وفاطمة والحسن والحسین والائمة من ذریتهم فنسی، هکذا واللہ انزلت علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(اصولِ کافی صد ۲۶۳)

اور ہم نے پہلے ہی حکم دے دیا تھا۔ آدم کو کچھ باتوں کا محمد اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین اور ان کی نسل سے پیدا ہونے والے باقی اماموں کے بارے میں پھر وہ آدم بھول گئے۔ قسم خدا کی اسی طرح یہ آیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔

یہاں مسئلہ صرف تفسیری اختلاف کا نہیں بلکہ امام جعفر جیسی عظیم شخصیت پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ وہ موجودہ قرآن کریم میں تحریف کا یقین رکھتے ہیں ان پر یہ الزام صرف اس مقصد کے لئے لگایا جا رہا ہے۔ کہ کسی طرح یہ ثابت ہو جائے کہ قرآن کریم میں "پنجتن پاک" کے نام موجود تھے لیکن حضور علیہ السلام کے بعد قرآن کو جمع کرنے والوں نے یعنی حضرت ابوبکر و عثمان نے تحریف کی اور اہل بیت سے دشمنی کی بنا پر ان کے نام نکال کر آیت کو بدل دیا قرآن میں تحریف اور خلفاء ثلثہ کا العیاذ باللہ غاصب و مرتد اور منافق ہونا فرقۂ خمینیہ اور ان کے مجتہدین کا عقیدہ ہے جس کو ہم آئندہ صفحات میں بیان کریں گے۔

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ

(سورۃ البقرہ آیت ۲۳)

اور اگر تمہیں شک، اس میں جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا تو ایک سورت اس جیسی لے آؤ۔

اس آیت میں کافروں کو چیلنج کیا جا رہا ہے کہ اگر تم قرآن کے اللہ کا کلام ہونے میں شک

کرتے اور اس کو انسان کا گھڑا ہوا کلام سمجھتے ہو تو تم بھی تو عرب ہو بلاغت وفصاحت کا دعویٰ رکھتے ہو پس تم اس جیسی ایک ہی سورت بنا کر دکھا دو بالکل صاف اور واضح مفہوم ہے لیکن سنیئے یہاں بھی امام باقر کی طرف منسوب روایت۔

نزل بہ جبرئیل بھذہ الایۃ علی محمد ھکذا وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فی علیٍ فاتوبسورۃ من مثلہٖ (اصول کافی ۲۶۴)

کہ جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اس طرح لیکر نازل ہوئے اور اگر تم شک کرتے ہو اس میں جو ہم نے اپنے بندے پر علی کے متعلق نازل کیا۔ تو اس جیسی ایک سورۃ تم بھی لے آؤ۔

یعنی حضرت علی کے دشمنوں نے قرآن جمع کرتے وقت اس آیت سے "فی علی" کا جملہ نکال دیا عقل دنگ ہے ذرا سوچیئے کوئی تک ہے یہاں "فی علی" کے جملہ کی۔ لیکن لکھ مارا اور ہم نے ویسا ہی نقل کر دیا تاکہ پس پردہ جو کچھ ہے وہ سامنے آئے۔

ہم نے بطور نمونہ یہ چند آیات پیش کر دیں اور چونکہ ہم رد و تنقید نہ کرنے کا وعدہ کر چکے ہیں لہذا اس کی پابندی کرتے ہیں لیکن بات مکمل کرنے کے لئے صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام کا سب سے عظیم سرمایہ قرآن کریم ہی ہے جس کی صحت اور خدا کا اصل کلام ہونے پر ہی اسلام کی حقانیت کا دارومدار ہے اگر مسلمان خود ہی اس میں شک کرنے لگیں اور آیات قرآنی میں تحریف کو ثابت کرنے لگیں تو پھر اسلام کا خدا ہی حافظ ہے پھر یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں کیا فرق باقی رہے گا مزید برآں یہ کہ تحریف کا الزام ایسی شخصیات پر لگایا جائے جنہوں نے نزول قرآن اور نبی علیہ السلام کے بعد قرآن وسنت کے مطابق اسلامی قانون کی تدوین کی اور اس کو ایک مکمل نظام حیات کی صورت میں عملی طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا معاذ اللہ اگر یہی حضرات اپنی ذاتی عداوت کی بناء پر اللہ کے کلام میں رد و بدل کے مجرم سمجھے جانے لگے۔ تو پھر ان کا کون سا عمل قابل اعتماد رہے گا اور اسلام کہاں ملے گا کون سی تحریک اسلامی انقلاب کہلائے گی اور کون اسلامی سربراہ ہوگا۔ تحریف

Marfat.com

قرآن کے متعلق مزید وضاحت تو آپ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں گے یہاں اتنا ضرور عرض کردوں کہ خمینی تحریک کو اپنانے سے پہلے آپ قرآن اور اسلام سے ہاتھ دھو لینے کے لئے تیار ہو جائیں مجھے یقین ہے کوئی مسلمان بھی اسلام کو چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا تو پھر اسلام کی حفاظت کے لئے آپ کو خمینی تحریک سے نہ صرف بچنا ہوگا بلکہ حتی الوسیع اس تحریک سے اپنے مسلمان بھائیوں کو بچانے کی کوشش کرنا آپ کی مذہبی ذمہ داری ہے پس اس مقالہ میں آپ جو کچھ مطالعہ کر رہے ہیں اس کو اپنی محفلوں اور نشستوں میں بیان کریں تاکہ پوری طرح اس سازش کا پردہ چاک ہو سکے۔

پانچواں رکن

شیعہ مذہب میں امامت اسلام کا پانچواں رکن ہے اور نہایت ہی اہم رکن ہے جس کا انکار بالکل اسی طرح کفر ہے جس طرح نماز یا زکوٰۃ کا انکار گویا ہم اہلسنت امام خمینی صاحب اور ان کے فرقہ کے نزدیک مسلمان ہی نہیں ہیں اور خمینی تحریک کا مقصد ہی ہمیں اپنی طرح مسلمان بنانا ہے اگر ہم خمینی صاحب کو راضی کرنا چاہتے ہیں تو امامت کو اسلام کا پانچواں رکن تسلیم کریں ائمہ کو انبیاء اور رسولوں سے بھی بلند وبالا مانیں۔ تب خمینی صاحب کی سرپرستی یا سربراہی میں ہمیں جینے کا حق مل سکے گا۔ ورنہ گزشتہ صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ "امام غائب بعد ظہور" سب سے پہلے سنیوں اور ان کے علماء کو قتل کریں گے۔ امام غائب تو ہمارے دور میں ظاہر ہونے سے رہے اس وقت ان کے نائب موجود ہیں۔ اگر ان کی تحریک کامیاب ہوگئی اور وہ امت مسلمہ کے سربراہ بن گئے تو ہم سنیوں کی خیر نہیں وہ زبردست قتل عام ہوگا۔ کہ دنیا تماشا دیکھے گی۔ خدا گنہگار کو ناخن نہ دے۔ خیر بات اسلام کے پانچویں رکن امامت کی ہو رہی ہے تو ملاحظہ فرمائیے اصول کافی کتاب الکفر والایمان کی ایک عبارت۔

عن ابی جعفر علیہ السّلام: قال — امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے

Marfat.com

نبی الاسلام علیٰ خمس الصلوٰۃ والزکوٰۃ، والصوم، والحج، والولایۃ، ولم نیاد بشیٔ ما نودی بالولایۃ۔
(اصول کافی صہ ۳۶۸)

آپ نے فرمایا پانچ رکنوں پر اسلام کی بنیاد قائم ہے۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ حج اور امامت۔ اور ان ارکان میں سے کسی رکن کے بارے میں بھی اتنی تاکید سے اعلان نہیں کیا گیا۔ جتنا امامت کے بارے میں کیا گیا۔

امام باقر سے ان کے ایک مرید زرارہ نے پوچھا۔

قال زرراۃ فقلت وای شئ افضل فقال الولایۃ افضل
(اصول کافی صہ ۳۶۸)

زرارہ نے کہا کہ میں نے امام باقر سے پوچھا کہ ان پانچ ارکان میں سے کونسا افضل ہے تو آپ نے فرمایا عقیدۂ امامت کا ماننا افضل ہے۔

یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سب سے افضل امامت کا ماننا ہے اور امامت کا ماننا کیا ہے بس یہی کہ کہتے رہو حضرت علی امام تھے گیارہ امام گزر چکے ہیں بارہویں امام غائب ہو گئے جن کے ظہور کا انتظار ہے اور اس دور کے امام خمینی صاحب ہیں ان کا خوب پروپیگنڈہ کرو کہ یہ بڑی عبادت ہے غالباً اسی لئے شیعہ حضرات نماز وغیرہ بہت کم پڑھتے ہیں۔ حج میں بھی اب چند سال سے نظر آنے لگے ہیں وہ بھی خمینی صاحب کا ہی پروپیگنڈہ کرنے کے لئے۔ خیر ایک روایت اور ملاحظہ ہو۔

عن الصادق علیہ السّلام قال، اثانی الاسلام ثلثۃٌ الصّلوٰۃ، والزکوٰۃ والولایۃُ، لاتصح واحدۃٌ منھن الابصاجتھا (اصول کافی صہ ۳۲۸)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اسلام کے تین پائے ہیں۔ نماز، زکوٰۃ اور امامت اور ان میں سے کوئی صحیح نہیں ہوتا۔ اپنے ساتھی کے بغیر۔

یہاں صرف تین پائے رہ گئے۔ روزہ، حج غائب ہو گیا اور امامت پر ایمان کے بغیر وہ دو

Marfat.com

پائے یعنی نماز و زکوٰۃ بھی بیکار رہ جاتے ہیں۔ پس اسلام کی اصل بنیاد امامت ہے اور یاد رکھیئے خمینی صاحب کے نزدیک، ان کے اکابر کے نزدیک، ہمارے نزدیک نہیں۔

" امامت بالاتر از رتبۂ پیغمبری است "

Marfat.com

عقیدۂ خلافت

فرقۂ خمینی کے نزدیک نبی کریم علیہ السلام کے بعد خلافت وامامت کا حق صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد ان کی اولاد کو حاصل تھا جیسا کہ آپ نے گزشتہ اوراق کے مطالعہ سے کچھ اندازہ کر لیا ہوگا خلفائے ثلثہ یعنی حضرت ابوبکر، عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کا نام تک آپ کو خمینی صاحب اور ان کے اکابر کی کتابوں میں نہ ملے گا۔ اور اگر کہیں ذکر کرنا ہی پڑا ہے تو ان کے لئے فلاں، فلاں، فلاں کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے شاید ہی کوئی مقام ہو جہاں بدرجۂ مجبوری نام مذکور ہو یہ نفرت کیوں اس لئے کہ العیاذ باللہ ان حضرات نے۔

قرآن کریم میں تحریف کی۔ حضرت علی کی خلافت کو غصب کیا۔ اہلبیت اطہار کا حق مارا، ان پر ظلم کیا۔ یہ تینوں صرف حکومت و خلافت کے لالچ میں ساری زندگی حضور علیہ السلام سے چپکے رہے انہوں نے حضرت علی کے مقابلے کے لئے پہلے ہی اپنی ایک پارٹی بنائی ہوئی تھی۔ اور آخری بات یہ کہ، یہ تینوں اور ان کے سب ساتھی منافق، کافر اور مرتد تھے۔ (معاذ اللہ)

اس سلسلہ میں ہمارا عقیدہ، عقیدہ اہلسنت واضح اور عام ہے۔ حق ہے سب جانتے ہیں یہاں مقصد خمینی صاحب اور ان کے فرقہ کے عقائد کو ان حضرات کے لئے بیان کرنا ہے جو اپنی کم علمی اور ان عقائد سے ناواقفی کے سبب خمینی صاحب کے متعلق غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور اپنے ہی لوگوں بلکہ اپنے علماء تک سے دست بگریبان ہیں لہٰذا ہم یہاں بھی رد و تنقید سے حتی الامکان گریز کی کوشش کریں گے۔ تو پہلے وہ قرآنی آیات ملاحظہ کیجئے۔ جن سے محافظین قرآن کا کفر ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوا ثُمَّ کَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ کَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا کُفْرًا لَّمْ یَکُنِ	بیشک جو لوگ ایمان لائے۔ پھر کافر ہو گئے۔ پھر ایمان لائے۔ پھر کافر

Marfat.com

اللہ لِیَغۡفِرَ لَھُم (سورہ نساء آیت ۱۳۷)	ہوگئے۔ پھر کفر میں بڑھتے ہی گئے اللہ ان کی بخشش نہ کرے گا۔

یہ آیت ان منافقین کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے اسلام کو اپنی ذاتی اغراض کی تکمیل کا ذریعہ بنا رکھا تھا جب ضرورت ہوتی مسلمان بن جاتے اور جب چاہتے اپنا کفر ظاہر کر دیتے۔ ان کو اور ان جیسا عمل کرنے والوں کو بتا دیا گیا کہ اللہ ان کی بخشش نہ کرے گا تمام مفسرین نے یہی لکھا ہے لیکن ملاحظہ ہو شیعہ حضرات کی تفسیر اصول کافی روایت امام جعفر صادق سے۔

نزلت فی فلان، فلان وفلان، آمنوا بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اول الامر وکفروا حیث عرضت علیھم الولایۃ حین قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ ثم امنوا بالبیعۃ لامیر المومنین علیہ السّلام، ثم کفروا حیث مضیٰ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم فلم یقروا بالبیعۃ ثم ازدادوا کفرا باخذھم من بایعہ بالبیعۃ لھم، فھؤلاء لم یبق منھم من الایمان شیئ (اصولِ کافی ص ۲۶۵)	یہ آیت فلاں، اور فلاں اور فلاں کے بارے میں نازل ہوئی یہ تینوں شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور جب ان کے سامنے ولایت کا معاملہ اس طرح پیش کیا گیا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا "میں جس کا مولیٰ ہوں تو یہ علی اس کا مولیٰ ہے" تو وہ کافر ہوگئے۔ پھر انہوں نے حضرت علی کی بیعت قبول کرلی اور مؤمن ہوگئے پھر حضور علیہ السلام کے بعد اس بیعت کا انکار کرکے یہ تینوں کافر ہوگئے پھر یہ کفر میں آگے بڑھ گئے جبکہ انہوں نے ان لوگوں سے بھی اپنی خلافت کی بیعت لی جو حضرت علی سے بیعت

Marfat.com

	کرچکے تھے۔ تو اب یہ تینوں اس حال میں رہے کہ ان میں ذرا سا بھی ایمان باقی نہ رہا۔

عبارت پر غور کیجئے تو واضح ہے کہ فلاں فلاں کون ہیں شارح اصول کافی علامہ قزوینی نے اس ابہام کو ختم کر دیا ورنہ ہم تو کسی اور کو سمجھ لیتے علامہ فرماتے ہیں۔

امام گفت ایں آیت نازل شد در ابوبکر و عمر و عثمان (الصافی جز سوم حصہ دوم ص۹۸)	امام جعفر صادق نے فرمایا کہ یہ آیت ابوبکر، عمر اور عثمان کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

یعنی فلاں، فلاں، فلاں سے مراد خلفائے ثلاثہ ہی ہوتے ہیں۔ اب دوسری آیت ملاحظہ ہو

ان الذین ارتدّوا علیٰ ادبارِھم من بعد ما تبیّن لھم الھدیٰ (سورۃ محمدؐ۔ آیت ۲۵)	بیشک جو لوگ پیٹھ پھیر کر پیچھے ہٹ گئے باوجودیکہ ان پر ہدایت ظاہر ہو چکی تھی۔

اس آیت میں بھی جن لوگوں کے کافر و مرتد ہونے کا ذکر ہے۔ اصول کافی کی روایت کے مطابق وہ کون ہیں ملاحظہ ہو۔

فلان وفلان وفلان، ارتدوا عن الایمان فی ترک ولایۃ امیر المؤمنین علیہ السلام (اصول کافی ص۲۶۵)	فلاں اور فلاں اور فلاں (خلفائے ثلاثہ) امیر المومنین (علی) کی امامت ولایت ترک کر دینے کی وجہ سے اسلام سے نکل گئے مرتد ہو گئے۔
ولکن اللہ حبّبَ الیکم الایمانَ وزیّنہٗ فی قلوبِکُم وکرّہَ الیکُمُ الکُفرَ والفُسوقَ والعِصیانَ ط	اور لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایمان کو محبوب کر دیا۔ اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا اور تمہارے

Marfat.com

اولٰئک ھم الراشدون ۝ (سورۂ حجرات، آیت ۷)	لئے کفر، فسق اور نافرمانی کو قابل نفرت بنا دیا۔ یہی لوگ راہ حق پر ثابت قدم ہیں۔

آیت کا مطلب بالکل واضح ہے کہ خدا نے بالخصوص صحابہ کرام اور تمام اہل ایمان کے دلوں میں ایمان کی محبت بھی پیدا فرمادی اور ایمان کو ان کے دلوں کی زینت بھی بنا دیا جبکہ خدا ہی نے مسلمان کے دل میں کفر، فسق اور نافرمانی کی نفرت پیدا فرمادی لیکن اس موقع پر اصول کافی کی جو روایت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ اس کو لکھتے ہوئے بھی قلم کانپ رہا ہے لیکن چونکہ مقصود مسلمانوں کو ایک عظیم فریب سے بچانا ہے لہذا ہمت کرکے لکھتا ہوں۔ اور یقین کرتا ہوں کہ حضرت امام جعفر صادق کا اس روایت سے کوئی تعلق نہیں یہ ان پر بہتان ہے۔ جس سے ان کا دامن پاک ہے۔

قولہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم یعنی امیر المومنین علیہ السّلام وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان الاول والثانی والثالث (اصول کافی ص۲۶۹)	خدا کے ارشاد "حبب الیکم الایمان" سے مراد امیر المومنین (حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ اور "کرہ الیکم" سے مراد پہلے دوسرے اور دوسرے ہیں

غور کیجئے اگر نہ سمجھے ہوں تو سمجھئے آیت میں ایمان سے مراد حضرت علی ہیں جن کی محبت اللہ نے اہل اسلام کے دلوں میں پیدا فرمائی اور مسلمانوں کے دلوں کو اس سے مزین کر دیا۔ اور کفر سے مراد پہلے حضرت ابوبکر فسق سے مراد دوسرے حضرت عمر عصیان سے مراد تیسرے حضرت عثمان۔ خدا نے مسلمانوں کے دلوں میں ان تینوں کی نفرت پیدا کردی، العیاذ باللہ اسی پر بات ختم نہیں ہوتی ایمان کو لرزا دینے والی ایک اور روایت ملاحظہ ہو۔ جو امام باقر کی طرف منسوب ہے۔

کان الناس اھل ردۃ بعد النبی	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا ثلاثۃ فقلت، ومن الثلاثۃ، فقال المقداد بن الاسود، وابوذر غفاری وسلمان الفارسی، رحمۃ اللہ علیہم وبرکاتہ۔ (اصول کافی۔ کتاب الروضہ ص۱۱۵)

سب لوگ مرتد ہو گئے سوائے تین کے میں نے پوچھا وہ تین کون تھے۔ تو انہوں نے فرمایا مقداد بن الاسود، ابوذر غفاری اور سلمان فارسی ان پر اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔

ملاحظ فرمایا آپ نے کس بے باکی کے ساتھ پہلی روایت میں تو خلفائے ثلثہ کو اسلام سے خارج کیا اور اس دوسری روایت کے مطابق تمام صحابہ ہی کا صفایا ہو گیا سوچیئے اسلام کے کتنے بڑے دشمن ہیں وہ لوگ جو محافظین اسلام کو لشکر اسلام سے خارج قرار دے رہے ہیں لیکن اس اسلام دشمنی کے باوجود، اتنی بڑی اور مکروہ سازش کے باوجود بحمد اللہ مسلمانوں کے دلوں میں خلفاء ثلثہ اور تمام صحابہ کی محبت موجود ہے خمینی تحریک یہی ہے کہ امت مسلمہ پر مسلط ہو کر مسلمانوں کے دلوں میں عشق صحابہ کی روشن شمع کو بجھا دیا جائے لیکن یہ ایک خواب ہے جو قیامت تک شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

خمینی صاحب

اس عنوان پر جب تک خمینی صاحب کے خیالات ہم اپنے قارئین کی خدمت میں پیش نہ کریں بات مکمل نہیں ہو سکتی اور ان خیالات کا مطالعہ کر لینے والے پر خمینی تحریک کا فریب چل نہیں سکتا تو ہم خمینی صاحب کی کتاب کشف الاسرار کے اس حصّہ کا خلاصہ پیش کرتے ہیں جس میں موصوف نے خلفاء ثلثہ کے متعلق اپنے عقائد کا نہایت وضاحت کے ساتھ اظہار فرمایا ہے وہ لکھتے ہیں۔

ما خدائے را پرستش میکنیم ومی شناسیم کہ کارہایش بر اساس عقل پائیدار و بخلاف گفتۂ عقل ہیچ کارے نہ کند

ہم ایسے خدا کی پرستش کرتے اور اسی کو مانتے ہیں جس کے سارے کام عقل وحکمت کے مطابق ہوں۔

نہ آں خدا کہ بنائے مرتفع، از خدا پرستی وعدالت ودینداری بناکند وخود بخرابی آں بکوشد، ویزید ومعاویہ وعثمان وازیں چپاولچی ہائے دیگر رابمردم امارت دہد۔ (کشف الاسرار ص۱۰۷)

ایسے خدا کو نہیں مانتے جو خدا پرستی عدالت اور دینداری کی ایک شاندار عمارت تعمیر کرائے اور خود ہی اس کی بربادی کی کوشش کرے کہ یزید ومعاویہ اور عثمان جیسے ظالموں، بدقماشوں کو امارت وحکومت سپرد کردے۔

الفاظ پر غور کیا آپ نے۔ کیا ہے آپ میں جرأت کہ حضرت عثمان اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے لئے ایسے الفاظ استعمال کرسکیں کیا آپ کے سامنے ان حضرات کی شان میں کوئی ایسی گستاخی کرے تو آپ اس کی زبان نہ کھینچ لیں گے لیکن ہم اور آپ کیا بگاڑ سکتے ہیں اس شخص کا جو نام نہاد اسلامی انقلاب کا داعی ہے اور ایک ملک کا حاکم بن کر پوری امت مسلمہ پر مسلط ہونے کی ہوس میں مبتلا ہے اور ہمیں کچھ بگاڑنے کی ضرورت بھی نہیں بس صحابہ سے ہماری محبت کا تقاضا اور علامت ہے خمینی تحریک سے اپنے آپ کو اور اپنے بھائی بہنوں کو بچانا ہے۔

حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے متعلق خمینی صاحب نے کشف الاسرار کے ص۱۱۹۔۱۲۰ پر جو کچھ لکھا ہے وہ بہت طویل ہے ہم اپنے الفاظ میں اس کا خلاصہ پیش کرتے ہیں جس کا مفہوم اصل عبارت کے عین مطابق ہے لیکن الفاظ اس سے نرم اور مہذب ہے۔

ہم نے ابوبکر وعمر کی مخالفتِ قرآن کی جو مثالیں بیان کی ہیں اس سے معلوم ہوگیا کہ مسلمانوں کی موجودگی میں قرآن کریم کے صریح احکام کے خلاف عمل کرنا ان دونوں کے لئے کوئی مشکل نہ تھا اس وقت عام مسلمانوں کا یہ حال تھا کہ یا تو وہ ان دونوں کی پارٹی میں شریک ہونے اور ان کی خلاف قرآن باتوں کی تائید کرنے پر مجبور تھے۔ یا وہ ان ظالم، طاقتور، منافقوں کے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نہ

Marfat.com

نکال سکتے تھے۔ کیونکہ وہ دیکھ چکے تھے کہ ان دونوں نے رسول خدا کی لخت جگر فاطمہ کے ساتھ کیسا ظالمانہ سلوک کیا تھا اب اگر وہ ان کے خلاف کوئی لفظ بھی نکالتے تو ان کے ظلم کا شکار ہوتے اور وہ دونوں بہرحال اپنی مرضی کے مطابق جو چاہتے کرتے (آگے لکھتے ہیں) ابوبکر جنہوں نے پہلے سے منصوبہ تیار کر رکھا تھا قرآن کی اس آیت کے خلاف ایک حدیث گھڑ کر پیش کر دیتے اور معاملہ ختم ہو جاتا۔ جیسا کہ انہوں نے فاطمہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث سے محروم کرنے کے لئے کیا تھا اور عمر تو ان سے بعید نہ تھا کہ وہ اس آیت کے بارے میں جس میں صراحت کے ساتھ حضرت علی کی خلافت کا ذکر ہوتا یہ کہہ دیتے کہ یا تو خود خدا سے یا جبرئیل سے، یا رسول خدا سے بھول چوک ہو گئی ہے اور اس وقت سنی لوگ بھی عمر ہی کی حمایت کے لئے کھڑے ہو جاتے جیسا کہ آج بھی سنیوں کا رویہ ہے کہ وہ قرآن اور رسول خدا کے ارشادات کے مقابلے میں آج بھی دین کے اندر ان تمام تبدیلیوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ جو عمر نے اپنے زمانے میں کی تھیں وہ قرآن اور رسول خدا کے مقابلے میں عمر کی باتوں کو ترجیح دیتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہیں۔

اس عبارت کو بار بار پڑھئے اور خوب غور کیجئے تو خمینی صاحب کی اصل تصویر کا وہ رخ سامنے آئے گا جس کو کتمان و تقیہ کے غلط غلاف میں امت مسلمہ سے چھپایا گیا ہے۔ اور مسلمانوں کو صرف ایک نہایت ہی متقی و پرہیزگار، داعی، نام نہاد اسلامی انقلاب کی تصویر دکھائی جاتی ہے جس کو ہمارے نوجوان جیبوں میں رکھے گھومتے ہیں اور اسلام کے خلاف ایک خطرناک سازش کرنے والے شخص کو اسلام کی تاریخ کا ہیرو سمجھتے ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ خمینی تحریک کے دلدادہ درحقیقت عظمت صحابہ پر جانیں نثار کرنے والے ہیں لیکن انہیں آج تک اس تحریک کا اصل رخ نہیں دکھایا گیا ان عبارات کے منظر عام پر آجانے کے بعد یقیناً فریب کا پردہ چاک ہو جائیگا اور ہمارے سنی بھائی اپنی غلط فہمیاں

Marfat.com

دور کر کے اس تحریک سے لاتعلق ہوجائیں اور یہی مقصد ہے ان ایمان کش، اذیتناک عبارتوں کے آپ تک پہنچانے کا تو لیجئے مزید علامہ باقر مجلسی صاحب اپنے رسالہ رجعیہ میں رقمطراز ہیں۔

ایشاں از روئے گفتۂ یہود بظاہر کلمتین گفتند از برائے طمع اینکہ شاید لابتے وحکومتے حضرت بایشاں بدہد ودر باطن کافر بودند (آیات بینات ص ۸۵-۸۶	انہوں (حضرت ابوبکر) نے یہود کے بتلانے کے مطابق کلمہ توحید ورسالت زبان سے پڑھ لیا تھا اس لالچ اور اس امید میں کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکومت اور اقتدار ان کو دے دیں اور دل میں یہ کافر ہی تھے۔

یہ بیہودہ بات اس یقین کی بنیاد پر کہی گئی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے درحقیقت اسلام کو حق، جان کر قبول نہ کیا تھا بلکہ حضرات شیعہ کے نزدیک ایک معتبر روایت یہ ہے کہ۔

نبی کریم علیہ السلام کے اعلان نبوت سے پہلے ایک یہودی کاہن نے اپنے حساب کے مطابق حضرت ابوبکر کو یہ بتایا کہ مکہ میں ایک نبی ظاہر ہوگا۔ جو خاتم الانبیاء ہوگا لوگ اس کی بہت مخالفت کریں گے لیکن سب ذلیل وخوار ہوں گے اور وہ بہت جلد ایک وسیع حکومت کا مالک ہوجائے گا۔ پس اے ابوبکر تم اس کے ساتھ لگ جانا تو اس کے انتقال کے بعد تم ہی اس کے جانشین ہوجاؤ گے۔ جب حضور علیہ السلام نے اعلان نبوت کیا تو ابوبکر کو کاہن کی بات یاد آئی اور انہوں نے حکومت واقتدار حاصل کرنے کی غرض سے بظاہر کلمہ پڑھ لیا۔ معاذ اللہ (حملہ حیدری ص۲۲ مصنف باذل ایرانی شاعر)

مذکورہ بالا کہانی حملہ حیدری سے باذل ایرانی شاعر کے چند اشعار کا خلاصہ ہے یہ حملہ حیدری شیعہ حضرات کی اہم کتابوں میں سے ایک ہے۔ جو عقائد شیعہ کے مطابق تاریخ اسلام کا منظوم خزینہ ہے اس کا مصنف باذل ایرانی بڑا قادر الکلام شاعر سمجھا جاتا ہے۔ ہندوستان میں پہلی بار یہ کتاب

Marfat.com

۱۲۶۸ھ میں مطبع سلطانی لکھنؤ سے شائع ہوئی اس پر مجتہد اعظم جناب سید محمد صاحب کا حاشیہ ہے اور موصوف نے ہی اس کی تصحیح کی ہے بہرحال فرقہ خمینی کے نزدیک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے العیاذ باللہ اسلام کو صرف حکومت واقتدار حاصل کرنے کے لالچ میں قبول کیا تھا وہ حقیقتاً مسلمان نہ تھے۔

پس اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق اس قسم کی بات لکھی جا سکتی ہے تو کیوں کوئی برا مانتا ہے اگر ہم یہ کہتے ہیں اور یقین کرتے ہیں اور اس حقیقت کو ثابت کر سکتے ہیں کہ "امام خمینی صرف اپنے اقتدار کی بقا کے لئے نام نہاد اسلامی انقلاب کا نعرہ بلند کر رہے ہیں اور اسی مقصد کے لئے وہ ایران کے عوام میں جہاد کا جذبہ پیدا کر کے ان کو اپنے ہی مسلمان بھائیوں سے لڑا رہے ہیں اسلامی انقلاب اور جہاد یہ ایسے سنہری لفظ ہیں کہ عوام میں خمینی تحریک کا شکار بنے ہوئے ہیں کوئی ان کا محاسبہ کرنے یا ان کا پروگرام معلوم کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہو پاتا سات سال سے غریب ایرانی اپنی گردنیں اسی جذبہ میں کٹا رہے ہیں کہ وہ مجاہد ہیں اور پوری دنیا میں اسلامی انقلاب بپا کرنے کے لئے وہ جہاد کر رہے ہیں۔

امام خمینی کا ایک ارشاد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی پڑھ لیجئے۔ حدیث قرطاس کا ذکر کرتے ہوئے بڑے ہی دردناک انداز میں لکھتے ہیں: کہ عمر نے نبی کریم علیہ السلام کی شان میں ایسی گستاخی کی جس سے روح پاک کو سخت صدمہ پہونچا اور آپ یہی صدمہ لیکر دنیا سے رخصت ہوئے عمر کا یہ گستاخانہ کلمہ درحقیقت ان کے باطنی کفر و زندقہ کو ظاہر کرتا ہے۔

ایں کلام یاوہ کہ از اصل کفر و زندقہ ظاہر شدہ مخالفت است با آیاتے از قرآن۔	ان کا کلام جس سے کفر و زندقہ ظاہر ہوا قرآن کریم کی آیات کی مخالفت ہے۔ (کشف الاسرار ص ۱۱۱)

آگے چل کر خمینی صاحب حضرت عمر کے متعلق لکھتے ہیں۔

در خانہ پیغمبر آتش زد	عمر نے پیغمبر کے گھر میں آگ لگائی۔

Marfat.com

امام خمینی صاحب کے ایک بزرگ ملا باقر مجلسی نے "جلاء العیون" میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس کی بھی ایک جھلک ملاحظہ فرمالیجئے۔

حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کی لخت جگر حضرت فاطمہ کے ساتھ نہایت ظالمانہ سلوک کیا گیا کہ ابوبکر نے ان کو باپ کی میراث سے محروم کیا، عمر نے ان کے بازو پر ایسا کوڑا مارا جس سے ان کا بازو سوج گیا اور ان پر گھر کا دروازہ گرادیا جس سے ان کی پسلیاں ٹوٹ گئیں اور پیٹ کا وہ بچہ شہید ہوگیا جس کا نام حضور علیہ السلام نے اپنی زندگی میں محسن رکھ دیا تھا۔ (جلاء العیون اردو ترجمہ مطبوعہ لکھنؤ حصہ اول ص۱۷۳) پر اس قسم کی خرافاتی روایات موجود ہیں۔

اس روایت کو پڑھئے اور سر دھنئے ہم چونکہ کوئی تبصرہ نہیں کر رہے ہیں۔ لہذا صرف اتنی بات پر اکتفا کرتے ہیں کہ کیا ہوگیا تھا فاتح خیبر، اسد اللہ کو کہ وہ ابوبکر و عمر سے اپنی بیوی تک کو نہ بچا سکے۔ استغفر اللہ العظیم

ہم یہ بتانا چاہتے تھے کہ خمینی صاحب کا خلافت کے متعلق کیا عقیدہ ہے لیکن اس کو سمجھانے کے لئے ضروری تھا کہ خلفائے ثلثہ حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان کے متعلق خمینی صاحب اور ان کے بزرگوں کا عقیدہ پیش کر دیا جائے پس ہم نے مذکورہ بالا عبارات پیش کیں جن سے آپ کو معلوم ہوگیا کہ۔

حضرات خلفائے ثلثہ حضرت ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم خمینی صاحب اور ان کے فرقہ کے نزدیک فاسق، منافق، غاصب، ظالم، مرتد کافر وغیرہ سب کچھ ہیں۔

(العیاذ باللہ)

تو جو فرقہ ان مقدس حضرات کو مسلمان تک ماننے کے لئے تیار نہیں وہ کب ان کی امامت و خلافت کو حق سمجھ سکتا ہے جس کا واضح نتیجہ یہ ہے کہ ان حضرات نے اپنے چوبیس سالہ دور خلافت میں جو کچھ کیا وہ قرآن اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف اور باطل تھا۔ اس طرح حضور علیہ السلام کے بعد وہ دور جس کو آپ نے اپنے زمانہ کے بعد بہترین زمانہ قرار دیا وہ بدترین

Marfat.com

زمانہ قرار پایا نیز وہ قرآن جو ہمارے پاس ہے اصل کلام الہیٰ نہ رہا کیونکہ اس کو جمع کرنے والے یہی حضرات ہیں اب خمینی صاحب کے نزدیک اسلامی انقلاب اور اسلامی قانون وہی ہوگا جو اس قرآن کے خلاف اور ان کے مذہب کے مطابق ہو۔

پس ہم کس طرح قرآن و سنت کے خلاف کسی قانون کو اسلامی قانون مان سکتے ہیں اور کس طرح ایسے شخص کو اپنا سربراہ تسلیم کر سکتے ہیں جس کے تصور میں قرآن سے ہٹ کر کوئی اسلام پایا جاتا ہو پس خدا کرے قارئین نے ہمارا مدعا سمجھ لیا ہو اگر وہ کسی بھی طرح خمینی تحریک سے تعلق رکھتے ہوں تو اس سے علیحدگی اختیار کر لیں کہ یہ ایک بڑی سازش ہے امت مسلمہ کے دلوں سے خلفاء راشدین صحابہ کی عظمت نکالنے کی اور قرآن و سنت سے مسلمانوں کو دور کرنے کی۔

آیئے اب دیکھیں کہ خمینی صاحب اور ان کے اکابر خلافت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ خمینی صاحب اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

نحن نعتقد بالولا و نعتقد بالضرورة ان يعين النبي خليفة من بعده وقد فعل ' (الحكومة الاسلاميه ص۱۸)	اور ہم ولایت (امامت) پر عقیدہ رکھتے ہیں اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نبی کے لئے ضروری تھا کہ وہ اپنا خلیفہ نامزد کر دے تو انہوں نے ایسا کیا۔
وكان تعيين خليفة من بعده عاملا متمما و مكملا للرسالة (الحكومة الاسلاميه ص۱۹)	اور نبی کا اپنے بعد کے لئے خلیفہ نامزد کر دینا ہی وہ عمل تھا جس سے آپ کے فریضہ رسالت کی ادائیگی کی تکمیل ہوئی۔

مزید فرماتے ہیں۔

بحيث كان يعتبر الرسول' لولا تعيين الخليفة من بعده غير	اگر رسول اپنے بعد کے لئے خلیفہ نامزد نہ کرتے تو سمجھا جاتا کہ امت کو جو

Marfat.com

مبلغ رسالتہ
(الحکومۃ الاسلامیہ صہ ۴۳)

پیغام پہونچانا اللہ کی طرف سے آپ کے ذمہ کیا گیا تھا وہ آپ نے نہ پہونچایا۔ اور رسالت کا فریضہ ادا نہ کیا۔

ان تینوں عبارتوں میں امام خمینی صاحب نے خلیفہ کی نامزدگی کو فریضہ نبوت کا ایسا اہم جز قرار دیا ہے کہ اگر اس کو ادا نہ کیا جاتا تو رسول اپنی ذمہ داری ادا کرنے میں ناکام رہتے۔ یعنی خمینی صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے اپنی زندگی ہی میں اپنا خلیفہ نامزد کر دیا تھا اور کس کو کیا۔ حضور علیہ السلام کے کسی ارشاد سے تو پتہ نہیں چلتا لیکن خمینی صاحب بتلاتے ہیں۔

وللرسول الکریم قد کلمہ اللہ وحیا ان یبلغ ما انزل الیہ فیمن یخلفہ فی الناس وبحکم ھذا الامر فقد اتبع ما امر بہ وعیّن امیر المؤمنین علیًا للخلافۃ
(الحکومۃ الاسلامیہ صہ ۴۲-۴۳)

اور رسول علیہ السلام سے خدا نے وحی کے طور پر کلام فرمایا۔ اور حکم دیا کہ اپنے بعد خلیفہ اور مسلمانوں کا حاکم مقرر کرنے کے متعلق آپ پر جو حکم نازل ہو چکا ہے وہ لوگوں تک پہونچا دیں پس آپ نے اس حکم الہٰی کی پابندی کی اور علی علیہ السلام کو نامزد کیا۔

اب یہ بھی ملاحظہ ہو کہ حضور علیہ السلام نے حضرت علی کے امیر المومنین ہونے کا اعلان کب فرمایا اور اس کا کیا اثر ہوا۔

وفی غدیر خم فی حجۃ الوداع عینہ النبی حاکما من بعدہ ومن حینہا بداء الخلاف الی نفوس القوم

اور حجۃ الوداع میں غدیر خم کے موقع پر رسول خدا نے علی کو اپنے بعد کے لئے خلیفہ اور مسلمانوں کا حاکم مقرر کیا۔ اور اسی وقت سے قوم کے دلوں

Marfat.com

ایں مخالفت کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

(الحکومۃ الاسلامیہ ص۱۳۱)

غور کیجئے حضرت علی کی خلافت کا اعلان بقول خمینی صاحب اللہ کے حکم سے رسول خدا، فرماتے ہیں اور قوم پر صحابہ پر اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ ان کے دلوں میں دشمنی مخالفت بھر جاتی ہے۔ حالانکہ یہ وہ قوم ہے وہ صحابہ ہیں جنہوں نے رسول کے اشاروں پر اپنا سب کچھ قربان کیا جن کی قربانیوں کی نظیر آج تک دنیا پیش نہ کر سکی جنہوں نے رسول کے اشارے پر اپنا وطن چھوڑا۔ اپنی اولاد کو قربان کیا اپنی گردنیں تک کٹائیں۔ لیکن خمینی صاحب کے خیال میں یہ لوگ اتنے خود غرض اور لالچی تھے کہ اللہ اور اس کے رسول کا ہر حکم ماننے کے باوجود ان سے یہ برداشت نہ ہو سکا کہ رسول اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ کے حکم سے اپنے بعد کے لئے اپنا خلیفہ نامزد کریں کیونکہ ان میں سے ہر ایک خمینی صاحب کی طرح حکومت واقتدار کا متمنی تھا۔

بہر حال جو کچھ خمینی صاحب فرماتے ہیں وہ فرقہ خمینیہ کے لئے قابل قبول ہوگا۔ جو انہیں کوئی مذہبی حیثیت دیتے ہیں ہم تو یہ سب باتیں بادل ناخواستہ نقل کر رہے ہیں۔ صرف اس لئے کہ امت مسلمہ کو خمینی تحریک کے فریب سے محفوظ رکھ سکیں۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد کے لئے امیر المؤمنین (علی) کو لوگوں پر حاکم مقرر کر دیا اور پھر امامت و ولایت کا یہ منصب ایک امام سے اگلے امام کی طرف برابر منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ امام غائب تک پہنچ کر یہ سلسلہ اپنی انتہا کو پہونچا۔

وقد عين من بعده واليًا على الناس، امير المؤمنين واستمر انتقال الامامة والولاية من امام الى امام الى ان انتهى الامر الى الحجة القائم

(الحکومۃ الاسلامیہ ص۹۸)

دیکھا آپ نے امامت و ولایت حق بنتا ہے صرف حضرت علی کا ان کے بعد گیارہ اماموں کا اور پھر بارہویں امام، امام غائب کا اور ان کے ظہور تک زمانہ غیبت کبریٰ میں بحیثیت قائمقام لوگ

امام ہو سکتے ہیں جو اس عقیدے کو تسلیم کرتے ہوں گویا نہ تو کوئی دوسرا شخص اسلامی انقلاب کا محرک ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی مسلمانوں کا حاکم بن سکتا ہے اس دور میں صرف، اور صرف امام وقت، امام برحق جناب خمینی صاحب بنتے ہیں۔ اللہ اکبر کیا شان ہے جناب کی اب ظاہر ہے کہ جو شخص خمینی صاحب کو امام و حاکم اور اسلامی انقلاب کا داعی تسلیم کرے گا اسے یہی عقیدہ رکھنا پڑے گا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد گیارہ امام امت مسلمہ کے خلیفہ و امیر ہوئے اور اب امام غائب کے ظہور تک شیعہ مجتہدین اور امام خمینی اس منصب پر فائز ہیں اور جب امام غائب ظاہر ہوں گے تو وہ امیر المؤمنین ہوں گے جو سب سے پہلے سینوں اور ان کے علماء کو قتل کریں گے رہے حضرت ابوبکر، عمر، عثمان تو ان کا کوئی ذکر ہی نہیں وہ کچھ نہ تھے صرف وہی تھے۔ جو آپ سطور بالا میں پڑھ چکے ان الفاظ کا اعادہ کر کے ہم گناہ گار نہیں ہونا چاہتے نہ ہی ہمارا قلم وہ باتیں دوبارہ لکھنے پر آمادہ ہوتا ہے۔

دورِ خلافت

حضور علیہ السلام کے بعد سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور چوبیس سالہ دور ظلم، غصب اور تحریف قرآن کا دور تھا خمینی صاحب کے نزدیک اسلامی تاریخ میں اس دور کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ وہ قابل ذکر بھی نہیں۔ واضح رہے کہ غیر مسلم مؤرخین نے بھی اس چوبیس سالہ دور کو اسلامی تاریخ کا سنہری اور اہم ترین دور قرار دیا ہے لیکن خمینی صاحب نے اسلامی حکومت پر پوری کتاب " الحکومۃ الاسلامیہ " لکھ ڈالی مگر کہیں اچھے الفاظ میں اس دور کا ذکر نہ کیا۔ نہ اس زمانہ کو اسلامی حکومت کا دور سمجھا بلکہ تحریر فرمایا۔

فقد ثبت بضرورۃ الشرع والعقل	شریعت اور عقل کی رو سے یہ بات
ان ما کان ضروریا ایام الرسول	ثابت ہو چکی ہے کہ رسول کے زمانہ اور
وفی عہد امیر المؤمنین علی بن	امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ

Marfat.com

طالب، من وجود الحکومۃ لایزال ضروریا الی یومنا ھذا (الحکومۃ الاسلامیہ ص۲۶)	اسلام کے زمانے میں حکومت کا وجود جس طرح ضروری تھا اسی طرح ہمارے زمانہ میں بھی ضروری ہے۔

یعنی ہمارے زمانہ میں طرز حکومت وہی ہونا چاہیئے جو حضور علیہ السلام اور حضرت علی کے زمانے میں تھا۔ اور اس کے درمیان کا زمانہ وہ تو خمینی صاحب کے نزدیک اس قدر بدترین تھا کہ قابل ذکر ہی نہیں کیا آپ تاریخ اسلام کے اس سنہری دور کو اوراق تاریخ سے مٹا دینا اور اس دور کی عظمت واہمیت کو اور خلفاء ثلثہ کی محبت کو نکال دینے کے لئے تیار ہیں یہی تو خمینی تحریک کا اصل مقصد ہے۔ میرے خیال سے کوئی مسلمان یہ جرأت کرنے پر آمادہ نہ ہوگا تو پھر ہمیں بچنا ہوگا۔ خمینی تحریک سے اس پرفریب پروپیگنڈے سے جس پر ایران کی ساری دولت صرف ہو رہی ہے۔

خدارا اپنے مسلک کی حفاظت کے لئے خود کو متحد رکھنے کے لیے اخبارات ورسائل کو گھر سے نکال پھینکئے جن میں نام نہاد اسلامی انقلاب کا پروپیگنڈا ہو اور اسلام کے عظیم رہنماؤں اور اسلامی نظام کے مرتبین کا نام تک نہ ملے اور ایسے لوگوں کا مکمل بائیکاٹ کیجئے جو چند ایرانی سکوں میں اپنا دین بیچ کر آپ کا دین خراب کرنے کے لئے آپ کے سامنے آئیں اور خمینی صاحب اور ان کے نام نہاد اسلامی انقلاب کی قصیدہ خوانی کریں۔

مزید وضاحت کے لئے اب آپ اصول کافی کی چند عبارات کا مطالعہ کریجئے۔

ان الامامۃ عھد من اللہ عزوجل معھود لرجال مسمیین علیھم السّلام لیس للامام ان یزویھا عن الذی یکون من بعدہ (اصول کافی ص۱۷)	امامت اللہ عزوجل کی طرف سے مقرر و متعین ہے مخصوص افراد کے لئے امام کو بھی یہ حق نہیں کہ اپنے بعد کے لئے خدا کی طرف سے مقررہ امام کے سوا کسی کو امامت منتقل کرسکے۔

دوسری روایت میں ہے۔

Marfat.com

اتدرون الموصی منا یوصی الی من یرید لا، واللہ ولکن عھد من اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل، فرجل حتی ینتھی الامر الی صاحبہ

(اصول کافی ص۱۷۰)

کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم میں سے وصیت کرنے والا امام اپنے بعد کے لئے جس کو چاہے امام بنا دے۔ خدا کی قسم ایسا نہیں بلکہ یہ تو اللہ اور اس رسول کی طرف سے عہد و پیمان ہے۔ مخصوص افراد کے لئے جس کا سلسلہ امام غائب پر ختم ہوتا ہے۔

اصول کافی کی ان دونوں عبارتوں میں وہی بات بیان کی جا رہی ہے جو اس سے پہلے آپ خمینی کی عبارتوں میں پڑھ چکے ہیں جس سے ہمارا یہ دعویٰ ثابت ہوتا ہے کہ خمینی صاحب جو کچھ لکھتے یا کہتے ہیں اس کا ماخذ اصول کافی اور ان کے اکابر کی دوسری کتابیں ہیں اور یہ ٹھیک بھی ہے جس طرح ہمارا کوئی عالم بخاری شریف یا دوسری کتابوں کو اپنی تحریر و تقریر کا ماخذ بناتا ہے بس فرق صرف اتنا ہے کہ ہم اپنے مسلک کو چھپاتے نہیں جھوٹ نہیں بولتے جبکہ خمینی صاحب کے یہاں کتمان و تقیہ عبادت ہے۔

اصول کافی میں ائمہ کی نامزدگی اور خاص ہدایت و وصیت کے متعلق امام جعفر صادق سے ایک طویل روایت منسوب ہے جس کا ہم یہاں خلاصہ پیش کرتے ہیں۔ تفصیل اصول کافی ص۱۷۱ ص۱۷۳ پر موجود ہے۔

.نبی کریم علیہ السلام کے پاس جبرئیل آسمان سے امامت اور ائمہ کے متعلق ایک وصیت نامہ سربمہر کتاب کی شکل میں لے کر آئے اس کے علاوہ کوئی چیز حضور علیہ السلام پر سربمہر مکتوب کی شکل میں نازل نہیں ہوئی اس میں ہر امام کے لئے الگ، الگ، ایک لفافہ تھا۔ حضور علیہ السلام نے وہ سب حضرت علی کے سپرد کر دیئے انہوں نے صرف اپنے لفافہ کی مہر توڑ کر اس میں موجود اپنے متعلق

Marfat.com

وصیت پڑھی پھر اسی طرح ہر امام کو وہ لفافہ اس کے نام کا سر بمہر ملتا رہا وہ اس کو پڑھتا رہا یہاں تک کہ آخری لفافہ اسی طرح امام غائب کے لئے ہے جو انہیں ظاہر ہونے کے بعد ملے گا۔

کیسی مضحکہ خیز عبارت ہے یہ باتیں آپکو اصول کافی یا اس کے ماننے والوں ہی کی کتابوں میں ملیں گی اور کہیں نہیں بہرحال ہم تو مجبور ہیں اس پر کوئی تبصرہ نہیں کر سکتے صرف نقل کر رہے ہیں لیکن اس عبارت کو پڑھنے اور نقل کرنے کے بعد ہماری عقل یہ جاننے کے لئے ضرور بے چین ہوگی کہ آخری لفافہ جو امام غائب کے لئے ہے وہ آج کل کس کے پاس محفوظ ہے وہ بہت ہی مقدس ہستی ہوگی جس کے پاس یہ لفافہ ہوگا ہم امام غائب کی تو زیارت نہیں کر پائیں گے صاحب لفافہ ہی کی زیارت نصیب ہو جاتی تو کتنا اچھا ہوتا کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ لفافہ جناب خمینی صاحب ہی کے پاس ہو اور اس کی برکت سے وہ ایران پر حکومت کر رہے ہوں اور شاید موصوف اتنی عمر پائیں کہ امام غائب کو وہ بذات خود ان کی امانت سپرد کر سکیں۔

اہل عقل سوچیں دین کے ساتھ یہ کیسا مذاق ہے اسی قسم کی ایک روایت کا خلاصہ، اور ملاحظہ ہو جو اصول کافی ص ۳۴۳ ص ۳۴۴ پر درج ہے۔

کہ حضرت فاطمہ کے پاس ایک تختی تھی جس کو جابر بن عبداللہ نے دیکھا تھا۔ اور اس میں جو کچھ لکھا تھا اس کو ایک جھلی پر نقل بھی کر لیا تھا امام باقر نے اس کو دیکھا اس تختی پر حضرت علی اور ان کے بعد ہونے والے اماموں کے متعلق خدائی حکم لکھا تھا۔

ایک اور روایت ملاحظہ ہو۔

فاخذ علی بید ابی بکر فاراہ النبی فقال یا ابابکر آمن بعلی وباحد عشر من ولدہ انھم مثلی الا النبوۃ	پھر حضرت علی نے ابوبکر کا ہاتھ پکڑا اور ان کو حضور علیہ السلام کے سامنے پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا اے ابوبکر

Marfat.com

وتب الی اللہ مما بیدک وانہ لا حق لک فیہ ثم ذھب فلم یر

(اصول کافی صہ ۳۴۸)

علی پر ایمان لاؤ اور ان کی اولاد میں سے گیارہ اماموں پر وہ سب میری ہی طرح ہیں سوائے نبوت کے اور اے ابوبکر تم نے جو خلافت پر قبضہ کر لیا ہے۔ اللہ کے حضور میں اس سے توبہ کرو اس میں تمہارا کوئی حق نہیں حضور یہ فرما کر تشریف لے گئے اور پھر نظر نہ آئے۔

اصول کافی کی روایت کے مطابق یہ واقعہ حضور علیہ السلام کے دنیا سے تشریف لے جانے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ کا ہے جس سے واضح ہے کہ حضرت علی حضرت ابوبکر سے اپنا حق خلافت طلب کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ انھوں نے ایک دن یہ مقدمہ حضور علیہ السلام کے دربار میں پیش کر دیا اور حضور علیہ السلام نے حضرت علی کے حق میں فیصلہ فرماتے ہوئے ابوبکر کو نہ صرف خلافت حضرت علی کے سپرد کر دینے کا حکم دیا بلکہ یہ بھی حکم دیا کہ تم علی اور ان کے آنے والے گیارہ اماموں پر ایمان لاؤ لیکن پھر بھی ابوبکر نے خلافت نہ چھوڑی۔ نہ حضرت علی پر ایمان لائے نہ گیارہ اماموں پر ایمان لائے۔ حضور علیہ السلام کی بات پر کوئی توجہ ہی نہ کی العیاذ باللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔

اسی پر بس نہیں بلکہ جناب والا جو لوگ حضرت علی کو خلیفہ بلا فصل نہیں مانتے قرآن کریم سے ان کا جہنمی ہونا ثابت کیا جا چکا ہے ملاحظہ ہو۔

بلیٰ من کسب سیئۃً واحاطت بہ خطیئتہ فاولٰئک اصحٰب النار ھم فیھا خٰلدون ٭ (سورہ بقرہ آیت ۸۱)

ہاں جس نے جان کر برائی کی اور اس کی خطاؤں نے گھیر لیا تو وہی دوزخی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

Marfat.com

امام جعفر صادق اس آیہ مبارکہ کی تفسیر اس طرح فرماتے ہیں۔

بلی من کسب سیئۃ واحاطت بہ خطیئتہ قال اذا جحد امامۃ امیر المؤمنین فاولٰئک اصحٰب النار ھم فیھا خٰلدون ٥ (اصولِ کافی ص ۱۷۰)	ہاں جس نے جان کر برائی کی اور اس کی خطاؤں نے گھیر لیا امام جعفر نے فرمایا جبکہ اس نے امیر المؤمنین کی امامت کا انکار کیا تو وہی دوزخی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے

غور فرمایئے آپ اور ہم حضرت ابوبکر کو پہلا خلیفہ، عمر کو دوسرا خلیفہ، عثمان کو تیسرا خلیفہ اور حضرت علی کو چوتھا خلیفہ مانتے ہیں۔ لیکن معاملہ یہ ہے کہ فرقہ خمینیہ کے نزدیک پہلے، دوسرے اور تیسرے کا تو ذکر نہیں ہونا چاہیئے یہ تینوں کون تھے ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں اب صرف مسئلہ حضرت علی کی خلافت کا تو سن لیجئے جو حضور علیہ السلام کے بعد بلا فصل حضرت علی کو اور صرف حضرت علی کو خلیفہ نہیں مانتا وہ جہنمی ہے معاذ اللہ ہم سب پوری امت مسلمہ جمہور امت جہنمی قرار پائی۔ جنت کے ٹھیکیدار صرف خمینی صاحب اور ان کے فرقہ کے لوگ ہیں۔

اور خمینی تحریک کا مقصد شاید یہی ہے کہ ہمیں جہنم سے بچا کر جنت میں لے جائیں تو حضرات محترم میں اپنے قلب کی گہرائیوں سے یہ جواب دیتا ہوں کہ۔

اگر حضرت ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کا دامن چھڑا کر ہم سے کوئی جنت کا وعدہ کرے تو جھوٹا ہے اور مجھے ایسی جنت کی ضرورت بھی نہیں میں اسی جنت کا متمنی ہوں جو خلفاء اربعہ اور تمام صحابہ کرام کی محبت و عظمت کے صلہ میں نصیب ہو۔

مجھے یقین ہے کہ ہر سنی مسلمان کی میں نے صحیح ترجمانی کی ہے کہ ہر ایک کا اعتقاد یہی ہوگا۔ اور یہی ہونا چاہیئے۔

Marfat.com

اہم سوال وجواب

امام خمینی صاحب کی کتاب کشف الاسرار کے صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۵ پر ایک سوال وجواب درج ہے جو ہم خمینی صاحب کی بدعقیدگی قارئین کے علم میں لانے کی غرض سے یہاں درج کرتے ہیں۔

پس از آنکہ بحکم خرد وقرآن روشن شد کہ امامت یکے از اصول مہم اسلام است خدا ایں اصل مسلم را و چند جائے قرآن ذکر کردہ اینک در جواب ایں گفتار پیمبر دازیم کہ چرا خدا اسم امام را بانوہ شناسنامہ ذکر نکردہ تا خلافت برداشتہ شود و ایں ہمہ خونریزی نشود۔

(کشف الاسرار ص ۱۱۲)

جبکہ عقل وقرآن کی رو سے یہ بات ثابت ہوچکی کہ مسئلہ امامت اسلام کے اہم اصولوں میں سے ہے اور خدا نے قرآن کریم میں بھی اس بنیادی اصول کا متعدد جگہ ذکر فرمایا ہے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ خدا نے قرآن کریم میں حضرت علی کا نام لیکر ان کی خلافت کا اعلان کیوں نہ کردیا تاکہ اس سلسلے میں کوئی اختلاف باقی نہ رہتا۔ اور جو خونریزی ہوئی وہ نہ ہوتی۔

مصنف نے خود ہی سوال قائم کیا ہے جو واضح ہے کہ قرآن کریم میں بحیثیت خلیفہ بلافصل اگر حضرت علی کا نام آجاتا تو کوئی اختلاف ہی نہ رہتا اب خمینی صاحب خود ہی اس کا جو جواب عطا فرماتے ہیں ہم اس کا خلاصہ پیش کررہے ہیں ملاحظہ ہو

اگر حضور علیہ السلام کے بعد حضرت علی کے خلیفہ ہونے کا اعلان قرآن کریم میں ان کے نام کے ساتھ کر بھی دیا جاتا تو یہ کس طرح یقین کیا جاسکتا تھا کہ اس سلسلے میں جو اختلاف ہوئے اور خونریزی ہوئی کیونکہ جو لوگ پیغمبر اسلام سے وابستہ

Marfat.com

ہوے ہیں صرف حکومت واقتدار کے لئے اور اس مقصد کے حصول کے لئے وہ ہمیشہ ان سے چپکے رہے ایسے لوگوں سے کب توقع کی جاسکتی تھی کہ وہ قرآن کی اس آیت کو مان لیتے اور خلافت حضرت علی کے سپرد کر کے اپنی ساری زندگی کی کاوشوں کو رایئگاں کر دیتے انہیں تو ہر قیمت پر اپنا مقصد پورا کرنا اور اقتدار حاصل کرنا تھا ہاں قرآن کریم میں نام آجانے کے بعد اس سے بھی زیادہ خراب صورتحال پیدا ہونے کا امکان تھا۔ اس طرح کہ وہ خود غرض لوگ حکومت حاصل کرنے کے لئے اپنی ایسی پارٹی بنا لیتے جو اسلام کے خلاف کام کرتی اور وہ کھل کر مسلمانوں کے خلاف میدان میں آجاتے اور اسلام کے دشمن بن جاتے اور یہ بھی ممکن تھا کہ وہ لوگ اس آیت کو قرآن میں سے نکال دیتے اور اللہ کی کتاب میں ایسی تحریف کرتے کہ بعد میں آنے والوں کو اس کی خبر تک نہ ہوتی اور پھر پورا قرآن یہود ونصاریٰ کی کتابوں کی طرح قابل اعتبار نہ رہتا اور یہ ایک عظیم نقصان ہوتا جو قیامت تک مسلمانوں کے لئے شرم و عار کا باعث بنا رہتا اور ان لوگوں (ابوبکر و عمر و عثمان) سے یہ بعید نہ تھا کیونکہ انھوں نے قرآن کو صرف اپنے مقصد ہی کے حصول کے لئے اختیار اور تسلیم کیا تھا یا کم ازکم اتنا ہو سکتا تھا کہ وہ قرآن کریم کی اس آیت کے مقابلے میں کوئی حدیث گھڑ لیتے اور قوم کو بتا دیتے کہ حضور علیہ السلام نے آخر عمر میں قرآن کے ارشاد کو منسوخ فرما کر حضرت علی کو امامت وخلافت سے معزول کر دیا تھا اور چونکہ اس وقت مسلمانوں پر ان حضرات کا کافی اثر تھا لہٰذا وہ اپنے ہر عمل کی تائید وحمایت حاصل کر سکتے تھے۔ جیسا کہ انھوں نے مسئلہ خلافت اور دوسرے بہت سے معاملات میں کیا جیسے ابوبکر نے قرآنی آیت کی صراحت کے باوجود نبی کی صاحبزادی فاطمہ کو میراث سے محروم کر دیا اور اپنے اس عمل کے جواز کے لئے حدیث گھڑی،

انا معشر الانبیاء لانورث || ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم

مانترکناہ صدقۃ	جو بھی چھوڑیں صدقہ ہے۔ اور عمر نے قرآن کے حکم کے خلاف ، متعہ کو ناجائز قرار دے دیا۔ (کشف الاسرار ص ۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵)

ہم چونکہ تردید و تنقید نہ کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں اس لئے خمینی صاحب کی ان لغویات کا کوئی جواب نہیں دے رہے تاہم اتنا عرض کرنا ضروری ہے کہ جس شخص کے نزدیک حضرت ابوبکر، عمر عثمان اس قدر ناقابل اعتبار ہیں کہ وہ اپنی دنیا اور حکومت واقتدار کے لئے سب کچھ کر سکتے ہیں. قرآن میں تحریف بھی کر سکتے ہیں احادیث بھی گھڑ سکتے ہیں حتی کہ اسلام کو بھی چھوڑ سکتے ہیں (العیاذ باللہ) ایسے شخص کو آپ اسلامی انقلاب کا داعی بیسویں صدی کا ہیرو قائد اسلام اور نہ جانے کیا کیا سمجھ رہے ہیں کہاں گئی آپ کی ایمانی غیرت، کیا ہوا آپ کو اگر کوئی شخص آپ کے باپ یا آپ کے کسی بزرگ کی ذرا بھی توہین کرتا آپ اس سے لڑنے مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں ہمیشہ کے لئے اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں یہ پڑھیئے نام نہاد اسلامی انقلاب کا داعی ہمارے ان بزرگوں کے متعلق کیا لکھتا ہے جن پر ہمارے ماں باپ کی عزت وآبرو اور جانیں قربان ہیں۔

خدارا فیصلہ کیجئے جو شخص ان نفوس پر کسی قسم کا اعتماد کرنے کو تیار نہ ہو وہ خود پوری امت مسلمہ کا معتمد بننا چاہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ ہم اس پر اعتماد کریں کہ ایران میں اس نے جو کچھ کیا وہ اسلام کے لئے ہے عراق میں وہ جو کچھ کر رہا ہے وہ اسلام کے لئے ہے وہ چاہتا ہے کہ ہم اس کو امام وقت، سربراہ اسلام تسلیم کریں تو سنیئے۔

جو شخص ابوبکر و عمر اور عثمان کو قابل اعتماد نہیں سمجھتا ہم اس پر کسی معاملے میں اعتماد نہیں کر سکتے۔ جو شخص ان حضرات کے دور خلافت کو اسلام کا بہترین دور ماننے کے لئے تیار نہیں ہم اس کے نام نہاد اسلامی انقلاب کو قطعاً کوئی وقعت نہیں دے سکتے۔

Marfat.com

جو شخص ان حضرات اور دیگر صحابہ کے ایمان میں ذرہ برابر بھی شک کرتا ہے ہم اس کو قطعاً مسلمان ماننے کے لئے تیار نہیں۔

کچھ محسوس کئے آپ نے خمینی تحریک کے خدشات سوچئے یہ تحریک پوری امت مسلمہ میں کیسا عظیم فتنہ پیدا کر سکتی ہے اگر خمینی واقعی اسلام یا مسلمانوں کے لئے مخلص ہوتے تو اپنے نام نہاد اسلامی انقلاب کا پوری دنیا میں ڈھول پیٹنے کے بجائے اپنی حدود مملکت میں مکمل اسلامی نظام نافذ کر کے دنیا کو اسلامی حکومت کا ایک عملی نمونہ دکھاتے لیکن ایران کے انقلاب کو انہوں نے اسلام سے منسوب کر کے اسلام کو بدنام اور داغدار کرنے کے سوا کچھ نہیں کیا۔

نظام اسلام، نظام رحمت اور پیغام امن ہے لیکن نہ جانے ایران میں کونسا اسلام آیا ہے جو سات برس کی مدت طویلہ میں ایک دن کے لئے بھی وہاں کے بسنے والوں کو چین سکون مہیا نہ کر سکا نہ جانے یہ کیسا اسلامی انقلاب ہے کہ جس میں دن بدن یتیموں، بیواؤں اور معذوروں کا اضافہ ہو رہا ہے نہ جانے یہ کیسا اسلامی انقلاب ہے کہ آج تک ایران کے بسنے والے خانہ جنگی میں مبتلا ہیں اور نہ صرف وہ خود لڑ رہے ہیں بلکہ انہوں نے پوری دنیا کو جنگ کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے یہ کیسا اسلامی انقلاب ہے جو اپنے ملک کو معاشی استحکام دینے کی بجائے دن بدن اسکی معاشی حالت کو کمزور کر رہا ہے۔

میرے دوستو یہ اسلامی انقلاب ہے ہی نہیں یہ کتمان ہے، تقیہ ہے اس کے پس پردہ حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور تمام صحابہ کرام سے بغض و عناد ہے دنیا سے مسلک حق اہل سنت وجماعت ختم کرنے کی بھیانک سازش ہے۔ سنیوں کے قتل عام کا منصوبہ ہے۔ یقین جانیئے اس کے سوا خمینی تحریک کچھ نہیں بس یہی ہیں اس تحریک کے اغراض و مقاصد بس قبل اس کے کہ یہ خطرناک تحریک اپنے عزائم کی تکمیل کا رخ اختیار کرے ضروری ہے کہ ہم اس کو اپنے شہروں گلی کوچوں، محلوں اور گھروں سے باہر کر دیں کہ چنگاری کو بجھا دیا جائے تو بڑی آگ سے بچا سکتا ہے یہ ایرانی سیل خیابان ایران ہمارے شہروں میں آگ کی چنگاریوں کو بجھانے کا نہایت آسانی سے

Marfat.com

نرمی سے محبت سے آگ بھڑک اٹھی تو بہت دشواری ہو گی بہرحال یہ چند باتیں عرض کرنے کے بعد پھر ہم اصل موضوع کیطرف لوٹتے ہیں ملاحظہ کیجئے اصول کافی کی ایک اور عبارت۔

وکان امیر المؤمنین کثیراً ما یقول انا قسیم اللہ بین الجنۃ والنّار وانا صاحب العصا والمسیم ولقد اقرت لی جمیع الملائکۃ والروح، والرسل، مثل ما اقر وا بہ المحمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (اصول کافی ص ۱۱۷)	امیر المومنین حضرت علی اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں اللہ کی طرف سے جنت اور دوزخ کے درمیان تقسیم کرنے والا ہوں اور میرے پاس عصائے موسیٰ اور خاتم سلیمان ہے اور میرے لئے تمام فرشتوں اور جبرئیل۔ اور تمام رسولوں نے اسی طرح اقرار کیا جس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا تھا۔

اس عبارت کے متعلق ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ان کے متعلق کوئی اس قسم کی بیہودہ باتیں کرتا تو اس کا انجام بھی عبداللہ بن سبا جیسا ہی ہوتا۔

بدترین وغلیظ گستاخی

چند مزید عبارات ملاحظہ ہوں جن سے پوری طرح خمینی صاحب اور ان فرقہ کی بدباطنی دریدہ دہنی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

حضرت امام باقر سے ان کے ایک مخلص مرید نے حضرت ابوبکر و عمر کے متعلق سوال کیا۔ تو انہوں نے جواب دیا

ما تسألنی عنھما مامات منا میت الا ساخطا علیھما یوصی بن للث	تم ان دونوں کے متعلق مجھ سے کیا پوچھتے ہو ہم اہل بیت میں سے جو

الكبير منا الصغير انهما ظلمانا
حقنا وكانا اول من ركب اعناقنا
والله ما اسست من بلية ولا
قضية تجري علينا اهل البيت
الا هما اسسا اولهما فعليهما
لعنة الله والملئكة والناس
اجمعين
(فروع کافی کتاب الروضہ ص۱۱۵)

بھی دنیا سے گیا ان دونوں سے سخت ناراض گیا ہے ہم میں سے ہر بڑے نے چھوٹے کو اس کی وصیت کی ہے ان دونوں نے ظالمانہ طور پر ہمارا حق مارا یہ دونوں سب سے پہلے ہم اہل بیت کی گردنوں پر سوار ہوئے۔ ہم اہلبیت پر جو بھی مصیبت آتی ہے اس کی بنیاد ان دونوں ہی نے ڈالی ہے۔ لہٰذا ان دونوں پر لعنت ہو اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔

کتاب الروضہ کے اسی صفحہ پر ہے کہ حضرت امام باقرؑ سے سوال کیا گیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں پھینکنے والے ان کے بھائی کیا نبی تھے کہ قرآن کریم میں ان کا ذکر "اسباط" کے لفظ سے کئی جگہ کیا گیا ہے تو امام باقرؑ نے جواب دیا۔

لا ولكنهم كانوا اسباطا اولاد
الانبياء ولم يكن يفارق الدنيا
الا سعداء تابوا وتذكروا ما صنعوا
وان الشيخين فارقا الدنيا ولم يتوبا
ولم يتذكرا ما صنعا بامير المؤمنين
عليه السلام فعليهما لعنة الله
والملئكة والناس اجمعين
(فروع کافی کتاب الروضہ ص۱۱۵)

یعقوب علیہ السلام کے وہ بیٹے نبی تو نہ تھے لیکن ان میں سے ہر ایک دنیا سے نیک بخت اور پاک ہو کر گیا انہوں نے جو ظلم کیا تھا بعد میں اس کو یاد کیا اور توبہ کی اور یہ شیخین (ابوبکر و عمر) دنیا سے اس حال میں گئے کہ انہوں نے جو ظلم امیر المؤمنین علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا۔ اس سے انہوں نے نہ

Marfat.com

تو توبہ کی ہی خیال کیا لہذا ان پر اللہ کی اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

حضرت امام باقر کے ایک مرید کمیت بن زید نے امام سے عرض کیا کہ میں ان دونوں آدمیوں ابو بکر و عمر کے متعلق آپ سے کچھ معلوم کرنا چاہتا ہوں تو انہوں نے جواب دیا۔

یا کمیت بن زید ما اھریق فی الاسلام محجمۃ دم ولا اکتسب مال من غیر حلہ ولا نکح فرج حرام الاو ذالک فی اعناقھما الی یوم یقوم قائمنا (رجال کشی ص ۱۳۵)	اے کمیت ابن زید اسلام میں جس کا بھی خون ناحق بہایا گیا اور جو بھی ناجائز مال کمایا گیا اور جو بھی کرتا ہوا یا ہوگا ہمارے امام منتظر کی آمد تک اس سب کا گناہ انہی دونوں کی گردنوں پر ہوگا۔ (معاذ اللہ)

ملاحظہ فرمایا آپ نے کس قدر اذیتناک عبارات ہیں یہ نہ جانے کس ہمت سے میرے قلم نے ان کو نقل کیا ہے ہم یقین کرتے ہیں کہ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کا دامن ان لغویات سے پاک ہے ان پر یہ ایک عظیم بہتان ہے ذرا سوچئے لعنت ان ہستیوں پر کی جا رہی ہے جن سے خدا کی رضا کی گواہی قرآن دیتا ہے اور اپنے سارے گناہوں کو ان کے سر تھوپنے کی کوشش کی جا رہی ہے جو امت کی تمام نیکیوں اور عبادتوں کے ثواب میں برابر کے شریک ہیں اور جن کے وسیلہ و واسطہ سے خدا ہم گناہ گاروں کی توبہ قبول کرتا ہے جن کے سایہ سے شیطان بھاگتا ہے۔

کس قدر حماقت اور کند ذہنیت کا مظاہرہ ہے یقین جانیئے یہ روایتیں گھڑنے والوں نے ابو بکر و عمر کا کچھ نہ بگاڑا وہ نبی کریم علیہ السلام کے پہلو میں آرام کی نیند سو رہے ہیں کروڑوں انسان روزانہ ان کے دربار میں درود کا تحفہ پیش کرتے رہتے ہیں آج بھی انکے نام خطبوں میں لئے جا رہے ہیں اور قیامت تک اسی طرح ان کا چرچا ہوتا رہے گا ہاں ان پر لعنت کرنے والوں کے چرچے دیکھئے

Marfat.com

توان پر پھٹکار نظر آتی ہے ایران پر یہ لعنت نہیں تو اور کیا ہے کہ ظالم بادشاہ سے چھٹکارا نصیب ہو جانے کے باوجود بھی آج تک وہاں سکون و چین نہ ہو سکا نہ ہی بظاہر توقع ہے۔

عذابِ الٰہی

یہ بھی ملاحظ فرمالیجئے کہ جو لوگ حضرت ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کو خلیفہ تسلیم کرتے ہیں ان کا کیا حشر ہوگا یہ تو پہلے واضح ہو چکا ہے کہ بہرحال ایسے لوگ مومن نہیں ہو سکتے کیونکہ جب صحابہ ہی خلفاء ثلثہ کی پارٹی میں شامل ہونے کے سبب مومن نہ رہے تو عام انسان کس گنتی میں ہیں

اب مزید چند روایات پڑھیئے۔

ان اللہ لایستحی ان یعذب امۃ وانت بامام لیس من اللہ وان کانت فی اعمالھا برۃ تقیۃ وان اللہ لیستحی ان یعذب امۃ وانت بامام من اللہ وان کانت فی اعمالھا ظالمۃ مسیئۃ

(اصولِ کافی ص ۲۳۸)

بیشک اللہ تعالیٰ ایسی امت کو عذاب دینے سے باز نہ رہے گا جو ایسے امام کو مانے جو اللہ کی طرف سے نامزد نہ کیا گیا ہو اگرچہ یہ امت اپنے اعمال کے اعتبار سے نیک متقی اور پرہیزگار ہو اور بیشک اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو عذاب دینے سے باز رہے گا جو صرف ان اماموں کو مانتے ہیں جو اللہ کیطرف سے نامزد ہوئے ہیں۔ اگرچہ یہ لوگ اپنی عملی زندگی میں ظالم و بدکار رہیں۔

اصول کافی میں ہے کہ ایک مرتبہ امام جعفر صادق سے ان کے ایک مخلص مرید نے کہا جن کا نام عبداللہ بن یعفور تھا

میں اکثر ایسے لوگوں سے ملتا جلتا ہوں جو آپ لوگوں کی ولایت و امامت کے قائل

Marfat.com

نہیں (یعنی شیعہ نہیں ہیں) اور فلاں فلاں (ابوبکر وعمر) کی ولایت وخلافت کا اعتقاد رکھتے ہیں لیکن مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ ان لوگوں میں امانتداری، تقویٰ اور پرہیزگاری کی خوبیاں موجود ہیں اور وہ لوگ جو آپ کی ولایت وامامت، کا عقیدہ رکھتے ہیں ان میں یہ خوبیاں موجود نہیں۔

یہ بات سن کر حضرت امام سیدھے بیٹھ گئے اور بہت ہی غصہ کی حالت میں فرمایا۔

لا دین لمن دان اللہ بولایۃ امام جائر لیس من اللہ ولا عتب علیٰ من دان بولایۃ امام عادل من اللہ (اصول کافی ص ۲۳۸)	اس شخص کا کوئی دین نہیں جو کسی ایسے غاصب امام کی خلافت کا قائل ہو۔ جو اللہ کی طرف سے کوئی عذاب نہیں جو ایسے امام کی امامت وخلافت کو تسلیم کرتا ہے جو اللہ کی طرف نامزد ہو۔

نہایت آسانی سے امت مسلمہ کا فیصلہ ہو گیا کہ جو لوگ چاروں خلفاء کو مانتے ہیں۔ وہ چاہے کتنے ہی نیک ہوں۔ متقی ہوں ان کا کوئی عمل انہیں خدا کے عذاب سے نہ بچا سکے گا ان کے لئے عذاب الٰہی مقدر ہو چکا ہے کیوں اس لئے کہ وہ ابوبکر، عمر، عثمان اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت کو ایمان کا جز یقین کرتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں اور وہ لوگ صحابہ کو صرف اس لئے پسند کرتے ہیں کہ صحابہ کرام اللہ کی جماعت ہیں۔ اللہ اور اس رسول نے ان کو پسند فرمایا ہے یہ عقیدہ ایسا جرم ہے کہ خدا اس کی وجہ سے ہم پر عذاب نازل کرنے سے باز نہ رہے گا (استغفر اللہ)

اور جو لوگ خلفائے ثلثہ کو غاصب ظالم اور تمام صحابہ کو کافر و مرتد یقین کرتے ہیں ان پر ہرگز خدا کا عذاب نازل نہیں ہو سکتا صرف اس لئے کہ وہ حضرت علی کو خلیفہ بلا فصل مانتے ہیں یہ لوگ نماز، روزہ کچھ نہ کریں۔ بس کتمان کریں تقیہ کرنا۔ خوب متعہ کریں، متقی ہیں، سیدھے جنت میں جائیں گے۔

Marfat.com

دیکھا آپ نے کیسا مقدر الٹا ہے یا روایت گھڑنے والے کی عقل الٹ گئی کہ جنتیوں کو جہنمی اور جہنمیوں کو جنتی قرار دے بیٹھا واضح رہے کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا اس روایت سے کوئی تعلق نہیں ظالموں نے اپنے باطل عقائد کو وزنی اور مضبوط بنانے کی غرض سے ان آئمہ کرام کے دامن کو داغدار کیا ہے ان کے تو فرشتے کو بھی ان لغویات کا پتہ نہیں۔ جو ان کی طرف منسوب کر دی گئی ہیں۔

امہات المومنین

قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق نبی کریم علیہ السلام کی تمام ازواج مطہرات مسلمانوں کی ماں ہیں۔ فرقہ خمینیہ نے امت مسلمہ کی ماؤں کی پاکیزہ ردا ر چادر کو داغدار کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے ان کی الزام تراشی اور بہتان کا سب سے زیادہ نشانہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ حضرت ابوبکر کی صاحبزادی اور حضرت حفصہ حضرت عمر کی صاحبزادی ہیں اور اصل دشمنی تو ان دونوں حضرات ہی سے ہے ملاحظہ فرمایئے ہماری مقدس ماؤں کے متعلق شیعہ حضرات کی بدگوئی۔

علامہ باقر مجلسی نے اپنی کتاب "حیات القلوب" کے ص ۷۴۳ پر ایک مستقل عنوان قائم کیا ہے جس کے الفاظ پڑھئے

باب پنجاہ پنجم در بیان احوال شقاوت مآل عائشہ وحفصہ	باب ۵۵ ، عائشہ وحفصہ کے بدبختانہ حالات کے بیان میں۔

یہاں آپ "احوال شقاوت مآل" کا جملہ یاد رکھیئے میری آپ کی ماں حضرت عائشہ وحفصہ کے استعمال ہوا علامہ مجلسی نے اس باب ہماری ماؤں کو متعدد بار منافقہ لکھا لیکن ظالم نے ان پر جو سب سے بڑا الزام لگایا اس کو نقل کرتے ہوئے میرا ہاتھ کانپ رہا ہے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں وہ لکھتا ہے۔

Marfat.com

و عیاشی بسند معتبر از حضرت صادق روایت کردہ است کہ عائشہ و حفصہ آنحضرت را بزہر شہید کردند (حیات القلوب ص۸۷)	اور عیاشی نے معتبر سند کے ساتھ امام جعفر صادق سے روایت کیا ہے کہ عائشہ وحفصہ نے حضور علیہ السلام کو زہر دے کر شہید کر دیا (معاذ اللہ استغفر اللہ)

مجلسی نے اس بہتان کے ثبوت کے لئے بڑے کمال کے ساتھ ایک کہانی بھی گھڑی جس کو علی بن ابراہیم اور عیاشی کی طرف منسوب کیا وہ لکھتا ہے۔

کہ ایک دن حضور علیہ السلام نے حضرت حفصہ کو ایک راز بتایا اور وہ یہ تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ بتا دیا ہے کہ میرے بعد حضرت ابوبکر اور ان کے بعد عمر ظالمانہ طور پر خلیفہ بن جائیں گے۔ آپ نے یہ راز بتا کر حفصہ کو تاکید کر دی تھی کہ تم کسی کو نہ بتانا لیکن حفصہ نے ایک دن یہ بات عائشہ سے کہدی عائشہ نے اپنے والد ابوبکر کو بتا دی اور ابوبکر نے حضرت عمر سے اس کا ذکر کر دیا عمر نے اپنی بیٹی حفصہ سے اس کو معلوم کیا تو وہ بتانا نہیں چاہتی تھیں۔ لیکن عمر کے ڈر سے انھوں نے کہدیا کہ ہاں حضور علیہ السلام نے مجھ سے ایسا ہی کہا تھا۔

پس آں دو منافق و آں دو منافقہ با یکدیگر اتفاق کردند کہ آنحضرت را بزہر شہید کنند۔ (حیات القلوب ص۷۴۵)	پس ان دونوں منافقوں، اور دونوں منافقات نے اتفاق کر لیا کہ حضور کو زہر دیکر شہید کر دیا جائے۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین)

دیکھا آپ نے کس دلیری کے ساتھ حضرت ابوبکر وعمر اور عائشہ وحفصہ رضی اللہ عنہم کو منافق کہا جا رہا ہے اور کیسا بھیانک الزام لگایا جا رہا ہے ذرا سوچیے غیر مسلم ان باتوں کو پڑھیں تو اسلام کی کیا درگت بنے گی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے سولی پر چڑھانے کی کوشش کی تھی یہاں تو اندھیر ہو گیا کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم جن کو ان کے دشمن تو کوئی زک نہ پہونچا سکے۔

Marfat.com

العیاذ باللہ ان کے خاص رفقاء اور بیویوں نے ہی زہر دیکر ختم کر دیا مزے کی بات یہ کہ اسلام کے دشمن یہ بات نہیں کہہ رہے وہ کہتے ہیں جو کلمہ پڑھکر اسلام کے مدعی ہیں اور خود کو امت مسلمہ ہی میں شامل سمجھتے ہیں۔

علامہ باقر مجلسی

ہم علامہ باقر مجلسی کے متعلق کچھ وضاحت کر دینا چاہتے ہیں موصوف شیعوں کے عظیم مجتہد محدث اور مصنف ہیں علمائے شیعہ ان کو " خاتم المحدثین کہتے اور لکھتے ہیں حضرت امام خمینی صاحب کے اکابرین سے ہیں۔ کشف الاسرار ص ۱۲۱ پر خمینی صاحب نے ان کی بیحد تعریف کی ہے ان کی کتابوں کو بیحد مفید قرار دیتے ہوئے ان کے مطالعہ کا مشورہ دیا ہے ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ مجلسی نے امہات المؤمنین، خلفائے ثلثہ اور دیگر صحابہ کے متعلق جو دریدہ دہنی کی ہے خمینی صاحب کا اس سے کوئی تعلق کیونکہ خمینی صاحب باقر مجلسی کے مسلک اس کی تحریر سے پورا پورا اتفاق کرتے ہیں اور مجلسی کا ایسا ہی احترام کرتے ہیں جیسا کہ کسی کو اپنے اکابر کا کرنا چاہئے لیکن یہ شخص اتنا خبیث النفس بیباک اور بدقلم ہے کہ جب اس نے اپنی کتابوں میں کسی جگہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے تو " عمر بن الخطاب علیہ اللعنۃ والعذاب " کا جملہ استعمال کیا ہے۔ خدا کی لعنت ہو ان پر جو خدا کی نیک بندوں پر لعنت کرتے ہیں۔

ہمیں احساس ہو رہا ہے کہ عقیدہ امامت و خلافت پر تحریر خاصی طویل ہوئی لیکن ہمیں یقین ہے کہ ہمارے قارئین کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا۔ کہ ہم خمینی تحریک کو اسلام کے لئے اور مسلمانوں کے لئے کیوں خطرناک قرار دیتے ہیں اور کیوں مسلمانوں کو اس سے بچنے کی تاکید کر رہے ہیں ان عقائد کی تفصیلات کا مطالعہ کرنے کے بعد شاید ہی کوئی مسلمان بھائی، بہن خمینی تحریک کو اسلامی تحریک اور ایرانی انقلاب کا نام دینے کے لئے تیار ہو۔

حقائق پر سے پردہ اٹھ جانے کے بعد ان کو تسلیم کر لینا ہی دیانت ہے ہم یقین کرتے

Marfat.com

ہیں کہ ہمارے بھائی جو کم علمی اور ناواقفی کے سبب جمینی فریب میں مبتلا تھے اب کوئی وجہ باقی نہ رہی کہ وہ اس فریب سے نجات حاصل نہ کر سکیں کون مسلمان ہے جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مرتد و کافر کہنے والوں امت مسلمہ کی ماؤں کی توہین اور ان پر بہتان باندھنے والوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور تعلقات قائم رکھنا گوارا کر سکے قرآن کریم بھی فرماتا ہے۔

وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ ؕ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○

اور جب تم انہیں دیکھو کہ ہماری آیتوں میں بیہودہ بحثیں کر رہے ہیں تو ان سے منہ پھیر لو یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں الجھنے لگیں۔ اور اگر تمہیں شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم قوم کے پاس مت بیٹھو۔

(پ ۷، سورۃ انعام آیت ۶۸)

Marfat.com

حضرت علی کی نامزدگی

گزشتہ صفحات کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ امام خمینی صاحب اور ان کے اکابرین نے کس شد و مد کے ساتھ اپنا یہ عقیدہ بیان کیا ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد خلافت و امامت کا حق صرف اور صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حاصل تھا انہوں نے اپنے اس دعوے کو نہ صرف من گھڑت روایات سے ثابت کیا بلکہ قرآن کریم سے بھی اس کا ثبوت پیش کرنے کی کوشش کی۔ حتیٰ کہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان کو صرف حق خلافت سے ہی محروم نہ کیا بلکہ انہیں دائرۂ اسلام تک سے خارج قرار دیا آپ نے یہ بھی ملاحظہ فرمایا کہ جو لوگ خلفائے ثلثہ کی خلافت کو تسلیم کرتے ہیں وہ بھی معاذ اللہ جہنمی ہیں۔

بہر حال فرقہ خمینیہ کے عقیدے کے مطابق نبی کریم علیہ السلام نے حضرت علی کو اپنے بعد مسلمانوں کا حاکم اور امیر المومنین نامزد کر دیا تھا لیکن نامزدگی کا یہ واقعہ کب پیش آیا۔ یا آپ نے یہ اعلان کس طرح کیا یہ بھی ایک بڑی عجیب، خود ساختہ، جاہلانہ کہانی ہے لیکن دلچسپ ہے ہم چاہتے ہیں کہ اپنے قارئین کو اس سے بھی واقف کرا دیں تو ملاحظہ ہو۔

حضرت امام باقر سے اصول کافی میں یہ روایت مذکور ہے کہ۔

نبی کریم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت و امامت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا (سورہ مائدہ آیت ۵۵)

انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا	تمہارا مددگار صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور ایمان والے ہیں۔

لیکن عام لوگوں (صحابہ) نے آیت کا پورا مطلب نہ سمجھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو حکم دیا کہ آپ واضح طور پر لوگوں کو بتا دیں اور حضرت علی کی خلافت کا اعلان کر دیں تا کہ لوگ باخبر ہو جائیں۔ اس حکم سے حضور علیہ السلام کو بہت پریشانی ہوئی اور خیال ہونے لگا کہ علی

کی خلافت کا اعلان سن کر سب لوگ (صحابہ) مرتد ہو جائیں گے اور اس حکم کو ماننے کے لئے ہر گز تیار نہ ہوں گے تو حضور علیہ السلام نے خدا سے اس حکم پر نظر ثانی کرنے کی درخواست کی۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس	اے رسول پہونچا دیجئے۔ جو آپ پر اتارا گیا ہے آپ کے رب کی طرف سے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کا پیغام نہ پہونچایا اور اللہ آپکو لوگوں کے شر سے بچالے گا۔

(سورۂ مائدہ آیت ۶۷) (اصول کافی ص ۱۶۸)

اسی واقعہ کی دوسری روایت اس طرح ہے کہ خود نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میرے دل میں اس اعلان سے لوگوں (صحابہ) کے مرتد ہونے کا خطرہ پیدا ہوا اور میں نے خود کو اس اعلان کے لئے آمادہ نہ پایا تو اللہ تعالیٰ نے۔

ادعدنی ان لم ابلغ ان یعذبنی	مجھے دھمکی دی کہ اگر میں اعلان نہ کروں گا مجھ پر عذاب ہوگا۔

اس شدید تاکید اور دھمکی کے بعد حضور علیہ السلام (مجبوراً) آمادہ ہوئے اور آپ نے غدیر خم کے دن سب لوگوں کو جمع کیا اور حضرت علی کی خلافت و جانشینی کا اعلان کر دیا۔ (اصول کافی ص ۱۶۹)

اس کے بعد اسی سلسلہ کی روایت میں ہے کہ۔

اس موقع پر حضور علیہ السلام نے خاص طور پر حضرت ابوبکر اور عمر کو طلب فرما کر کہا کہ۔

قوما فسلما علیہ بامرۃ المؤمنین	کہ تم دونوں کھڑے ہو اور علی کو

Marfat.com

امیر المؤمنین کہہ کر سلام کرو۔ (اصول کافی ص۱۸)

پس ان دونوں نے ایسا ہی کیا۔ پس ان دونوں نے ایسا ہی کیا۔

حضرات اثنا عشری کی ایک دوسری معتبر کتاب "احتجاج طبرسی" میں اس سے متعلق ایک روایت ہے جو ص۲۸ سے شروع ہو کر ص۳۵ پر ختم ہوتی ہے اس میں نہایت ہی عجیب و غریب کہانی بیان کی گئی ہے ہم صرف بمطابق ضرورت اس کا آخری حصہ اپنے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔

نبی کریم علیہ السلام نے حضرت علی کی خلافت کے متعلق ایک طویل خطبہ دیا اور پھر تمام حاضرین سے حضرت علی کی خلافت پر بیعت لی سب سے پہلے حضرت ابوبکر و عمر اور عثمان نے بیعت کی اس کے بعد تمام مہاجرین و انصار اور دیگر حاضرین نے بیعت کی یہ سلسلہ رات تک چلتا رہا یہاں تک کہ مغرب و عشاء کی نمازیں عشار کے وقت پڑھی گئیں۔ (احتجاج طبرسی ص۳۵ مطبوعہ ایران ۱۳۰۲ھ)

ان روایات پر غور کیجئے نہ صرف حضرت ابوبکر و عمر کو حضرت علی کی خلافت تسلیم کرنے پر مجبور ظاہر کیا جا رہا ہے بلکہ حضور علیہ السلام کی پریشانی کا بھی تذکرہ ہے جو اس وجہ سے تھی کہ آپکو اپنے صحابہ پر بالکل اعتماد نہ تھا۔ بلکہ (العیاذ باللہ) ان کے مرتد ہو جانے کا خطرہ تھا اور خدا کو حضرت علی کی خلافت پر اتنا اصرار ہے کہ حضور علیہ السلام کے نہ چاہنے کے باوجود بھی خدا نے آپ کو دھمکی دی اور آپ سے یہ اعلان کرا ہی دیا اس وقت تو حضرت ابوبکر و عمر اور عثمان نے بیعت کر لی لیکن حضور علیہ السلام کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد اس بیعت کی پروا نہ کی۔ اور چوبیس سال تک اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف حضرت علی کو خلیفہ بننے اور حکومت کرنے کا موقع نہ دیا۔

ہم اس موقع پر صرف اتنا عرض کریں گے کہ چوبیس سال تک حضرت علی خاموش رہے اور ان تینوں یعنی حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان سے علیحدگی اختیار نہ کی۔ بلکہ ان کے پیچھے نمازیں ادا کرتے رہے ان کے احکام کی تعمیل کرتے رہے اور ہر طرح ان کے ساتھ تعاون کرتے رہے اگر روایات

Marfat.com

مذکورہ کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو حضرت علی کا یہ عمل بڑا ہی عجیب ہے اب اس سلسلے کی مزید چند روایات پڑھیے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے اور غدیر خم پر پہونچے تو جبرئیل یہ آیت لیکر آئے۔

یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیکُ من ربکُ	اے رسول پہونچا دیجئے جو آپ پر آپ کے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے۔

پس آپ نے لوگوں کو جمع کرنے کا حکم دیا جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے کچھ تمہیدی کلمات کے بعد اعلان فرمایا۔

من کنتُ مولاہ فعلی مولاہ اللّٰھم والِ من والاہ وعادو من عاداہ	میں جس کا آقا ہوں علی بھی اس کے آقا ہیں۔ پس اے اللہ جو علی سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت فرما۔ اور جو علی سے دشمنی رکھے اس سے دشمنی رکھ۔

آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا پس لوگوں (صحابہ) کے دلوں میں نفاق پیدا ہو گیا۔ اور انہوں نے آپس میں کہا کہ یہ حکم اللہ کی طرف سے نازل نہیں ہوا۔ بلکہ محمد اپنے چچازاد بھائی علی کا مرتبہ بڑھا کر ان کو ہم پر مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ (العیاذ باللہ) (اصول کافی ص ۱۸۲)

اب میں فروع کافی کی ایک روایت نقل کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن یہ اس قدر گستاخانہ اور غلیظ ہے کہ میرا قلم اس کو تحریر کرنے پر آمادہ نہیں ہو رہا لیکن چونکہ مقصد عظیم اور نیک ہے۔ لہٰذا پیش کرنے پر مجبور ہوں اس کا راوی حسان شتربان ہے وہ کہتا ہے کہ۔

ایک مرتبہ امام جعفر صادق نے میرے ہمراہ میرے ہی اونٹ پر مدینہ سے مکہ کا سفر کیا جب غدیر خم کے پاس پہونچے تو امام موصوف نے وہاں بنی ہوئی مسجد کی طرف دیکھا

Marfat.com

اور فرمایا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضور علیہ السلام نے کھڑے ہوکر حضرت علی کو اپنے دونوں ہاتھوں سے اوپر اٹھایا اور ان کی امامت اور خلافت کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

من کنت مولاہ فعلیّ مولاہ	میں جس کا آقا ہوں تو علی بھی اس کا آقا ہے۔

اس کے بعد حضرت امام نے مسجد کے دوسری طرف دیکھا اور فرمایا یہاں خیمہ تھا۔ ابو فلاں (ابوبکر) اور فلاں (عمر) کا اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ اور ابوعبیدہ بن الجراح کا جب ان لوگوں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی کو ہاتھوں میں اٹھائے ان کی امامت و خلافت کا اعلان کر رہے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے۔

انظروا الی عینیہ تدور کانّھما عینا مجنون	ان (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی آنکھیں دیکھو، کیسی گھوم رہی ہیں جیسے کسی پاگل دیوانے کی آنکھیں ہیں (معاذ اللہ)

خدا نے ان لوگوں کی یہ بات سن لی اور حضرت جبرئیل کو یہ آیت دیکر نازل فرمایا (سورۃ القلم آیت ۵۱)

وان یکادُ الذین کفروا لیزلقونکَ بابصارھم لمّا سمعوا الذکرَ ویقولون اِنہ، لمجنون	اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کفار آپ کو پھسلا دیں گے اپنی نظروں سے جب وہ قرآن سنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو مجنون ہے (فروع کافی، ج ۱ ص ۵۹۲)

دیکھا آپ نے کس قدر ایمانی جذبات کو مجروح کر دینے والی باتیں ہیں صرف یہی نہیں کہا گیا۔ کہ امام جعفر صادق نے ان صحابہ کرام پر الزام لگایا ہے بلکہ قرآن نے بھی العیاذ باللہ ان مقدس ہستیوں کے کفر کی تائید کر دی۔

Marfat.com

خدارا غور کیجئے جن حضرات نے اپنا تن، من، دھن، سب کچھ قربان کرکے رسول خدا کی ایک ایک ادا اور قرآن کے ایک ایک حرف کی حفاظت کی ہو جو حضرات رسول خدا کے ادنیٰ اشارے پر سر کٹانے کے لئے تیار رہے ہوں کیا ان سے رسول کی ایسی توہین کا تصور بھی کیا جا سکتا ہے قسم خدا کی اس قسم کی لغویات سے نہ امام جعفر کا کوئی تعلق ہو سکتا ہے اور نہ امام باقر کا۔ یہ اسلام کے دشمنوں کی گھڑی ہوئی وہ کہانیاں ہیں جو اسلام کے خلاف ایک زبردست سازش کے طور پر مرتب کی گئی ہیں ہر دور میں امت مسلمہ سے اس قسم کے عقائد کو تسلیم کرانے اور ان کا ایمان ختم کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے اور یہی مقصد ہمارے دور کی خمینی تحریک کا ہے جو عوام کو نام نہاد اسلامی انقلاب کے فریب میں مبتلا کر کے مسلک حق سے دور کر دینے کی سازش ہے۔

لیکن خدا کے فضل و کرم سے امت کے علماء، خدام دین نے ہمیشہ قوم کو گمراہی سے محفوظ رکھا سازشوں کا پردہ چاک کیا۔ بحمد اللہ آج بھی دین کے یہ خادم موجود ہیں اور چوکنے ہیں خوب جانتے ہیں کہ کس کس عنوان سے امت مسلمہ کا دین چھیننے کی کوشش ہو رہی ہیں یہ محافظین دین ہر محاذ پر اپنی ذمہ داریاں پوری کر رہے ہیں اور تیل کے کنویں، سونے کی کانیں اور دیگر وسائل نہ ہونے کے باوجود وہ دین کی حفاظت میں کامیاب ہیں کہ خدا ان کا معاون و مددگار ہے۔

میری یہ ادنیٰ کوشش بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے مجھے یقین ہے کہ میری یہ محنت رائیگاں نہیں جائے گی جو شخص بھی خمینی صاحب کے متعلق خوش فہمی میں مبتلا ہے اگر میرا یہ مقالہ اس تک پہونچ گیا تو انشاء اللہ اس پر حقیقت حال واضح ہو جائے گی اور وہ اس چمکیلے فریب سے محفوظ رہے گا میں نے بے سر و سامانی کے باوجود نہایت کاوش سے یہ حقائق قلمبند کئے ہیں اب ان کی اشاعت اور ضرورت مندوں تک ان کو پہونچانا دین سے محبت رکھنے والوں کا کام ہے۔

بیعت ابوبکر

شیعہ حضرات یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے بعد صحابہ نے حضرت ابوبکر

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی لیکن کس طرح اس کے متعلق بھی ان حضرات کا نظریہ نہایت ہی ایمان کش اور مضحکہ خیز ہے ملاحظہ ہو۔

ما من الامة احدٌ بایع مکرھا غیر علی واربعتنا (احتجاج طبرسی ص۴۸)	سوائے علی اور ہمارے ان چاروں کے کسی نے ابوبکر کی بیعت مجبور ہو کر نہ کی۔

یعنی چونکہ تمام ہی صحابہ حضرت ابوبکر کے ساتھ رسول خدا کی نافرمانی اور حضرت علی کی حق تلفی پر متفق ہو چکے لہٰذا سب نے حضرت ابوبکر کی بیعت اپنی مرضی اور خوشی سے کی اور حضرت علی مظلوم تھے ان کے حامی صرف چار صحابہ تھے لہٰذا ان پانچ نے تقیہ کیا اور بکراہیت و جبر بیعت کر لی حضرت علی کے حامی چار صحابہ کون تھے ملاحظہ ہو۔

کان الناس اہل ردۃ بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ الا ثلثۃ فقلت ومن الثلثۃ فقال المقداد بن الاسود وابوذر غفاری وسلمان الفارسی رحمۃ اللہ علیہم (فروع کافی جلد ۳ کتاب الروضہ ص۱۱۵)	کہ نبی کریم علیہ السلام کے بعد سب لوگ مرتد ہو گئے۔ سوائے تین کے (راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا وہ تین کون تھے۔ تو امام باقر نے فرمایا وہ مقداد بن الاسود، ابوذر غفاری اور سلمان فارسی تھے (رحمۃ اللہ علیہم)

یہاں صرف تین صحابہ کا ذکر ہے ایک روایت کے مطابق چوتھے عمار بن یاسر تھے۔ غرضیکہ ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ میں صرف پانچ مومن رہے باقی آپ پڑھ چکے ہیں اب ان الفاظ کے اعادہ کی ہمت نہیں ہو رہی گزشتہ صفحات میں دیکھ لیجئے۔

سوچیئے اسلام کے خلاف اس سے بڑی سازش کیا ہو سکتی ہے کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تیئس سالہ کاوشوں اور سخت محنت کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ صرف پانچ مومن بن سکے۔ (استغفراللہ)

Marfat.com

آج اگر ہم خمینی صاحب یا ان کے فرقہ کو گمراہ و کافر، مرتد کہدیں ہم پر فرقہ واریت کا الزام لگے گا امت میں انتشار پیدا کرنے کا مجرم قرار دیا جائیگا لیکن جن شخصیات کے بغیر اسلامی ڈھانچہ کی تکمیل کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کس بیباکی کے ساتھ ان کو کافر و مرتد کہہ کر امت مسلمہ کے ایمانی جذبات کو مجروح کیا گیا ہے اور پھر ہم سے یہ مطالبہ بھی ہے کہ جناب خمینی صاحب کو ہم امیر المؤمنین اور قائد اسلام تسلیم کریں۔

یہ خیال نہ کیا جائے کہ یہ روایات پرانی کتابوں کی ہیں خمینی صاحب کا ان سے کوئی تعلق نہیں میرے بھائی پرانی باتیں پرانی کتابوں ہی میں مل سکتی ہیں اور ہم یہ بتا چکے ہیں کہ یہ کتابیں معمولی نہیں خمینی صاحب خود انہی کتابوں سے استفادہ کرتے ہیں اور خصوصاً اصول کافی تو اصح الکتب ہے جیسے ہمارے یہاں بخاری شریف علاوہ ازیں ہمیں آج تک باوجود کوشش کے کوئی ایسا ثبوت فراہم نہ ہو سکا جس سے ہم خمینی صاحب کے "شیعہ اثنا عشری" ہونے پر شک کر سکیں اور ہم یہ جرأت کر بھی نہیں سکتے کہ کسی کے عقیدے پر شک کریں "الحکومت الاسلامیہ" اور "کشف الاسرار" انکے عقیدے کی وضاحت کے لئے کافی ہیں جن سے ہم گزشتہ صفحات میں کئی حوالے پیش کر چکے ہیں اور خلافت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی خمینی صاحب کا ارشاد نقل کیا جا چکا ہے۔ دوبارہ پڑھ لیجئے فرماتے ہیں۔

وفی غدیر خم فی حجۃ الوداع عینہ النبی حاکما من بعدہ ومن حینھا بدا الخلاف الی نفوس القوم (الحکومۃ الاسلامیہ ص۱۳۱)	اور حجۃ الوداع میں غدیر خم کے موقع پر نبی کریم علیہ السلام نے حضرت علی کو خلیفہ نامزد کر دیا۔ اسی وقت سے قوم (صحابہ) کے دلوں میں مخالفت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

عبارت بالکل واضح ہے اور جو کچھ ہم نے گزشتہ صفحات میں دیگر روایات کے حوالہ سے نقل کیا اسی کی تائید اس عبارت سے ہو رہی ہے لہذا قطعاً اس میں شک نہ کیجئے کہ خمینی

Marfat.com

صاحب کسی بھی معاملے میں اپنے اکابر سے علیحدہ ہیں۔

ایک لطیفہ

ذکر ہو رہا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کا اس سلسلہ میں کتاب الروضہ ہی کی ایک روایت ہم اور پیش کرتے ہیں جس کو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے چونکہ یہ روایت نہایت مضحکہ خیز ہے اس لئے ہم نے اس کو لطیفہ قرار دیا ہے۔ پوری عبارت طویل ہے لہذا اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد جب سقیفہ بنی ساعدہ میں حضرت ابوبکر کی بیعت کا فیصلہ ہو گیا اور انہوں نے مسجد نبوی میں آکر منبر رسول پر بیٹھ کر بیعت لینا شروع کی۔ تو سلمان فارسی نے حضرت علی کو جا کر اس کی اطلاع دی۔ انہوں نے حضرت سلمان سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ ابوبکر کے ہاتھ پر سب سے پہلے کس نے بیعت کی۔ سلمان نے جواب دیا کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا۔ لیکن وہ ایک بوڑھے بزرگ تھے جو اپنے عصا کے سہارے چلتے ہوئے آئے ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی پر سجدہ کا نشان تھا وہ ابوبکر کی طرف بڑھے اور روتے جاتے اور یہ کہتے جا رہے تھے۔

الحمد للہ الذی لم یمتنی من الدنیا حتی رأیتك فی ھذا المکان، ابسط یدك فبسط یدہ فبایعہ	ساری حمد اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے موت دیکر اس وقت تک دنیا سے نہیں اٹھایا کہ میں نے تم کو اس مقام پر دیکھ لیا۔ تم اپنا ہاتھ بڑھاؤ تو ابوبکر نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس بوڑھے نے بیعت کر لی۔

Marfat.com

حضرت علی نے سلمان سے پوچھا کیا تم جانتے ہو وہ کون تھا سلمان نے کہا نہیں میں نہیں جانتا تو علی نے کہا۔

ذالک ابلیس لعنہ اللہ	یہ ابلیس تھا۔ خدا کی اس پر لعنت ہو

پھر حضرت علی نے فرمایا کہ خلافت کے بارے میں جو کچھ ہوا ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر دیدی تھی آپ نے مجھے بتایا تھا کہ غدیر خم کے موقع پر میری نامزدگی کا اعلان سن کر شیطان اور اس کے لشکر میں کھلبلی مچ گئی ہے اور وہ اس کے خلاف سازش کریں گے اور میری وفات کے بعد لوگ پہلے سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوں گے اور اس کے بعد مسجد میں آ کر ابوبکر کی بیعت کریں گے تو اس وقت۔

فیکون اول من یبایعہ علیٰ منبری ابلیس لعنہ اللہ فی صورۃ شیخ یقول کذا وکذا	تو میرے منبر پر ابوبکر سے پہلا بیعت کرنے والا ابلیس ملعون ہوگا۔ جو ایک بوڑھے شخص کی صورت میں ایسا ایسا کہتا ہوا آئے گا۔
(کتاب الروضہ ص ۱۵۹-۱۶۰)	

غور کیا آپ نے فرقہ خمینیہ کے نزدیک خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والا پہلا شخص شیطان تھا اور یہ اتفاق نہ تھا بلکہ حضور علیہ السلام کو اس کا علم تھا اور آپ نے پہلے ہی اس صورت حال سے حضرت علی کو باخبر کر دیا تھا۔ معاذ اللہ یہ اس عظیم شخصیت کی توہین کی جا رہی ہے جس کو جمہور امت مسلم انبیاء کے بعد ساری مخلوق سے افضل و اعلیٰ یقین کرتی ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پر یہ بہتان لگایا جا رہا ہے کہ وہ بھی اس حقیقت سے واقف تھے حالانکہ انہوں نے خود حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر بیعت کی۔

حضرت علی کا فیصلہ

اب تک آپ نے جو کچھ پڑھا اس سے واضح ہو گیا کہ شیعہ حضرات کسی نہ کسی طرح حضرت

Marfat.com

علی کو خلیفہ بلا فصل ثابت کرنا ہی چاہتے ہیں لیکن ہم یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ خود صاحب معاملہ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اس سلسلہ میں کیا خیال تھا تو علامہ یوسف نبہانی اپنی کتاب "الشرف المؤبد لآل محمد" میں تحریر فرماتے ہیں۔

ولما سُئل علی رضی اللہ عنہ وکرم وجہہ فی زمن خلافتہ ھل اوصٰی لک النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالخلافۃ، قال لا، ولو اوصٰی لی بھا، لقاتلت علیھا، حتّٰی لو لم یبق معی الا سیفی وردائی

(الشرف المؤبد لآل محمد ص۴۳۲)

اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ کے دور خلافت میں پوچھا گیا کیا نبی کریم علیہ السلام نے آپ کی خلافت کے لئے وصیت فرمائی تھی؟ تو آپ نے فرمایا نہیں اگر آپ نے میرے لئے خلافت کی فرمائی ہوتی تو میں اس کے لئے جنگ کرتا اگرچہ میرے پاس میری تلوار اور چادر کے علاوہ کچھ نہ ہوتا۔

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد علامہ موصوف فرماتے ہیں۔

ولو اوصٰی لہ بھا لما بایع ابا بکر و عمر وعثمان رضی اللہ عنہم وقول الرافضۃ ان ذالک کان منہ تقیۃ، کذب و زور،

(الشرف المؤبد لآل محمد ص۴۳۲)

اگر نبی کریم علیہ السلام نے ان کے لئے وصیت فرمائی ہوتی تو وہ حضرت ابوبکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے ہرگز بیعت نہ کرتے، شیعہ حضرات کا یہ کہنا کہ یہ ان کا تقیہ تھا جھوٹ اور بہتان ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جواب قابل غور ہے "اگر حضور علیہ السلام نے میرے لئے خلافت کی وصیت فرمائی ہوتی تو میں اس کے لئے جنگ کرتا اگرچہ میرے پاس میری تلوار اور چادر کے علاوہ کچھ نہ ہوتا یہ ہے اللہ کے شیر، فاتح خیبر کا جواب اگر بالفرض تمام صحابہ

Marfat.com

وصیت رسول کے خلاف عمل پر متفق ہو جاتے تو اسد اللہ ان کا یہ غیر شرعی فیصلہ قبول نہ کرتے اور نہ ہی رسول خدا کے دیئے ہوئے حق سے دستبردار ہو سکتے تھے کیسے ممکن تھا کہ "باب علم" علم نبی کا وارث ذوالفقار حیدری کا حامل خلاف شرع عمل پر راضی ہو کر یا اپنی جان کے خوف سے خاموش ہو جاتے بڑے ظالم ہیں وہ لوگ جنہوں نے اعلائے کلمۃ الحق کرنے والے پر کتمان حق اور تقیہ کا الزام لگا کر ان کی حق پرستی اور صداقت پسندی کو مجروح کر ڈالا حق یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس سے بڑی توہین اور کوئی نہیں ہو سکتی ہم اپنے اس عنوان کو قرآن کریم کے اس ارشاد پر ختم کرتے ہیں۔

" اُنظر کیف یفترون علی اللہ الکذب وکفیٰ بہٖ اثما مبینا "

دیکھئے وہ اللہ پر کیسے جھوٹ گھڑتے ہیں اور انہیں خوار کرنے کے لئے یہ گناہ کافی ہے۔

(سورۃ النساء آیت ۵۰)

Marfat.com

تحریفِ قرآن

آپ گزشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں کہ امام خمینی اور ان کے اکابر کے عقیدے کے مطابق خلفائے ثلٰثہ نہ صرف یہ کہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں بلکہ قرآن میں تغیر وتبدل اور تحریف کا بھی ان پر الزام ثابت ہے پس ظاہر ہے کہ آج ہمارے پاس موجودہ قرآن کریم انہی حضرات یعنی ابو بکر، عثمان کا ہی جمع کردہ ہے شیعہ عقائد کے مطابق اس کو اصل کلام الٰہی نہیں کہا جا سکتا۔ اب اگر قرآن ہی مشکوک ہو گیا تو آپ خود اندازہ لگا لیجئے کہ اسلام اور مسلمانوں کا کیا حال ہو گا کہ ہمارے دین کا دار ومدار اسلام کی حقانیت کے دعوے کی دلیل، اسلامی تحریکوں کا سہارا اسلامی انقلاب کا ذریعہ عظمت وحکومت اور مسلمانوں کی سربراہی کا وسیلہ سب کچھ تو قرآن ہی ہے اور جس کے خیال وعقیدے میں یہی مشکوک ہو گیا۔ یہی محرّف ہو گیا تو اب اس کے پاس اسلام کا نام لینے کے لئے کونسا حصّہ رہا اور خمینی صاحب کا عقیدہ یہی ہے پس ان کے پروپیگنڈے سے متاثر ہونے والے سوچیں کہ آخر یہ حضرت کس اسلام کا نام لے رہے ہیں اور امت مسلمہ کو کس راہ پر لے جانا چاہتے ہیں۔

اس عنوان سے متعلق چند مثالیں آپ پڑھ چکے ہیں جو یہ جان لینے کے لئے کافی ہیں کہ ان حضرات کے نزدیک موجودہ قرآن میں تحریف ہو چکی ہے اور ہمارا قرآن مشکوک ہے اب ہم اس مستقل عنوان کے تحت مزید تفصیلات پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہمارے قارئین پر اصل حقیقت پوری طرح واضح ہو جائے اور خمینی صاحب کی بظاہر حسین تصویر کا ایک اور بھیانک رخ سامنے آ سکے۔

واضح رہے کہ ہم مندرجہ ذیل عبارات اس "اصول کافی" سے نقل کر رہے ہیں جس پر خمینی صاحب اور تمام شیعہ حضرات کے عقائد کا دار ومدار ہے اور جو ان کے نزدیک موجودہ قرآن کریم سے زیادہ معتبر ہے اگرچہ اس عنوان پر نہایت ہی مفصل کتاب "فصل الخطاب" ہے جو ایک معروف شیعہ عالم محدث مجتہد علامہ نوری طبرسی کی ہے اس میں مصنف نے دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ موجودہ قرآن کو بعینہٖ کتاب اللہ ماننا، اہل مذہب، اثنا عشری سے انحراف ہے اور ان کے ائمہ معصومین

Marfat.com

کے ہزاروں ارشادات سے بغاوت ہے افسوس کہ باوجود تلاش کے ہمیں وہ کتاب میسر نہ آسکی بہرحال حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے یہی چند روایات کافی ہیں۔

عن ہشام بن سالم عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان القرآن الذی جاء بہ جبرئیل علیہ السلام الی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سبعۃ عشر الف آیۃ (اصول کافی، باب فضل القرآن ص۶۷)	ہشام بن سالم نے بیان کیا کہ امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ قرآن جو جبرئیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر لیکر نازل ہوئے اس کی سترہ ہزار آیتیں تھیں۔

علامہ قزوینی اس روایت کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

مراد انیست کہ بسیارے از آں قرآن ساقط شدہ و در مصاحف مشہورہ نیست (صافی شرح اصول کافی آخری جلد، باب فضل القرآن)	امام جعفر کے ارشاد کا مطلب یہی ہے کہ جبرئیل کے لائے ہوئے اصل قرآن میں سے بہت حصّہ ساقط اور غائب کر دیا گیا اور وہ قرآن کے موجودہ مشہور نسخوں میں نہیں ہے۔

علاوہ ازیں علامہ قزوینی نے آیات قرآن کے متعلق دو قول نقل کئے ہیں ایک کے مطابق کل آیات چھ ہزار تین سو چھتیس اور دوسرے قول کے مطابق چھ ہزار دو سو چھتیس ہیں۔ اور روایت مذکورہ میں سترہ ہزار کی تعداد بیان ہوئی گویا علامہ قزوینی کے مطابق تقریباً دو تہائی قرآن موجودہ قرآن میں شامل نہیں، غائب کر دیا گیا جب قرآن کریم سے اتنا بڑا حصّہ غائب ہونے پر یقین کیا جا سکتا ہے تو اس بات پر بھی یقین ہو سکتا ہے کہ جمع کرنے والوں نے اپنی طرف سے جتنا چاہا، اور جو چاہا، اضافہ بھی کر دیا ہوگا اور کمی زیادتی کس نے کی آپ خود جان سکتے ہیں کہ یہ بہتان کس پر لگایا جا سکتا ہے، ویسے مزید اندازہ مندرجہ ذیل عبارت سے کر لیجئے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

Marfat.com

ما ادعیٰ احد من الناس انہ جمع القرآن کلہ کما انزل الا کذاب وما جمعہ وحفظہ کما انزلہ اللہ الا علی بن ابی طالب والائمۃ من بعدہ

(اصول کافی ص۱۳۲)

جو آدمی یہ دعویٰ کرے کہ اس کے پاس پورا قرآن ہے جس طرح کہ نازل ہوا تھا وہ کذّاب ہے اللہ تعالیٰ کی تنزل کے مطابق قرآن کو صرف علی ابن ابی طالب ہی نے اور ان کے بعد ائمہ علیہ السلام نے جمع کیا اور اس کو محفوظ رکھا۔

غور کیا آپ نے "کذاب" کے لفظ پر اگر صرف ہم اور آپ کذّاب ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں یہاں تو جمہور امت مسلمہ بشمول صحابہ، اولیاء، اصفیاء، اتقیاء، مقربین، محدثین، فقہاء سب ہی کو کذاب کہا جا رہا ہے۔ اب ہم ایسی لغویات کا کیا جواب دیں سوائے اس کے کہ "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" جھوٹوں پر خدا کی لعنت، پوری امت مسلمہ کو جھوٹا کہنے والوں پر ہمیشہ لعنت ہوتی رہی ہے اللہ محفوظ رکھے۔

روایت مذکورہ بالا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قرآن جمع کرنے کا ذکر ہے اس کی مزید تفصیل مندرجہ ذیل عبارت میں ہے۔

فاذا قام القائم قراء کتاب اللہ عزوجل علی حدہ واخرج المصحف الذی کتب علی علیہ السلام وقال اخرجہ علی علیہ السلام الی الناس حین فرغ منہ وکتبہ فقال لھم ھذا کتاب اللہ عزوجل کما انزلہ اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ جمعتہ

پس جب قائم (امام غائب) ظاہر ہوں گے تو وہ قرآن کو اصلی اور صحیح طور پر پڑھیں گے اور قرآن کا وہ نسخہ نکالیں گے۔ جو علی علیہ السلام نے لکھا تھا اور امام جعفر نے یہ بھی فرمایا کہ جب علی علیہ السلام نے اس کو لکھ لیا اور پورا کر لیا۔ تو لوگوں (ابوبکر

Marfat.com

من اللوحين فقالوا هوذا عندنا مصحف جامع فيه القرآن لاحاجة لنا فيه فقال اما والله ماترونه بعد يومكم هذا ،

(اصول کافی ص۶۷)

وعمر وغیرہ) سے کہا کہ یہ اللہ کی کتاب ہے ٹھیک اس کے مطابق جس طرح اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل فرمائی تھی میں نے اس کو لوحین سے جمع کیا ہے تو ان لوگوں نے کہا کہ ، ہمارے پاس یہ جامع مصحف موجود ہے اس میں پورا قرآن ہے ہمیں تمہارے جمع کئے ہوئے اس قرآن کی ضرورت نہیں تو حضرت علی نے فرمایا. خدا کی قسم آج کے بعد تم کبھی اس کو دیکھ بھی نہ سکو گے.

بات واضح ہو گئی شاید آپ کی سمجھ میں کچھ آیا ہو ہماری عقل تو حیران ہے حضرت علی نے قرآن جمع کیا ابوبکر وعمر یا دیگر صحابہ نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور پھر چوبیس سال تک حضرت علی العیاذ باللہ غلط قرآن کے احکام قبول کرتے رہے خلفائے ثلثہ کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے اور وہی قرآن سنتے رہے حضرت علی کا قرآن گیارہ اماموں تک رہا بارہویں امام کے ساتھ غائب ہو گیا تیرہ سو برس گزر گئے اور نہ جانے کتنی مدت اور گذرے گی اس مدت میں جو کچھ پڑھا گیا پڑھا جائیگا. لکھا گیا. لکھا جائیگا۔ تفاسیر مرتب ہوئیں ترجمہ ہوئے. قرآن کی کتنی خدمت ہوئی اس کو قبر کے لئے نور اور آخرت کے لئے ذریعہ شفاعت جان کر پڑھنے والوں نے ساری ساری رات پڑھا. میرے عزیز کیا لکھوں عقل حیران ہے کہ یہ جو کچھ ہوا سب بیکار کیونکہ ہم نے تو اس کو کلام الہیٰ جانا اتنا احترام کیا کہ کبھی بغیر وضو ہاتھ تک نہ لگایا لیکن آہ کیا ہوا اور پھر خدائی اعلان بھی تو ہے.

انا نحن نزلنا الذکر وانا

بیشک ہم ہی نے قرآن کو اتارا ہے اور

Marfat.com

لہ لحافظون (سورۃ الحجر آیت ۹) یقیناً ہم ہی اس کے محافظ ہیں

العیاذ باللہ حفاظت قرآن کا دعویٰ کرنے والا خدا بھی اپنے کلام کو تحریف سے نہ بچا سکا۔

یہ سب کیا ہے اور پھر کوئی ہمیں بتائے کہ امام خمینی جس نام نہاد اسلامی انقلاب کے داعی ہیں انہوں نے وہ اسلام کون سے قرآن سے لیا ہے خدارا سوچیئے خمینی تحریک ہمیں کہاں لے جانا چاہتی ہے اگر تحریف قرآن کے اس بیہودہ عقیدے کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو مسلمانوں اور اسلام پر اس کا کتنا بھیانک اثر ہو گا یقین کیجئے۔ اسلام کی عمارت کے کھنڈرات بھی نظر نہ آئیں گے

ابھی ہمارا یہ عنوان ختم نہیں ہوا ہم بطور مثال و نمونہ ایسی چند آیات گزشتہ صفحات میں پیش کر چکے ہیں جن میں فرقہ خمینیہ کے عقیدے کے مطابق تحریف ہوئی اب چند مزید آیات ملاحظہ کیجئے۔

ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیما (سورہ احزاب آیت ۷۱)	جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری پس وہ یقیناً بڑی کامیابی پالئے گا۔

ابوبصیر نے بیان کیا کہ امام جعفر صادق نے فرمایا کہ یہ آیات اس طرح نازل ہوئی ہے۔

ومن یطع اللہ ورسولہ فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ فقد فاز فوزاً عظیماً	کہ جو کوئی علی اور ان کے ائمہ کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کی بات مانے تو وہ بڑی کامیابی حاصل کریگا۔

یعنی آیت میں سے "فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ" کا حصہ نکال دیا گیا جو موجودہ قرآن میں نہیں ہے۔ (اصول کافی ص ۲۶۲)

امام باقر نے بیان کیا کہ جبرئیل علیہ السلام یہ آیت محمد صلی اللہ علیہ السلام پر اس طرح لیکر آئے۔

"بئسما اشتروا بہ انفسہم ان یکفروا بما انزل اللہ فی علی بغیاً" (اصول کافی ۲۶۳)

یہ سورۂ بقرہ کی آیت ۹۰ ہے "فی علی" کا لفظ موجودہ قرآن میں نہیں۔

امام جعفر صادق نے بیان کیا کہ جبرئیل علیہ السلام یہ آیت اس طرح لیکر آئے تھے۔

"یا ایہا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا فی علی نوراً مبینا" (اصول کافی ص ۲۶۴)

Marfat.com

یہ آیت موجودہ قرآن کریم میں کہیں نہیں مطلب یہ کہ یہ پوری ہی آیت نکال دی گئی۔

امام جعفر صادق سے ابوبصیر نے روایت کی کہ سورہ معارج کی پہلی آیت کے متعلق آپ نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔

"سأل سائل بعذاب واقع للکٰفرین بولایۃ علی لیس لہ دافع" (اصول کافی ص ۲۶۶)

سورۂ نساء کی آیت ۱۷۰ کے متعلق امام باقر سے روایت کی گئی ہے کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔

یا یھا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فی ولایۃ علی فاٰمنوا خیرا لکم وان تکفروا بولایۃ علی فان اللہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض (اصول کافی ص ۲۶۷)	اے لوگو تمہارے پاس اللہ کے رسول تمہارے پروردگار کی طرف سے علی کے بارے میں حق بات لیکر آ گئے ہیں پس تم اس پر ایمان لاؤ اسی میں تمہارے لئے بھلائی ہے اور اگر تم علی کی ولایت وامامت کا انکار کرو تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے۔

مطلب واضح ہے کہ چونکہ اس آیت میں حضرت کی ولایت وامامت پر ایمان لانے کا مطالبہ کیا گیا تھا اور انکار کرنے والوں پر خدا کی وعید کا اعلان تھا لہٰذا اس آیت کو بھی قرآن جمع کرنے والوں نے بدل دیا کہ موجودہ قرآن میں "فی ولایۃ علی" اور "بولایۃ علی" کے الفاظ نہیں ہیں۔

سورۂ نساء کی آیت ۶۶ کے متعلق امام باقر ہی سے روایت ہے کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی (اصول کافی ص ۲۶۷)

ولو انھم فعلوا ما یوعظون فی	اگر یہ لوگ اس کے مطابق عمل کریں

Marfat.com

علی لکان خیراً لھم	جو ان کو نصیحت کی گئی ہے علی کے بارے میں تو ان کے حق میں بہتر ہوگا

یعنی آیت کا خاص تعلق حضرت علی سے تھا لیکن "فی علی" کا لفظ نکال دیا گیا۔ موجودہ قرآن میں نہیں۔

سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۸۹ کے متعلق امام باقر نے فرمایا کہ یہ اس طرح نازل ہوئی تھی (اصول کافی ص ۲۶۷)

فابیٰ اکثر الناس بولایۃ علی الا کفوراً	اکثر لوگوں نے ولایت علی کا انکار صرف کفر ہی کی وجہ سے کیا۔

سورۂ کہف کی آیت ۲۹ کے متعلق فرمایا گیا۔

وقل الحق من ربکم فی ولایۃ علی فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظلمین آل محمد نارا (اصول کافی ص ۲۶۸)	اور آپ علی کی ولایت و امامت کے بارے میں اپنے رب کی طرف سے حق بات کا اعلان کر دیجئے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے بیشک ہم نے آل محمد پر ظلم کرنے والوں کے لئے جہنم کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

یعنی ان دونوں آیتوں سے "بولایۃ علی" "ولایۃ علی" "آلِ محمد" کے الفاظ نکال دیئے گئے جو موجودہ قرآن میں نہیں ہیں۔

یہ چند مثالیں آپ نے ملاحظہ فرمائیں اس سلسلہ میں کس قدر جرأت، بیباکی سے کام لیا گیا ہے اور آئمہ کرام کو کس طرح اس بیہودہ عقیدے میں ملوث کیا گیا ہے اس کا تو آپ کو اندازہ ہو گیا اب ملاحظہ فرمائیں مزید دریدہ دہنی اور دیدہ دلیری کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا

Marfat.com

بھی یہی عقیدہ تھا۔ معاذاللہ

احتجاج طبرسی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک بے دین سے مکالمہ مذکور ہے جس کا ایک حصہ کہ اس شخص نے حضرت علی سے سورۂ نساء کی ایک آیت ۔

" وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء " کے بارے میں سوال کیا کہ اس کے دونوں حصوں میں کوئی ربط نہیں ہے تو آپ نے جواب دیا کہ

ہو مما قدمت ذکرہ من اسقاط المنافقین من القرآن (احتجاج طبرسی صہ ۱۲۸)	یہ آیت بھی قرآن کے اسی حصہ سے ہے جس کا ذکر کیا جا چکا کہ منافقین نے قرآن کا کچھ ساقط کر دیا ہے۔

گویا حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی یقین کرتے تھے کہ قرآن کریم میں تحریف ہوئی اور عجب بات ہے کہ وہ ایسی قرآن کی تلاوت کرتے اور اسی کو نمازوں میں پڑھتے تھے۔ افسوس ظالموں نے حضرت علی کے دامن کو بھی داغدار کئے بغیر نہیں چھوڑا ۔

غرضیکہ فرقہ خمینیہ کا یہ عقیدہ واضح ہو گیا کہ موجودہ قرآن کریم اصل کلام الٰہی نہیں اور جو کوئی اس کو خدا کی اصل کتاب جانے وہ کذاب جھوٹا ہے پس ہماری طرف سے اتنی گزارش ہے کہ :۔

فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین

تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں تیار کی گئی ہے کافروں کے لئے (بقرہ ۲۴)

کتمان اور تقیّہ

کتمان

اپنے مذہب، عقیدے اور مسلک کو چھپانا۔

تقیّہ

اپنے قول وعمل سے اپنے مذہب، عقیدے، واقعہ اور حقیقت کے خلاف ظاہر کرنا

ہمارے مطالعہ کے مطابق دنیا کا کوئی مذہب کتمان و تقیہ کی تعلیم نہیں دیتا لیکن امام خمینی صاحب اور شیعہ فرقہ کے فقہی مسائل میں نہایت ہی اہم مسئلہ ہے اور اسی وجہ سے شیعہ مذہب آج تک باقی ہے اگر کتمان و تقیہ کا پردہ شیعہ مذہب پر سے ہٹا دیا جائے تو دنیا کا کوئی مہذب شخص اس کو گوارا نہ کرے گا۔ خمینی تحریک کی کامیابی کا بھی ایک بڑا سبب کتمان و تقیہ ہی ہے ہم یقین کرتے ہیں کہ جوں جوں ہمارے علماء اس پردہ کو چاک کریں گے یہ تحریک مُردہ ہوتی جائے گی۔ بس صرف علماء کی توجہ مطلوب ہے بہرکیف ہم کتمان و تقیہ کے متعلق فرقہ خمینیہ کا مسلک پیش کر رہے ہیں جس کو پڑھ کر آپ کی معلومات میں اضافہ بھی ہوگا۔ اور حقیقت حال پر سے مزید بادل چھٹے گا۔

اصول کافی بڑی مقدس کتاب ہے اس میں ایک مستقل باب "باب الکتمان" موجود ہے جس میں حقیقت مسلک اور عقیدے کو چھپانے کے فضائل بیان کئے گئے ہیں ابتک تو آپ نے اظہار حق ہی کے فضائل سنے ہوں گے، آیئے آج ہم آپ کو کتمان حق کے فضائل بتاتے ہیں گویا جس عمل کو آپ آج تک عیب جانتے رہے کہ سچی بات چھپانا بہت گناہ ہے ایسا کبھی نہ کرنا بزرگ ایسے ہی سکھاتے تھے تو یہ سبق تو سچوں کے یہاں ملتا ہے امام خمینی صاحب کے یہاں جو تعلیم دی جاتی ہے اس کو بھی ملاحظہ فرمایئے۔

Marfat.com

حضرت امام جعفر صادق کے مریدِ خاص سلیمان بن خالد بیان کرتے ہیں کہ

قال ابو عبد اللہ علیہ السلام یا سلیمان انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ ومن اذاعہ اذلہ اللہ (اصول کافی صہ ۴۸۵)

امام جعفر صادق نے فرمایا اے سلیمان تم ایسے دین پر ہو کہ جو شخص اس کو چھپائے گا عزت پائے گا اور جو اس کو ظاہر و شائع کرے گا اللہ اس کو ذلیل وخوار کرے گا۔

غور فرمایئے کیسی عجیب روایت ہے۔ وہ "صادق" کی طرف منسوب دین کی تبلیغ واشاعت رسوائی ہو اور اس کو چھپانا ذریعۂ عزت وعظمت ہم نے آپ نے اور ہمارے اکابر و اسلاف نے اشاعت دین کے لئے جو محنتیں، مشقتیں برداشت کیں اور آج جو کچھ کیا جارہا ہے۔ سب رائیگاں اور سمجھ لیجئے کہ خمینی صاحب کی طرف سے جتنے دعوے کئے جارہے ہیں جو بھی پروپیگنڈہ ہو رہا ہے سب خلاف حقیقت ہے کیونکہ یہی تو ذریعہ عظمت ہے اگر حقائق کا پروپیگنڈہ کیا جانے لگا تو بڑی رسوائی ہوگی۔ حقیقت کا پتہ توشکاری کے جال میں پھنسنے کے بعد ہی چلتا ہے۔

امام جعفر صادق کے والد امام باقر فرماتے ہیں۔

ان احبّ اصحابی الیّ اورعہم وافقہم واکتمہم لحدیثنا (اصول کافی صہ ۴۸۶)

مجھے اپنے اصحاب میں وہ شخص زیادہ پیارا ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو۔ زیادہ دین کو سمجھنے والا ہو اور ہماری باتوں کو زیادہ چھپانے والا ہو۔

یعنی فقہ شیعہ کے مطابق فضیلت وعظمت کا ذریعہ، اتقیٰ، افقہ اور اکتم ہونا ہے۔

امام خمینی صاحب کوئی معمولی عام شخص نہیں انکو روح اللہ، آیت اللہ کہا جاتا ہے امام وقت مانا جاتا ہے ظاہر ہے کہ ان میں فضیلت وعظمت کی تینوں خوبیاں بدرجۂ اتم موجود ہوں گی ان کے جو فضائل بیان کئے جاتے ہیں۔

ان سے ہمیں یقین ہوتا ہے کہ موصوف اتقیٰ، افقہ اور اکتم ہیں۔

ہمیں یہ تو معلوم نہیں کہ وہ کتنے متقی اور فقیہ ہیں یہ بات تو ان کے مقربین کو معلوم ہوگی یا اس کا کچھ اندازہ ان حضرات کو ہوگا جنہیں شاہی مہمان کی حیثیت سے ایران کی سیر کرنے کا موقع ملا اور دربار خمینی میں شرف باریابی نصیب ہوا خدا کا شکر ہے ہم اس اعزاز سے محفوظ ہیں اور خدا محفوظ ہی رکھے۔

ہاں ہم یہ ضرور جانتے اور مانتے ہیں کہ خمینی صاحب اکتم بدرجہ اتم ہیں کہ انہوں نے ایرانی وسائل کے سہارے پروپیگنڈا کر کے حقائق پر ایسا غلیظ موٹا پردہ ڈالا ہے کہ خود ان کی قوم ایران کے باشندوں کو بھی پتہ نہیں کہ ان کے ساتھ کیا کھیل کھیلا جارہا ہے اور بیرون ایران جو لوگ خمینی تحریک کا شکار ہورہے ہیں ابتک وہ نہ جان پائے کہ کس طرح انکی متاع عزیز دین وایمان کو لوٹا جارہا ہے اور ان کے گھروں کو نذر آتش کیا جارہا ہے۔

معاف کیجئے سطور بالا سے مقصود خمینی صاحب کی توہین ہرگز نہیں بلکہ ہم ان کا اکتم ہونا واضح کرنا چاہتے ہیں جو یقیناً عظمت کا ایک ذریعہ ہے ہاں ہم اپنے مسلمان بھائی بہنوں کو اتنا مشورہ ضرور دینا چاہتے ہیں کہ اس کتمان پر عمل انہی لوگوں کو کرنے دیجئے جو اس کو عبادت تصور کرتے ہیں ہماری شریعت کی تعلیم ہے "دھوکا مت کرو" اور "دھوکے بازوں سے بچو" پس آپ اسی تعلیم پر عمل پیرا رہئے۔

اب ذرا ملاحظہ ہو تقیہ مذہب ومسلک اور حقیقت کے خلاف اظہار کرنا فرقۂ خمینیہ کے نزدیک بہت عظیم عبادت ہے ملاحظہ ہو ابوعمیر اعجمی کی ایک روایت۔

قال لی ابو عبداللہ علیہ السلام یا ابا عمیر تسعۃ اعشار الدین فی التقیۃ ولا دین لمن لا تقیۃ لہ (اصولِ کافی صہ ۴۸۲)	امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ دس حصوں میں نو حصہ دین تقیہ میں ہے اور جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔

Marfat.com

حبیب بن بشر روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق نے کہا کہ میرے والد امام باقر فرماتے ہیں۔

لا واللہ ما علی وجہ الارض شیٔ احب الیّ من التقیۃ یا حبیب انہ من کانت لہ تقیۃ رفعہ اللہ یا حبیب من لم تکن لہ تقیۃ وضعہ اللہ

(اصول کافی ص ۴۸۳)

روئے زمین پر کوئی چیز مجھے تقیہ سے زیادہ محبوب نہیں۔ اے حبیب جو شخص تقیہ کرے گا اللہ اس کو بلندی عطا فرمائے گا اور اے حبیب جو تقیہ نہیں کرے گا اس کو پستی میں گرائے گا۔

ایک روایت اور ملاحظہ ہو امام باقر ہی فرماتے ہیں۔

التقیۃ دینی ودین آبائی ولا ایمان لمن لا تقیۃ لہ

(اصول کافی ص ۴۸۴)

تقیہ میرا اور میرے باپ دادا کا دین ہے جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے ایمان ہے۔

مذکورہ بالا تینوں روایتوں سے تقیہ کی فضیلت واضح ہو گئی تو حصہ دین تقیہ ہے باقی ایک حصہ میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق اصول تجارت وغیرہ سب کچھ شامل ہے۔ تقیہ نہ کرنے والا بے دین ہے۔ بے ایمان ہے۔ تقیہ ہی ذریعہ بلندی ہے تقیہ نہ کرنے والے کو خدا پستی و ذلت میں ڈالتا ہے۔

تقیہ کے یہ فضائل پڑھنے کے بعد ہم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ خمینی صاحب ایسے عظیم عمل کے تارک ہوں گے وہ متقی ہیں فقیہہ اور مجتہد ہیں کیا وہ تارک تقیہ ہو کر بے دین اور بے ایمان ہو سکتے ہیں۔ استغفر اللہ ایسا نہ سوچیئے اور مان لیجئے کہ کتمان و تقیہ کی پابندی ہی کے سبب امام خمینی صاحب نے نے ایرانی انقلاب کو اسلامی انقلاب کہا ہے ان کے اس دعوے کا خلاف حقیقت ہونا خلاف واقعہ ہونا کتمان و تقیہ کا تقاضا ہے جس پر عمل ان کے لئے باعث ثواب ہے باعث برکت ہے۔

Marfat.com

ذریعۂ عظمت ہے لیکن ہمارے لئے یہ مجبوری ہے کہ جو عمل خمینی صاحب کے یہاں عبادت ہے وہ ہماری شریعت میں لعنت ہے ان کے یہاں "لادین لمن لا تقیۃ لہٗ" کی تعلیم ہے اور ہمارے یہاں "لادین لمن لا امانۃ لہٗ" کا پاکیزہ درس ہے۔

پس پوری خمینی تحریک اور خمینی صاحب کے تمام دعوے کتمان و تقیہ کی بناء پر خلاف حقیقت ہیں حقیقت کیا ہے یہ نہ پوچھئے خمینی صاحب اظہار حقیقت اس لئے نہیں کر سکتے کہ ان کا تقوی مجروح ہو جائے گا اور ہم اس لئے بیان نہیں کرنا چاہتے کہ خواہ مخواہ کیوں کسی کی عبادت میں مخل ہوں یہ ہماری عادت نہیں بس ہم صرف اپنوں سے گزارش کرتے ہیں کہ جس طرح چرچ کی گھنٹی بجتی ہے تو آپ اس پر کوئی توجہ نہیں کرتے اسی طرح ایران سے نام نہاد اسلامی انقلاب کے نعرے جہاد، جہاد کی صدائیں کتنی ہی گونجیں آپ سے اس کا کیا تعلق کوئی اپنی عبادت میں مصروف ہے اس کو اپنا کام کرنے دیجئے آپ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں کیونکہ:۔

"کتمان و تقیہ جو فرقۂ خمینیہ کے نزدیک عبادت ہے وہ شرعاً لعنت ہے"

پس آپ بچتے رہیں اس لعنت سے اگر ابھی اس لعنت سے متعلق آپ کے ذہن میں کوئی غلط فہمی باقی ہے تو مندرجہ ذیل واقعہ ملاحظہ ہو۔

امام جعفر صادق کے ایک مرید خاص محمد بن مسلم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت امام صاحب کے پاس حضرت امام ابوحنیفہ موجود تھے۔ محمد بن مسلم نے اپنا ایک خواب بیان کیا اور امام جعفر سے اس کی تعبیر معلوم کرنا چاہی تو انہوں نے امام ابوحنیفہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ خوابوں کی تعبیر کا علم رکھنے والے عالم ہیں تم ان سے تعبیر پوچھ لو۔ محمد بن مسلم نے امام ابوحنیفہ سے تعبیر معلوم کی اور انہوں نے بیان فرما دی جس پر امام جعفر نے کہا "اصبت واللہ یا ابا حنیفۃ" اے ابوحنیفہ قسم خدا کی تم نے بالکل صحیح تعبیر بیان کی ہے اس کے بعد امام ابوحنیفہ چلے گئے تو محمد بن مسلم نے کہا حضور میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کہ حق و

تعبیر ھٰذا الناصب "، مجھے اس ناصبی کی تعبیر اچھی نہیں لگی تو امام جعفر نے فرمایا
اے محمد بن مسلم تم رنجیدہ نہ ہو ہماری تعبیر ان لوگوں کی تعبیر سے مختلف ہوتی ہے۔
ابو حنیفہ نے جو تعبیر بیان کی وہ صحیح نہ تھی تو ابن مسلم نے عرض کیا سرکار پھر آپ
نے قسم کے ساتھ " اصبت " فرما کر ان کی تائید کیوں کی۔ آپ نے فرمایا میں نے
درحقیقت یہ قسم کھائی تھی کہ ابو حنیفہ نے غلط تعبیر بیان کی ہے۔

خیال فرمائیے امام جعفر صادق جیسی عظیم ہستی پر بہتان ہے کہ انھوں نے تقیہ کیا اور وہ بھی بلا وجہ۔ بلا ضرورت لیکن چونکہ ان حضرات کے نزدیک یہ عبادت ہے اس لئے درحقیقت انہوں نے امام جعفر پر کوئی الزام نہیں لگایا بلکہ یہ ثابت کیا ہے کہ امام جعفر بھی اس عظیم عمل کے پابند تھے پس اگر ہم خمینی صاحب کے متعلق یقین کریں کہ وہ بھی اس عبادت پر عمل کرتے ہیں اور ان کی ہر بات کتمان و تقیہ ہے تو ہم یقین کرتے ہیں کہ ہمارے اس خیال کو ہماری جانب سے خمینی صاحب کی تعریف نذرانۂ عقیدت جانا جائے گا ان پر تنقید یا ان کی تنقیص ہرگز نہیں بالکل نہیں۔

مذکورہ بالا عبارت میں آپ نے پڑھا کہ محمد بن مسلم نے حضرت امام ابو حنیفہ کو ناصبی کہا یہ ناصبی اس زمانے میں ایک فرقہ تھا لیکن شیعہ حضرات بطور گالی یہ لفظ ہم اہلسنت وجماعت کے لئے استعمال کرتے ہیں اور ان کے نزدیک ہر وہ شخص جو حضرت ابو بکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کو حضرت علی سے پہلے خلیفہ مانتا ہے وہ ناصبی ہے۔

علامہ باقر مجلسی نے لکھا کہ " قیامت کے دن ناصبیوں کا انجام کافروں جیسا ہوگا۔
(حق الیقین ص ۲۱۱ طبع ایران) کتاب الروضہ ص ۴۹ ناصبیوں کے حق میں کسی کی شفاعت قبول نہ ہوگی۔

امام ابو حنیفہ ہی نہیں بلکہ چاروں اماموں کے مقلدین سب ہی ناصبی ہیں اور فرقہ خمینیہ کے نزدیک قیامت کے دن شفاعت سے محروم اور جہنمی ہیں۔ معاذ اللہ۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ

Marfat.com

تقیہ کا عنوان ابھی ختم نہیں ہوا۔ چند روایات اور پڑھ لیجئے ایسی ایسی باتیں روزانہ سننے کو کہاں ملتی ہیں ہم بھی چاہتے ہیں کہ اچھی طرح وضاحت کی جائے تاکہ ہمارے قارئین کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو۔

کتاب من لایحضرہ الفقیہ، امام جعفر سے روایت ہے۔

لو قلت ان تارک التقیہ کتارک الصلوٰۃ لکنت صادقاً وقال علیہ السلام لا دین لمن لا تقیۃ لہ۔ (من لایحضرہ الفقیہ بحوالہ تکملہ باقیات صالحات ص۲۴۶)	اگر میں کہوں کہ تقیہ ترک کرنے والا ایسا ہی گناہ گار ہے کہ جیسا کہ نماز ترک کرنے والا تو میری بات سچ ہوگی اور جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔

یعنی تقیہ نماز کی طرح فرض ہے اور اس کا تارک، تارک صلوٰۃ ہی کی طرح گناہ گار و فاسق ہے۔

اصول کافی کی ایک روایت نہایت واضح ہے جس کو زرارہ نے بیان کیا کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ:۔

التقیۃ فی کل ضرورۃٍ وصاحبھا اعلم بھا حین تنزل بہ (اصول کافی ص۴۸۴)	تقیہ ہر ضرورت میں کیا جائے اور صاحب ضرورت اپنی ضرورت کو زیادہ جانتا ہے۔

دونوں عبارتوں کا مفہوم واضح ہے کہ تقیہ، نماز کی طرح فرض ہے اس کے لئے کسی مجبوری یا ضرورت کی قید نہیں ہر وقت کرنا چاہئے کہ عبادت ہے اور جب ضرورت ہو کر لیں۔ اور ضرورت کا تعین تقیہ کرنے والا خود کرے گا اب تقیہ کا ایک عجیب واقعہ ملاحظہ فرمایئے۔

زرارہ نے اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میں نے امام باقر سے ایک مسئلہ دریافت کیا انھوں نے مجھے جواب دیا اور مسئلہ بتا دیا۔ اسی وقت ایک دوسرا شخص آیا اس نے بھی وہی مسئلہ پوچھا تو امام نے اسکو دوسرا جواب دیا پھر ایک تیسرا آدمی

Marfat.com

آیا اور اس نے بھی وہی مسئلہ معلوم کیا تو امام نے اس کو ہم دونوں سے مختلف جواب دیا تھوڑی دیر بعد جب دونوں آدمی چلے گئے تو اس نے عرض کیا اے امام ہم تینوں نے آپ سے ایک ہی سوال کیا لیکن آپ نے تینوں کو مختلف جواب دیئے اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی اور اب میں آپ کے کس جواب پر عمل کروں۔

فقال، یا زرارہ ان ھذا خیر لنا ولکم ولو اجتمعتم علی امرٍ واحد لصدقکم الناس علینا ولکان اقل لبقائنا وبقائکم،

(اصول کافی ص ۳۷)

اے زرارہ اس ہی میں ہماری تمہاری خیریت وبقا ہے اور اگر تم سب ایک بات پر متفق ہو گئے تو لوگ تمہیں ہم سے تعلق رکھنے میں سچا سمجھیں گے اور اس میں تمہاری اور ہماری بقا کے لئے خطرہ ہے۔

اس کے بعد زرارہ نے بیان کیا کہ ایک دن میں نے امام باقر کے صاحبزادے امام جعفر صادق سے کہا کہ آپ کے شیعہ ایسے جان نثار اور وفادار ہیں کہ اگر آپ ان کو تیروں کے سامنے یا آگ میں کود جانے کا حکم دیں تو وہ ایسا ہی کریں گے لیکن وہ آپ حضرات کے پاس سے نکلتے ہیں تو ان میں اختلاف ہوتا ہے۔ زرارہ کہتے ہیں کہ امام جعفر نے میری بات کا جواب وہی دیا جو امام باقر نے دیا تھا۔ (اصول کافی ص ۳۷)

کیا خوب ہے ان حضرات کا طریقہ ایک مسئلے کا جواب دو طرح بڑی اچھی تدبیر ہے قوم کو اختلاف میں مصروف رکھنے کی، جب ہم نے یہ عبارت نقل کی تو یہ بات سمجھ میں آئی کہ ایران کی قوم سات سال سے لڑائی، جھگڑوں اور انتشار کا شکار اسی تقیہ کے سبب ہے خمینی صاحب نے لڑاؤ اور حکومت کرو کا طریقہ اختیار کیا ہوا ہے کہ ان کی شریعت میں یہ عبادت ہے اس سلسلہ کی ایک اور نہایت شرمناک عبارت ملاحظہ ہو۔

عامر بن السمط نے بیان کیا کہ ایک دن امام جعفر صادق نے اپنے دادا حضرت

امام حسینؑ کا ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک منافق کا انتقال ہو گیا۔ ہمارے دادا کو اطلاع ہوئی تو وہ باہر تشریف لائے اور جنازے کے ساتھ چلے تاکہ اس کی نماز جنازہ میں شریک ہوں چلتے ہوئے انہوں نے اپنے ایک غلام کو دیکھا جو جا رہا تھا آپ نے اس کو بلایا اور پوچھا تو کہاں جا رہا ہے اس نے کہا کہ میں اس منافق کی نماز جنازہ میں شریک نہیں ہونا چاہتا آپ نے فرمایا نہیں تم میرے ساتھ چلو اور صف میں میرے برابر کھڑے ہونا اور جو میں پڑھوں وہی تم پڑھنا۔ امام جعفر نے بتایا کہ جب نماز جنازہ شروع تو دادا نے دعائے جنازہ کی جگہ یہ پڑھا۔

اللھم العن فلانا عبدک الف لعنۃ مؤتلفۃ غیر مختلفۃ اللھم اخز عبدک فی عبادک وبلادک واصلہ حر نارک واذقہ اشد عذابک فانہ کان یتولی اعداءک ویعادی اولیاءک ویبغض اھل بیت نبیک

(فروع کافی جلد اول ص ۹۹-۱۰۰)

اے اللہ اپنے اس فلاں بندے پر ایک ہزار لعنتیں کر جو مسلسل ہوں۔ الگ الگ نہ ہوں۔ اے اللہ تو اس بندے کو اپنے بندوں میں اور اپنے شہروں میں ذلیل و خوار کر اور اس کو اپنی دوزخ کی آگ پہونچا اور اپنے سخت ترین عذاب کا مزہ چکھا یہ تیرے دشمنوں سے دوستی اور دوستوں سے دشمنی اور تیرے نبی کے اہل بیت سے بغض رکھتا تھا (استغفر اللہ)

افسوس کس قدر دلیری کے ساتھ اس شخصیت پر تقیہ کا الزام عائد کیا گیا ہے جس نے صرف اسی تقیہ سے بچنے کے لئے اپنی اور اپنے خاندان کی گردنیں کٹوا دیں۔ اس وقت تو جان کا معاملہ تھا۔ جو شخص لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے منافق کی نماز جنازہ میں شریک ہو سکتا ہے اس کو اپنی جان بچانے کے لئے ضرور یہ عمل کرنا چاہئے تھا ان کے عمل سے صرف انہی کی جان نہ بچتی بلکہ قیامت

Marfat.com

تک پیدا ہونے والے شیعہ بھی ماتم سے نجات پا لیتے ہم یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور تمام ائمہ جن کی طرف تقیہ کی یہ روایات منسوب ہیں ہرگز ان کا دامن ایسے بیہودہ عمل سے داغدار نہیں ہو سکتا یہ سب اختراع ہے افتراء ہے بہتان ہے۔ سبحانک ھذا بھتان عظیم ؛

یہ ہے کتمان و تقیہ جس پر خمینی تحریک کا دارومدار ہے کتمان و تقیہ کے غلیظ پردے کے پیچھے اس تحریک کا اصل اور بھیانک مقصد ہے امت مسلمہ کے دلوں سے صحابہ کرام کی عظمت و محبت نکالنا۔ قرآن کریم میں تحریف و تبدیلی کا وہم پیدا کرنا۔ کتمان و تقیہ کے ذریعہ پوری امت میں انتشار پیدا کرنا ہے اور ہماری کوشش ہے اپنے بھائی بہنوں کو اس فریب سے محفوظ رکھنا۔
اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۰

Marfat.com

مُتعہ

اب ہم فقہ اثنا عشری کے مطابق متعہ کا تذکرہ کرنا چاہتے کسی بے شوہر والی بیوہ، مطلّقہ یا کنواری لڑکی سے مقررہ اجرت پر ایک خاص وقت کے لئے خواہش نفس پوری کر لینا مُتعہ کہلاتا ہے۔ جو اس مذہب میں نہ صرف جائز بلکہ افضل عبادت ہے اس کے لئے نہ تو گواہوں کی ضرورت ہے نہ نکاح مسنونہ کی ضرورت، نہ ہی اعلان ضروری ہے چھپ کر نہایت رازدارانہ طور پر زنا کی طرح کیا جا سکتا ہے یہ عمل باعث ثواب اور بلندی درجات کا ذریعہ ہے ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہہ رہے ہیں امام خمینی اور ان کے اکابر نے ایسا ہی لکھا ہے ہم صرف نقل کر رہے ہیں اپنے قارئین کی معلومات کے لئے اور کتمان اور تقیہ کا پردہ چاک کرنے کے لئے تاکہ سادہ لوح مسلمانوں کو فائدہ ہو سکے ملاحظہ فرمایئے۔

تفسیر منہج الصادقین شیعہ مذہب کی ایک نہایت ہی اہم اور قابل اعتبار کتاب ہے جس کے معتبر ہونے کا انکار بشمول خمینی صاحب کوئی شیعہ عالم و مجتہد نہیں کر سکتا اس کتاب میں حضور علیہ السلام کی طرف ایک حدیث منسوب ہے۔

من تمتع مرة فدرجتہ کدرجۃ الحسین ومن تمتع مرتین فدرجتہ کدرجتہ الحسن، ومن تمتع ثلث مرات فدرجتہ کدرجۃ العلی ومن تمتع اربع مرات فدرجتہ کدرجتی	جو ایک مرتبہ متعہ کرے وہ امام حسین کا درجہ پائے گا۔ اور جو دو مرتبہ متعہ کرے وہ امام حسن کا اور جو تین مرتبہ متعہ کرے وہ حضرت علی کا اور جس نے چار مرتبہ متعہ کر لیا اس نے میرا درجہ پایا۔
(منہج الصادقین جلد اول ۳۵۶)	(استغفر اللہ)

یہ حضور علیہ السلام کا ارشاد بیان کیا گیا ہے واضح رہے کہ یہ حدیث شیعہ مسلک کی کتابوں کے علاوہ دنیا کی کسی کتاب میں آپ کو نہیں مل سکتی کتنی دلیر ہے یہ قوم جس نے نبی کریم علیہ السلام پر بھی

Marfat.com

بہتان سازی میں شرم نہیں کی ہم یہ گھناؤنی باتیں نہایت کراہیت کے ساتھ صرف امت مسلمہ کی غلط فہمیاں اور خمینی صاحب سے خوش عقیدگی دور کرنے کی غرض سے لکھ رہے ہیں لہذا اسی قسم کی چند روایتیں اور پیش کرتے ہیں۔

علامہ باقر مجلسی جن کا مختصر تعارف ہم گزشتہ صفحات میں پیش کر چکے ہیں موصوف نے بعنوان متعہ ایک مستقل رسالہ فارسی میں لکھا جس کا اردو ترجمہ برائے فائدہ عام ایک شیعہ عالم سید محمد جعفر قدسی جالسی نے کیا۔ جس کا نام "مجالہ حسنہ" رکھا اس ترجمہ کو تقریباً ستر برس ہو چکے جب سے یہ مختلف مقامات سے برابر شائع ہو رہا ہے اس کا ایک ایڈیشن امامیہ بک ایجنسی لاہور سے شائع ہوا ہے اس رسالہ کے مصنف علامہ باقر مجلسی کے متعلق ہم مزید یہ بتاتے چلیں کہ موصوف شیعہ مسلک کے نہایت ذی علم مصنف ہیں انہوں نے تقریباً ساٹھ کتابیں، مختلف عنوانات پر تصنیف کی ..... ان میں سے ایک "بحار الانوار" تو پچیس جلدوں پر مشتمل ہے علاوہ ازیں حیات القلوب، جلاء العیون، زاد المعاد اور حق الیقین بھی ان کی ضخیم تصانیف ہیں جناب امام خمینی نے اپنی کتابوں میں مجلسی صاحب کی کتابوں کے حوالے بھی دیئے ہیں اور ان کی تصانیف کا مطالعہ کرنے کا مشورہ بھی دیا ہے گویا امام خمینی صاحب مجلسی صاحب ہی کے ہم عقیدہ ہیں اور ان کی تمام تصانیف سے متفق ہیں۔

علامہ مجلسی کے متعلق اتنا تعارف پیش کرنے کی ضرورت ہم نے اس لئے سمجھی کہ ان کے رسالہ سے ہم جو روایت نقل کر رہے ہیں اس کے متعلق کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ شیعہ مسلک سے اس کا کوئی تعلق نہیں یہ جاہلانہ بات ہے جو کسی جاہل نے لکھ دی ہے یہ ایک گھڑی ہوئی حدیث ہے جس کو امام خمینی صاحب کے قابل احترام ذی علم اور باوقار عالم نے گھڑا ہے ملاحظہ ہو۔

حضرت سلمان فارسی، مقداد بن اسود کندی اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ ختم المرسلین صلی اللہ علیہ والہ نے فرمایا جو شخص اپنی عمر میں ایک مرتبہ متعہ کرے گا وہ اہل بہشت میں سے ہے جب متعہ کرنے کے ارادے سے عورت کے ساتھ

Marfat.com

کوئی بیٹھتا ہے تو ایک فرشتہ اترتا ہے اور جب تک وہ باہر نہیں جاتے ان دونوں کی حفاظت کرتا ہے دونوں آپس میں گفتگو کرنا تسبیح کا مرتبہ رکھتا ہے جب دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں ان کی انگلیوں سے ان کے گناہ ٹپک پڑتے ہیں۔ جب مرد عورت کا بوسہ لیتا ہے خدا ہو بوسہ پر انہیں حج وغیرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے جب وہ عیش ولذت میں مشغول ہوتے ہیں اللہ انہیں ہر لذت وشہوت پر پہاڑوں کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے۔ جب فارغ ہو کر غسل کرتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ ہمارا رب خدا ہے اور متعہ کرنا سنت رسول ہے تو خدا فرشتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے میرے ان بندوں کو دیکھو جو اٹھے ہیں اور اس یقین کے ساتھ غسل کر رہے ہیں کہ میں ان کا پروردگار ہوں تم گواہ ہوں میں نے ان گناہوں کو بخش دیا وقت غسل جو بھی قطرہ ان کے بدن سے ٹپکتا ہے ہر ایک بوند کے عوض دس نیکیوں کا ثواب دیا جاتا ہے دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس درجہ ان کا مرتبہ بلند کیا جاتا ہے حضرت سلیمان وغیرہ بتاتے ہیں کہ حضرت علی نے متعہ کی فضیلت سن کر فرمایا۔ یا رسول اللہ میں آپ کی تصدیق کرنے والا ہوں یہ بھی ارشاد ہوا کہ جو شخص اس نیک کام میں کوشش کرے اس کو کیا ثواب ملے گا تو آپ نے فرمایا جب متعہ کرنے والا مرد اور عورت فارغ ہو کر غسل کرتے ہیں تو پانی کے جو قطرے ان کے بدن سے گرتے ہیں۔ اللہ ان سے ایک ایسا فرشتہ پیدا ہوتا ہے۔ جو قیامت تک خدا کی تسبیح وتقدیس کرتا ہے اور اس کا ثواب متعہ کرنے والے مرد وعورت دونوں کو پہونچتا رہتا ہے (عجالہ حسنہ ص۱۶ تا ۱۶)

دوسرے مقام پر علامہ مجلسی رقمطراز ہیں۔

"حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے کسی مسلمان عورت سے متعہ کیا گویا اس نے ستر مرتبہ خانہ کعبہ کی زیارت کی۔ (عجالہ حسنہ ص۱۱)

Marfat.com

مزید فرماتے ہیں۔

جس نے اس کارِ خیر میں زیادتی کی ہوگی پروردگار اس کے مدارج بلند کرے گا۔ یہ لوگ بجلی کی طرح پل صراط سے گزر جائیں گے ان کے ساتھ ملائیکہ کی ستر صفیں ہوں گی دیکھنے والے کہیں گے یہ ملائکہ مقرب ہیں یا انبیاء ورسل، فرشتہ جواب دیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے پیغمبر علیہ السلام کی سنت پر عمل کیا۔ یعنی متعہ بکثرت کیا اور وہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے۔ اے علی اپنے مسلمان بھائی کے لئے جو سعی کرے گا کہ متعہ کرانے میں اس کی مدد کرے گا اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔

(عجالہ حسنہ ص۱۶) لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

ان روایات کو پڑھیئے اور جو چاہیں سمجھ لیجئے میں معذرت خواہ ہوں کہ ان کی مزید تشریح میں اپنا وقت ضائع نہیں کر سکتا صرف اتنا ضرور عرض کردوں کہ میں نے ساری زندگی کسی کتاب میں کسی عبادت کا اتنا ثواب نہیں پڑھا جتنا مذکورہ بالا روایات سے متعہ کا ثواب ثابت ہوتا ہے سارے بلند درجات بلکہ ولایت کا اعلیٰ منصب تو متعہ ہی سے نصیب ہو جاتا ہے اب کسی دوسری عبادت کی کیا ضرورت باقی رہی شاید یہی وجہ ہے کہ ہم نے شیعہ حضرات کو عام طور پر نمازوں وغیرہ سے بہت لاپرواہ دیکھا ہے۔

ان روایات کو پڑھنے کے بعد ہم خاصے پس وپیش اور الجھن میں مبتلا ہو گئے اور یہ ہے کہ روایت کے مطابق متعہ کرنے والے مرد وعورت کے غسل کے بعد پانی کے جو قطرے ٹپکتے ہیں ان سے ایک ایک ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے جو قیامت تک خدا کی تسبیح وتقدیس کرتا رہتا ہے تو یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ متعہ کے نتیجہ میں جو بچہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ کس قدر مقدس محترم اور بلند مرتبہ ہوتا ہوگا۔ اگر شیعہ کتابوں کو ٹٹولا جائے تو ضرور اس کے فضائل ومناقب بھی کہیں ملیں گے ویسے سنی سنائی بات ہے کہ ایسے ہی بچہ کو مجتہد، فقید وامام بتایا جاتا ہے واللہ اعلم میں اپنی اس بات پر اصرار نہیں کر سکتا کیونکہ اس وقت میرے پاس اس کا کوئی ثبوت موجود نہیں لیکن از روئے عقل ایسا ہی۔

Marfat.com

ہونا چاہیئے ویسے کبھی موقع ملا تو ہم اس کی تحقیق کریں گے اور ہمیں امید ہے کہ نتیجہ ہماری تائید ہی میں برآمد ہوگا۔

امام جعفر صادق کے ایک مخلص مرید محمد بن مسلم کے متعہ کرنے کا ایک واقعہ اصول کافی میں مذکور ہے خاصا دلچسپ ہے پڑھیئے محمد بن مسلم نے خود ہی اس کو بیان فرمایا ہے (کتاب الروضہ ص ۱۳۷)

میں نے اپنا ایک خواب امام جعفر صادق سے بیان کرکے اس کی تعبیر پوچھی تو آپ نے فرمایا تم متعہ کرو گے اس کا پتہ تمہاری بیوی کو ہو جائیگا تو وہ تمہیں مارے گی۔ تمہارے کپڑے پھاڑ دے گی محمد بن مسلم کہتے ہیں یہ جمعہ کا دن تھا اور امام نے جمعہ کی صبح یہ تعبیر بتائی تھی پھر بعد جمعہ یہ واقعہ پیش آیا کہ میں اپنے دروازے پر بیٹھا تھا سامنے سے ایک لڑکی گزری جو مجھے بہت پسند آئی میں نے اپنے غلام سے اس کو بلایا وہ آگئی میں نے اس سے سب معاملہ طے کیا اور متعہ کر لیا نہ جانے کس طرح میری بیوی کو پتہ چل گیا۔ وہ اچانک کمرے میں گھس آئی لڑکی تو بھاگ گئی لیکن بیوی مجھ پر لوٹ پڑی اس نے میرے کپڑے تار تار کر ڈالے۔

ملاحظہ فرمایا آپ نے بمطابق روایت ایسے مقدس حضرات بھی متعہ کیا کرتے تھے اس روایت سے واضح ہوگیا کہ متعہ کے لئے ضروری نہیں کہ ایسا ہی شخص کرے جس کے پاس بیوی نہ ہو اور اسے عورت کی سخت ضرورت ہو بلکہ ہر شخص کر سکتا ہے کیونکہ ثواب کا کام ہے کرنا ہی چاہیئے جو لڑکی پسند آئی اس کو پیسوں کا لالچ دیا اور استعمال کر ڈالا اور ہاں محمد بن مسلم نے اپنا جو حال بیان کیا اس سے پتہ چلتا ہے کہ شیعہ حضرات کی بیویاں بہرحال اپنے شوہروں کی یہ حرکت پسند نہیں کرتیں وہ پٹائی کر ڈالتی ہیں عجب عورتیں، مردوں کو عبادت کرنے سے روکتی ہیں انہیں بھی تو جاننا چاہیئے کہ یہ بڑے ثواب کا کام ہے اور اس سے ان کے شوہر کا مرتبہ بلند ہوتا ہے۔

کیا مضحکہ خیز باتیں ہیں بس ان کو پڑھئے اور ہنسیئے لیکن نہ بھولیئے کہ ان عقائد و نظریات کا ایک نہایت ہی افسوسناک پہلو یہ ہے کہ دشمنان اسلام ان باتوں کو پڑھ کر اسلام اور مسلمانوں

Marfat.com

کے متعلق کیا نظریہ قائم کرتے ہوں گے خیر ... یات وقت تک پوری نہ ہو گی جب تک اس سلسلے میں ہم آپ کی خدمت میں خمینی صاحب کا فتویٰ بھی پیش نہ کر دیں اگرچہ ضرورت تو نہ تھی لیکن اصول کافی اور باقر مجلسی کے رسالہ سے جو عبارات پیش کی گئیں ان سے خمینی صاحب کو کب انکار ہے لیکن ہم صرف ان حضرات کو مطمئن کرنا چاہتے ہیں جو خمینی صاحب کے متعلق قدرے خوش فہمی رکھتے ہیں

جناب خمینی صاحب نے اپنی تصنیف "تحریر الوسیلہ" میں کتاب النکاح کے زیر عنوان تقریباً چار صفحات پر متعہ کے مسائل بیان فرمائے ہیں مسئلہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

یجوز التمتع بالزانیۃ علی کراھتہ خصوصاً لو کانت من العواھر المشھورات بالزنا، وان فعل فلیمنعھا بالفجور (تحریر الوسیلہ جلد دوم صـ۲۹۲)	بازاری عورت سے متعہ کرنا جائز ہے مگر کراہیت کے ساتھ خصوصاً جبکہ وہ مشہور زانیہ ہو اگر اس سے متعہ کرے تو چاہیئے کہ اسے بدکاری کے پیشہ منع کرے۔

فتویٰ نہایت واضح ہے اور یہ کسی مولوی کا فتویٰ نہیں بلکہ اس شخص کا فتویٰ ہے جس کو اس دور میں اسلام کا ہیرو سمجھا جاتا ہے اور جس کے پاس ایک ملک کی عنان حکومت بھی ہے وہ نام نہاد اسلامی انقلاب کا مدعی ہے۔

اب سوچیے جس شخص کے نزدیک کتمان و تقیہ اور متعہ باعث ثواب ہو اگر اس کو امت مسلمہ کا بااختیار قائد و حاکم تسلیم کر لیا جائے تو اس امت کا کیا حشر ہو گا ابھی تو غنیمت ہے کہ مسلمان اگر برائی کرتا ہے تو یقیناً برائی کو برائی سمجھتا ہے اور اس پر شرمندہ ہوتا ہے۔ کوئی جھوٹ بولتا ہے تو وہ خود کو مجرم مانتا ہے اگر کوئی زنا کا مرتکب ہوتا ہے تو اس پر نہایت نادم و شرمندہ ہوتا ہے اور بعض مسلم ممالک میں چونکہ زنا سے متعلق قانون سخت ہے اس لیئے یہ لعنت وہاں عام اور کھلم کھلا نہیں ہے ان حالات کے باوجود آج مسلم معاشرہ برائیوں اور بدکاریوں سے

Marfat.com

پاک نہیں جوان لڑکوں کی بے راہ روی اور جوان لڑکیوں کی آزادی مسلمانوں کے ہر گھر کا ایک نہایت ہی نازک مسئلہ بنا ہوا ہے جس سے نجات کا ذریعہ ہمارے نزدیک صرف اسلام اور شریعت کی پابندی ہے۔

لیکن تصور کیجئے بالفرض امام خمینی صاحب امت مسلمہ کے سربراہ تسلیم کر لئے جائیں اور وہ اپنے حدود مملکت میں اسلامی قانون کا نفاذ بھی کر دیں تو اس قانون کی رو سے کیا آج کی اکثر بدکاریاں، عبادت نہ بن جائیں گی آج زنا تو قدرے دشوار ہے باعث شرمندگی ہے لیکن متعہ سے کون رو کے گا۔ بلکہ مسجدوں کے منبروں سے کتمان و تقیہ اور متعہ کرنے کی تبلیغ ہوگی۔ ہر منبر سے آواز آئے گی "لادین لمن لاتقیۃ لہٗ"

"جس نے کسی مسلمان عورت سے متعہ کیا گویا اس نے ستر مرتبہ خانہ کعبہ کی زیارت کی"

کس قدر بھیانک ہوگا وہ وقت جب لوگ ان مسائل پر عمل کرنے لگیں گے ہر گھر میں شوہر و بیوی کے تعلقات کی کیا کیفیت ہوگی جوان لڑکیوں کی عصمت کے تحفظ کی کون سی صورت باقی رہے گی۔ اگر کوئی لڑکا کسی لڑکی کو شب باشی کے لئے گھر میں بھی لے آئے گا تو اس کے والدین کو اعتراض کیا حق ہوگا وہ کوئی برائی تھوڑی کر رہا ہے ثواب کی غرض سے یہ کام کر رہا ہے اسی طرح کوئی لڑکی رات بھر کے لئے گھر سے غائب رہے گی تو والدین اس کی سرزنش کرنے کا کیا حق رکھتے ہیں اس نے کسی بھی مرد کے ساتھ عبادت میں رات گزاری ہے۔ معاذ اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

روایات مذکورہ کا مطالعہ کرنے کے بعد ہو سکتا ہے کہ ہمارے قارئین کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ جب اس طرح خواہش نفس کو پورا کرنا متعہ ہے جو عبادت ہے تو پھر زنا کیا ہے جو لعنت ہے میرے عزیز آپ کے اس سوال کا میرے پاس بھی کوئی جواب نہیں میرے ذہن میں تو خود یہ الجھن ہے جو مجھے پریشان کئے ہوئے ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ ایک اچھا لفظ استعمال کر کے بدکاری کا جواز تلاش کر لیا گیا ہو اللہ ہی بہتر جانتا ہے ہمیں اس تحقیق کی ضرورت بھی نہیں ہمیں تو یہ معلوم ہو گیا کہ خمینی تحریک کا ایک نہایت ہی نجس پہلو یہ بھی ہے جس سے بچنے کے لئے ہمیں اس تحریک سے

Marfat.com

دو را ور بہت دعم رہنا ضروری ہے ہم ہر گز یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ

• خمینی صاحب عراق کی سرحدوں کو عبور کرتے ہوئے پوری دنیا کے مسلمانوں پر مسلط ہو جائیں اور امت مسلمہ کی ہر بہن اور بیٹی کے ساتھ وہی کچھ ہو جو ان کے اپنے ملک میں ہو رہا ہے اور جس کو عبادت سمجھا جاتا ہے۔

قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَکَ کَثْرَۃُ الْخَبِیْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

آپ فرما دیجیے ناپاک اور پاک برابر نہیں ہو سکتا اگرچہ ناپاک کی کثرت تمہیں حیرت میں میں ڈال دے پس ڈرتے رہو اللہ سے اے عقل والو تاکہ تم نجات پاؤ

(پ ۷، المائدہ، ۱۰۰)

Marfat.com

چند دیگر مسائل

اس عنوان کے ذیل میں ہم اختصار کے ساتھ فقہ اثنا عشری کے کچھ مسئلے بیان کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہمارے قارئین پر مزید واضح ہو سکے کہ فرقہ خمینیہ ہم سے کس قدر مختلف ہے اور کوئی ایسی قدرِ مشترک نہیں ملتی جو اس فرقہ سے ہمارے منسلک ہونے کا سبب بن سکے لہٰذا خمینی تحریک میں شمولیت یا اس کی تائید و حمایت درحقیقت اپنے اسلاف بزرگوں اور عقیدے سے تعلق ختم کر لینے کے مترادف ہے پس چند مسائل ملاحظہ ہوں۔

کفارہ

عیسائیوں کی طرح مسلک اثنا عشری میں بھی کفارہ کا تصور موجود ہے کہ ہم جو چاہیں کریں ہماری تمام بدکاریوں کا بوجھ ہمارے پچھلوں پر ہے وہ جانیں قیامت کے دن کس طرح نمٹا جائے گا ہمیں کسی عمل کی یا گناہوں سے توبہ کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

علامہ باقر مجلسی نے ایک طویل روایت میں حضرت امام جعفر صادق کے خاص مرید مفضل بن عمر کا ایک سوال بیان کیا جو انہوں نے امام صاحب سے کیا تھا امام صادق اس کے جواب میں فرماتے ہیں۔

اے مفضل رسول دعا کرد کہ خداوندا گناہان شیعیان برادرمن علی بن ابی طالب و شیعیان فرزندان من کہ اوصیاء منند، گناہان گزشتہ و آئندہ ایشان را تا روز قیامت بر من بار کرد و مرا در میان پیغمبران بسبب گناہان

اے مفضل رسول خدا نے دعا کی کہ اے خدا میرے بھائی علی ابن ابی طالب کے شیعوں اور میرے ان فرزندوں کے شیعوں کے جو میرے وصی ہیں اگلے پچھلے قیامت تک کے سب گناہ تو میرے اوپر ڈال دے اور شیعوں کے

شیعیان رسوا کن پس خدا تعالیٰ گناہان شیعہ را بر آنحضرت بار کرد و ہمہ را برائے آنحضرت آمرزید (حق الیقین ص ۱۴۸)

گناہوں کی وجہ سے مجھے دیگر پیغمبروں کے درمیان خوار نہ کر پس اللہ تعالیٰ نے تمام شیعوں کے گناہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈال دیئے اور پھر سارے گناہ آپ کی وجہ سے بخش دیئے۔

.. ہے عقیدہ کفارہ واضح رہے کہ عیسائی بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمارے اگلے پچھلے گناہوں کے بدلے حضرت عیسیٰ سولی پر چڑھ چکے ہیں اب ہمارا کوئی حساب کتاب نہ ہوگا۔ یہاں بھی اسی قسم کی بات ہے کہ حضور علیہ السلام نے خود تمام شیعوں کے گناہ اپنے ذمہ لے لئے اب شیعہ نماز، روزہ اور دیگر اعمال سے آزاد ہیں کتمان کریں یا تقیہ، خوب متعہ کریں لوگوں کو قتل کریں اور لڑائیں۔ مسلمانوں سے جہاد کریں ان کی عزت و آبرو لوٹیں، سب معاف کوئی ڈر نہیں کفارہ ادا ہو چکا ہے اب کوئی حساب کتاب نہیں ایسی روایت میں ہے کہ اگر:۔

یکے از شیعان شما بمیرد و قرضے از برادران مومن در ذمہ و باشد، چگونہ خواہد شد، حضرت فرمود کہ اول مرتبہ حضرت مہدی ندا فرماید در تمام عالم کہ ہر کہ قرضے بر یکے از شیعان ما داشتہ باشد بیاید و دیگر پس ہمہ را بدہد و ادا فرماید (حق الیقین ص ۱۴۵)

آپکے شیعوں میں سے کوئی اس حالت میں مرجائے کہ اس کے ذمہ کسی شیعہ بھائی کا قرض ہو تو اس کا کیا انجام ہوگا تو حضرت امام جعفر نے فرمایا کہ جب امام منتظر ظاہر ہوں گے۔ تو وہ سب پہلے ساری دنیا میں یہ منادی کرائیں گے کہ اگر ہمارے شیعوں میں سے کسی کا کسی پر قرضہ ہو تو وہ آئے اور وصول کرے پھر آپ سب قرض خواہوں کا قرضہ ادا فرمائیں گے۔

Marfat.com

بہت خوب لوگوں سے پیسے لو مزے اڑاؤ ادا کرنے کی فکر نہیں امام غائب اپنے خزانوں سے سب کا قرضہ چکا ہیں گے لیکن واضح رہے کہ اگر کسی سنّی سے قرضہ لیکر کوئی شیعہ مرگیا تو سنّی بھائی کو کچھ نہ مل سکے گا کیونکہ امام غائب صرف شیعوں سے لیے گئے قرضہ کے ذمہ دار ہونگے پس ہمارا مشورہ ہے کہ کوئی سنّی کسی شیعہ کو ہرگز قرضہ نہ دے امام غائب سنیوں کا قرضہ کب دلا ئیں گے وہ تو ان کا قتل عام کرتے ہوئے آئیں آپ گزشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں۔

آپ ہم سے یہ نہ پوچھیئے کہ امام غائب تو جب آئیں گے، آئیں گے جن شیعوں نے پہلے قرضہ لیا اور مر گئے اب لیتے ہیں اور مر جاتے ہیں نہ لینے والا دنیا میں رہا نہ دینے والا رہا تو امام غائب سب کا قرضہ کیسے ادا کریں گے کیا ظاہر ہوتے ہی وہ مرے ہوئے شیعوں کو زندہ کریں گے یہ فلسفہ سمجھ میں نہیں آتا صرف آپ کی سمجھ میں نہیں آتا ہماری سمجھ میں کب آیا ہے لہٰذا زیادہ تحقیق نہ کیجئے بس جو پڑھ لیا وہ کافی ہے۔

غور کرنے کی بات تو یہ ہے کہ اس تصور کو اگر صحیح مان لیا جائے تو کس قدر خطرناک نتائج ہوں گے اور اس کے خصوصاً اس دور میں جبکہ لوگ گناہوں اور برائیوں کے جواز کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کرتے رہتے ہیں کیا آپ نے کسی کو کہتے نہ سنا کہ خوب عیش کریں مرنے سے پہلے توبہ کرلیں گے یا ابھی تو جوانی کے دن ہیں۔ مزے اڑانے کا زمانہ ہے بڑھاپے میں توبہ کرلیں گے یہ توبہ کے مسئلے کا غلط استعمال ہے کہ گناہ کرو اور توبہ کرو گناہ کرتے رہو، توبہ کرتے رہو۔ یعنی توبہ کو گناہ سے بچنے کا ذریعہ سمجھ لیا گیا جب توبہ کو گناہ کے لئے سہارا بنایا جا سکتا ہے تو پھر کفارے کے تصور کے بعد کیا حال ہوگا پھر تو کوئی رکاوٹ ہی نہیں خوب گناہ کرو کفارہ ہو چکا ہے حساب و کتاب تھوڑی ہوگا۔ سوچیئے کس کس پہلو سے خمینی تحریک امت مسلمہ کی کا سامان فراہم کرتی ہے۔

نماز

فقہ اثنا عشری کے مطابق شیعہ حضرات کی نماز، ہماری نماز سے بالکل مختلف ہے۔

Marfat.com

اذان علیحدہ، طریقہ وضو علیحدہ، نماز پڑھنے کا طریقہ علیحدہ بطور مثال جناب خمینی صاحب کا بیان کردہ ایک مسئلہ ملاحظہ ہو۔

ثانیھا التکفیر وھو وضع احدی الیدین علی الاخری نحو مایصنعہ غیرنا ولاباس حال التقیۃ۔
(تحریر الوسیلہ جلد اول ص۱۸۶)

دوسرا عمل جو نماز کو باطل کر دیتا ہے وہ نماز میں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ میں رکھنا۔ جس طرح ہم شیعوں کے علاوہ دوسرے لوگ کرتے ہیں ہاں تقیہ کی حالت میں کوئی مضائقہ نہیں۔

پھر فرماتے ہیں۔

تاسعھا تعمد قول آمین بعد اتمام الفاتحۃ الامع التقیۃ فلا باس بہ
(تحریر الوسیلہ جلد اول ص۱۹۰)

نویں چیز جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے سورۃ فاتحہ کے بعد قصداً آمین کہنا ہے تقیہ کی حالت میں کوئی مضائقہ نہیں۔

گویا امام خمینی صاحب کے نزدیک ہم سب کی نماز باطل و فاسد قرار پائی اور اگر موصوف ہم پر مسلط ہو گئے تو ہمیں اپنا طریقہ نماز چھوڑ کر انہی کے طریقہ کو اختیار کرنا پڑے گا ورنہ کوڑے پڑیں گے۔

ہاں یہ مسئلہ بھی کتنا پیارا ہے کہ جن کاموں سے نماز فاسد و باطل ہو جاتی ہے اگر وہ کام بطور تقیہ کر لئے جائیں تو نماز میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا بلکہ ثواب دوہرا ملے گا۔ نماز کا اور تقیہ کا دیکھا آپ نے تقیہ فرقہ خمینیہ کا کتنا بڑا سہارا ہے کہ وہ چاہیں کریں اور جو چاہیں کہیں آپ کو پتہ ہی نہیں چل سکتا کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط بس اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ وہ جو کہیں ہم اس کو تقیہ جانیں یعنی یقین کر لیں کہ حقیقت اس کے برعکس ہوگی۔ امام خمینی صاحب اسلامی

Marfat.com

انقلاب کا دعویٰ کرتے ہیں تو حقیقت اس کے برعکس ہے میرے عزیز یہ کتمان و تقیہ کا مسئلہ بڑا ہی خطرناک ہے۔ شیعیت کا فریب آج تک آپ ہی کے سہارے چل رہا ہے اور امام خمینی صاحب کی حکومت و تحریک کی بقاء کا بھی سب سے بڑا اور خطرناک ذریعہ ہے۔

کربلا

کوفہ کے قریب موجود وہ میدان جس میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے لشکر یزید کا مقابلہ کیا اور اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کے دین شریعت کے تحفظ کے لئے عظیم قربانی پیش کی یہ میدان اگرچہ ہمارے نزدیک بھی تاریخی حیثیت رکھتا ہے اور مقدس بھی ہے کہ اس کی مٹی خاندان نبوت کے پاکیزہ خون سے رنگی گئی بڑی عظمت والا ہے یہ میدان لیکن شیعہ حضرات کا عقیدہ یا اس میدان سے ان کی عقیدت ملاحظ ہو حضرت امام جعفر سے ایک واقعہ منقول ہے

بدرستیکہ بقعہائے زمین بایکدیگر مفاخرت کردند پس کعبہ معظمہ بر کربلا معلی فخر کرد حق تعالیٰ وحی فرمود بکعبہ کہ ساکت شو و فخر بر کربلا مکن۔

(حق الیقین ص ۱۴۵)

واقعہ یہ ہے کہ زمین کے مختلف حصوں نے ایک دوسرے پر فخر اور برتری کا دعویٰ کیا تو کعبہ نے کربلا معلی سے برتر اور اعلیٰ ہونے کا دعویٰ کیا پس اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو وحی فرمائی کہ تو خاموش ہو جا۔ اور کربلا کے مقابلے میں برتری کا دعویٰ ہرگز نہ کر۔

اس کے آگے اسی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو کربلا کے فضائل بتائے۔

گویا میدان کربلا ان حضرات کے نزدیک خدا کے گھر کعبۃ اللہ شریف سے افضل و اعلیٰ ہے جہاں ہر عبادت کا ثواب ایک لاکھ گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔ معلوم نہیں کہ کربلا میں عبادت

Marfat.com

کا ثواب کتنا زیادہ ہوتا ہوگا جب کعبہ سے افضل ہے تو ثواب بھی کعبہ میں عبادت کے ثواب سے زیادہ ہی ہوتا ہوگا۔

شاید یہی وجہ ہے کہ امام خمینی صاحب عراق پر قابض ہو کر کربلا کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس کی برکتوں سے پوری طرح فیضیاب بھی ہوں اور ان کا مزار شریف بھی وہیں بن سکے۔

شرمناک

ایک نہایت ہی عجیب و شرمناک مسئلہ اور ملاحظہ ہو یہ بھی کسی معمولی کتاب میں نہیں ہے بلکہ اصح الکتب اصول کافی ہی کا مسئلہ ہے۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام' النظر الی عورۃ من لیس بمسلم مثل نظرک الی عورۃ الحمار

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی غیر مسلم کی شرمگاہ کو دیکھنا ایسا ہی ہے جیسا گدھے کی شرمگاہ کو دیکھنا۔ (فروغ کافی جلد دوم جز ثانی صـ۶۱)

یہ غیر مسلم اور مسلم کی شرمگاہ کو دیکھنے میں فرق کی کوئی وجہ ہم نہ سمجھ سکے اسلام شرم وحیا کی تعلیم دیتا ہے جس کا تقاضا ہے کہ کوئی کسی کے پوشیدہ حصۂ جسم پر نظر نہ ڈالے حتیٰ کہ شوہر بیوی کے درمیان بھی احتیاط کا حکم ہے خود اپنی شرمگاہ پر بلا ضرورت نظر ڈالنے کو ممنوع قرار دیا گیا ہے لیکن شیعہ حضرات کے یہاں اس ایک عام اور معمولی مسئلے میں بھی ہم سے اختلاف موجود ہے۔

یہ چند مسائل پڑھنے کے بعد آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ فرقۂ خمینیہ ہم سے کس قدر دور ہے اور اگر ہم خمینی تحریک کا شکار ہو جاتے ہیں تو ہمیں اپنے عقیدہ حقہ سے ہاتھ دھو لینے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا۔ اللہ محفوظ رکھے۔ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا

اور جو حق سے پھرے گا اللہ اسے دردناک عذاب دے گا۔ (پ ۲۶، الفتح ۱۷)

Marfat.com

کیا ہوگا —؟

قارئین کرام!

آپ نے مقالہ پڑھا اور خمینی عقائد سے آپ حسب ضرورت واقف ہو چکے ہیں اب سوچنا چاہئے کہ اگر ہم نے اپنی ذمہ داری پوری نہ کی اور علمی و سیاسی انداز سے خمینی تحریک کا مقابلہ نہ کیا اور ہمارا نوجوان طبقہ اس تحریک کے جال میں پوری طرح پھنستا رہا جس طرح اس ابتدائی دور میں ہو رہا ہے تو کیا ہوگا۔

پس ہم نے اس مقالہ کو قلمبند کرنے کے دوران جو کچھ سوچا اور سمجھا اس کو ہم مختصراً ہدیۂ قارئین کرتے ہیں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہمارے ملکوں، شہروں، محلوں اور گھروں میں خمینی تحریک کا کام ہوتا رہا اور اس کا پروپیگنڈہ جاری رہا تو ہمارا نوجوان طبقہ لڑکے اور لڑکیاں خمینی عقائد سے متاثر ہو کر۔

ایک فرضی امام غائب کا انتظار کرنے لگیں گے اور اس کے ظہور سے قبل کے زمانے کے لئے صرف شیعہ مجتہدین کو نائب امام کی حیثیت سے دیکھیں گے اور ان کا غیر معمولی احترام کریں گے۔

حضرت ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابۂ کرام کی نہ صرف عزت و احترام دل سے ختم ہوگا بلکہ ان کی طرف سے نفرت پیدا ہوگی اور ایک دن ان مقدس حضرات کو العیاذ باللہ عام طور پر کافر و مرتد کیا جانے لگے گا۔

مسلمانوں کی ماؤں بالخصوص حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر کھلم کھلا اتہام اور بہتان کا دروازہ کھل جائے گا اور عام مسلمانوں کے دلوں میں ان مقدس ماؤں کا کوئی احترام باقی نہ رہے گا۔

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہ صرف خلیفہ بلا فصل یقین کیا جانے لگے گا بلکہ ان کو نبی کریم علیہ السلام اور دیگر انبیاء سے بھی بلند مرتبہ سمجھا جانے لگے گا۔

قرآن کریم میں شکوک وشبہات عام ہو جائیں گے۔ اور عوام اس کو بھی دوسری عام کتابوں میں شمار کرنے لگیں گے خدا کا اصل کلام ہونے کے سبب مسلمانوں کے دلوں میں قرآن کا جو احترام ہے وہ باقی نہ رہے گا۔

وہ تمام احادیث جن کو ہم تک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی نے پہونچایا ناقابل اعتبار اور ناقابل عمل ہو جائیں گی۔ چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ کو نذر آتش کر کے از سر نو ایک تاریخ گھڑنا پڑے گی۔

کتمان وتقیہ اور متعہ کی تبلیغ ہوا کرے گی جب ہر شخص کتمان وتقیہ کرے گا تو ظاہر ہے کہ باہمی اعتماد ختم ہو جائے گا کوئی کس بات کو صحیح اور سچ ماننے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ یعنی معاشرتی زندگی برباد ہو جائے گی۔

متعہ کو عبادت اور رفع درجات کا ذریعہ سمجھا جانے لگا تو ہر شخص کو مرد وعورت سب کو یہ ثواب حاصل کرنے کا حق ہوگا۔ یعنی گھر یلو اور خاندانی زندگیاں تباہ ہوں گی کس کی عزت وعصمت محفوظ نہ ہوگی۔

بہر حال ہم چونکہ اپنا مقالہ ختم کرنا چاہتے ہیں لہٰذا اپنی سوچ سمیٹتے ہیں اور آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ فکر کے جو خطوط ہم نے پیش کئے ہیں ان پر آپ خوب اچھی طرح سوچیں تو آپ کو خمینی تحریک کی بھیانک تصویر اپنے سامنے نظر آئے گی اور پھر آپ ہماری طرح اپنے اہل خانہ اور اہل خاندان کو اس فتنہ سے بچانے کی فکر کریں گے کہ یہ ہم سب کی اہم ذمہ داری اور بڑی نیکی ہے

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

اس شخص سے بہتر کس کا کلام ہے جس نے دعوت دی اللہ کی طرف اور نیک عمل کئے اور کہا میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ (پ ۲۴ السجدہ ۴۱)

Marfat.com

اختتامیہ

قارئین محترم!

آپ نے مقالہ کا مطالعہ کر لیا اور غالباً حقیقت حال آپ پر واضح ہوگئی کتمان و تقیہ کے پس پردہ خمینی صاحب کی اصل بھیانک تصویر آپ دیکھ چکے لیکن ابھی ہم آپ کو چند اوراق کے مطالعہ کی مزید زحمت دینا چاہتے ہیں تاکہ گزشتہ اوراق کے مطالعہ سے آپ کو جو ذہنی و روحانی اذیت پہونچی ہے وہ قدرے کم ہو سکے۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہم نے خمینی صاحب اور ان کے اکابر کے عقائد کو نہایت صبر و تحمل کے ساتھ بغیر رد و تنقید کے پیش کیا ہے اب ضروری ہے کہ انہی امور سے متعلق اپنے عقائد حقہ بھی مختصراً بیان کریں تاکہ کم علم اور ناواقف حضرات کو اپنے عقائد سے متعلق بھی معلوم ہو جائیں نیز ہماری اپنی پوزیشن ہمارے قارئین پر واضح رہے کہ العیاذ باللہ ہمارا تعلق ان عقائد سے قطعاً نہیں جو گزشتہ صفحات میں بیان ہوئے بلکہ ہمارے عقائد بحمد اللہ یہ ہیں جو قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت و واضح ہیں۔

واضح رہے کہ یہاں عقائد اہلسنت کے دلائل اور ثبوت پیش کرنا مقصود نہیں بلکہ صرف ثابت شدہ عقائد کو سرسری انداز میں بیان کرنا ہے پس ملاحظہ فرمائیے۔

عقیدۂ غیبت

غیبتِ کبریٰ، غیبتِ صغریٰ یا امام غائب کا ہمارے مسلک میں کوئی تصور نہیں ہمیں تاریخی ثبوت سے یہ معلوم ہے کہ حسن ابن عسکری کے کوئی بیٹا پیدا ہی نہ ہوا تھا ہم قبل قیامت ایک امام کی آمد پر یقین رکھتے ہیں لیکن یہ امام غائب نہیں ہوئے کہ ہمارے یہاں خلاف عقل

Marfat.com

یا تونکی کوئی گنجائش نہیں ہم جس امام کی آمد کا یقین رکھتے ہیں وہ ابھی پیدا نہیں ہوئے وہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے ان کا نام محمد مہدی ہوگا۔ باپ کا نام عبداللہ، ماں کا آمنہ نام ہوگا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے چالیس برس کی عمر مدینہ ہی میں گزاریں گے ان کے تقویٰ و پرہیز گاری کے سبب لوگ ان کا بیحد احترام کرنے اور ان کے گرد جمع ہونے لگیں گے۔ امام مہدی جب لوگ کا اپنی طرف رجحان دیکھیں تو اس خیال سے کہ کہیں مجھ پر بار خلافت نہ ڈال دیا جائے وہ مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے جہاں طواف کعبہ کے دوران اللہ کے کچھ نیک بندے ان کو پہچان کر ان سے بیعت ہونا چاہیں گے۔ لیکن وہ انکار کردیں گے تو ایک غیبی آواز کے ذریعہ اعلان ہوگا۔

ھٰذا خلیفۃُ اللہ المہدی	یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات
فاسمعوا و اطیعوا	سنو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔

امام مہدی عیسائیوں اور بے دینوں کا مقابلہ کریں گے ان کا خاتمہ کردیں گے انھی کے زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے یہ دونوں اسلام کی عظمت و بلندی کی خدمت انجام دیں گے خمینی صاحب کے عقیدے کے مطابق امام غائب کی طرح سنیوں اور علماء اہلسنت کا قتل عام نہ کریں گے وہ تو خود سنی اور امام اہلسنت ہوں گے۔

عقیدۂ امامت وخلافت

ہمارے مسلک کے مطابق امامت دو طرح کی ہوتی ہے امامت صغریٰ، امامت کبریٰ۔

امامت صغریٰ فضیلت کا وہ عام منصب ہے جو کسی بھی مسلمان کو کمال تقویٰ کمال علم و فضل سے حاصل ہوتا ہے۔ جیسے کہ نماز پڑھانے والے کو امام کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ اپنے مقتدیوں سے علم و فضل میں افضل ہوتا ہے یا جیسے حضرت ابوحنیفہ، شافعی، مالک، حنبل، ابو یوسف کو فقہ میں خصوصی کمال رکھنے کے سبب امام کہا جاتا ہے اسی طرح تصوف و اخلاق میں کمال کی بنا،

Marfat.com

پر غزالی کو فلسفہ و منطق میں کمال کی وجہ سے رازی کو حدیث میں کمال کے سبب بخاری کو امام کہا جاتا ہے ۔ شریعت میں اس کو امامت صغریٰ کہتے ہیں ۔

امامت کی دوسری قسم امامت کبریٰ ہے جو خلافت و امامت کے معنیٰ میں مشتمل ہوتی ہے حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے " الائمۃ من قریش " آئمہ یعنی خلفاء قریش سے ہوں گے یعنی امامت و خلافت صرف اہلبیت کا ہی حق نہیں بلکہ اہل قریش کے ساتھ خاص ہے جس میں اہل بیت بھی شامل ہے حضور علیہ السلام کے بعد تیس سال کی مدت خلافت راشدہ کا دور ہے جس کو حضور علیہ السلام نے اپنے بعد بہترین زمانہ قرار دیا ۔ خلافت راشدہ کا یہ تیس سالہ دور حضرت امام حسن کی چھ مہینہ کی خلافت پر ختم ہو گیا اس کے بعد اسلام میں خلافت غیر راشدہ یا ملوکیت کا آغاز ہوا ۔

اطاعت آئمہ

ہمارے مسلک میں چونکہ نبی کے علاوہ کوئی معصوم نہیں لہٰذا سوائے نبی کے کسی کی اطاعت کرنا مطلقاً واجب نہیں امت مسلمہ پر اگرچہ خلیفہ و امام کی اطاعت واجب ہے لیکن ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ اگر خلیفہ کا حکم خلاف قرآن و سنت ہو تو اس کو رد کر دے کہ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے ." لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ اللہ " اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہ کی جائے جبکہ نبی کی اطاعت مطلقاً واجب ہے ۔

ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا	جو کچھ تمہیں رسول دے لے لو اور جس سے روکے رک جاؤ ۔

رسول کا حکم واجب العمل ہوتا ہے اس میں چون و چرا کی گنجائش نہیں خلیفہ و امام پر خدا کا بحد فضل و انعام ہوتا ہے تاہم وہ معصوم نہیں اس سے سہو و غلطی اور لغزش کو ناممکن قرار نہیں دیا جا سکتا اسی لئے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہلے ہی خطبہ

Marfat.com

خلافت میں فرمایا۔

ولستُ بخیرِکم، فان احسنتُ فاعینونی وان اسأتُ فقوّمونی	میں تم سے بہتر نہیں ہوں پس اگر میں صحیح کروں تو تم میری مدد کرنا۔ اور اگر مجھ سے غلطی ہو تو تم میری اصلاح کردینا (البدایہ ج ۶ ص۳۰۱)

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

فانی لستُ فی نفس بفوق ان اخطئ ولا آمن من ذالک من فعل	میں نہ غلطی سے بالاتر ہوں اور نہ ہی اس سے بے خوف (نہج البلاغہ ۳۴۲)

یہ منصب خلفائے راشدین کے ساتھ مخصوص ہے کہ حضور علیہ السلام نے ان کے لئے ارشاد فرمایا۔

علیکم بسنتی وسنتہ الخلفاء الراشدین	میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو۔

یہ ارشاد اس لئے نہیں کہ خلفاء معصوم تھے بلکہ اس لئے ہے کہ خلفاء کو حضور علیہ السلام کا اتنا خصوصی قرب حاصل رہا وہ فیض نبوت سے اتنے مستفیض ہوتے نور نبوت نے ان کے قلوب کو اتنا منور کردیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر اس قدر مکمل اعتماد ہوگیا کہ ان کا کوئی عمل اللہ اور رسول کی مرضی کے خلاف نہ ہوسکے گا لہٰذا وہ جس عمل کو اختیار کریں پوری امت کو چاہیئے کہ اس پر عمل کرے اور اس کو دین کا ایک حصہ جانے اسی لئے ہم خلفائے راشدین کے جاری کردہ بہت سے طریقوں پر پابندی سے عمل کرتے ہیں جیسے نماز تراویح، نماز جمعہ کے لئے پہلی اذان وغیرہ۔

غرضیکہ شریعت مطہرہ کے مطابق خلفاء وآئمہ نہ تو معصوم ہیں اور نہ ہی "امامت بالاتر از پیغمبری است" کا ہم عقیدہ رکھتے ہیں نہ آئمہ کی خلاف فطرت طریقۂ ولادت وغیرہ

Marfat.com

کی خرافات ہمارے مسلک میں پائی جاتی ہیں۔

تمام اہلبیت کا احترام ہمارے ایمان کا جز ہے ان کی اولاد جو سادات کہلاتی ہے اس کا بچہ بچہ ہمارے لئے قابل تعظیم ہے سوائے ان افراد کے جو کسی خلاف شرع عمل کے مرتکب ہوں خصوصاً وہ گیارہ آئمہ جن کو شیعہ حضرات امام کہتے ہیں وہ شیعہ حضرات سے بہت زیادہ ہمارے نزدیک قابل احترام اور واجب التعظیم ہیں ہم ان کے علم و فضل اور تقویٰ کی مناسبت سے ان کو امام کہتے ہیں اور ہمیں ان پر اتنا مکمل اعتماد ہے کہ کسی خلاف قرآن و حدیث بات کو ان کی طرف منسوب کرنا ہمارے نزدیک ان کی سخت توہین ہے۔ لہذا گزشتہ صفحات میں آپ نے ان آئمہ کرام کی طرف منسوب جن خرافات کا مطالعہ کیا۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ ان تمام باتوں سے ان حضرات کا کوئی تعلق نہیں یہ وہ من گھڑت روایات اور کہانیاں ہیں جو عبداللہ ابن سبا کے چیلوں نے گھڑیں اور قوم کو فریب میں مبتلا کرنے کے لئے ان کو کسی نہ کسی امام کی طرف منسوب کر دیا۔

دورِ خلافت راشدہ

حضور علیہ السلام کے بعد خلافت راشدہ کا دور تیس سال رہا جمہور امت مسلمہ کے نزدیک تاریخی شواہد و ثبوت کے ساتھ یہ مسلم حقیقت ہے کہ پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دوسرے عمر رضی اللہ عنہ تیسرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوئے اور ان کے بعد چھ مہینے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت کی ذمہ داری کو پورا کیا اس طرح یہ تیس مکمل ہو گئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر، عمر، عثمان میں سے نہ تو کسی کی خلافت کو تسلیم کرنے سے انکار کیا نہ ہی کسی خلیفہ کے کسی حکم سے اختلاف کیا بلکہ ان تینوں حضرات کے دور میں اہم مشیر کی حیثیت سے ان کا مکمل تعاون کرتے رہے اور جب خود خلیفہ ہوئے تو انہی

Marfat.com

تینوں حضرات کے طرز حکومت اور انداز خلافت کو اختیار کیا کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کو خلفائے ثلثہ نے جاری کیا ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں اس کو ممنوع قرار دے دیا ہو یا کبھی آپ نے ان خلفاء کے دور حکومت پر ان کی موجودگی میں یا ان کے بعد کسی قسم کی تنقید کی ہو۔

بہرحال خلفاء کی اس ترتیب کے ساتھ خلافت راشدہ کا تیس سالہ دور، اسلامی تاریخ کا ہر اعتبار سے اہم ترین اور بنیادی دور ہے جس میں اسلام نے ایک مکمل ضابطہ حیات کی حیثیت سے عملی صورت اختیار کی اس دور سے نہ صرف مسلمانوں نے بلکہ غیروں نے بھی طریقہ حکومت سیکھا یہ دور اسلامی قانون کا ایک ایسا عظیم اور اہم جزء ہے کہ کسی اسلامی مملکت کے قیام کا تصور کیا ہی نہیں جا سکتا جب تک کہ اس کا سربراہ، خلفاء راشدین کے طرز حکومت کا پابند نہ ہو غرضیکہ اسلامی تاریخ کا یہ عظیم اور مختصر دور امت مسلمہ کا ایسا قیمتی سرمایہ ہے کہ اگر اس سے امت مسلمہ کو متنفر کر دیا جائے تو پھر اسلام کے نام کے سوا کچھ باقی نہیں رہ جاتا اگر اس دور کو تاریخ اسلام سے خارج کر دیا جائے۔ تو نہ صرف اسلامی تاریخ، مسخ اور تاریک ہو کر رہ جائے گی بلکہ پھر اسلامی حکومت کا کوئی ڈھانچہ، کوئی تصور و تخیل ہی باقی نہ رہے گا پھر کوئی ایسا اسلامی نظام پیش نہیں کیا جا سکتا جو اسلامی حکومت میں نافذ ہو سکے اور امت مسلمہ اس کو اپنا کر اسلام کی رحمتیں حاصل کر سکے۔

خلافت راشدہ کی تیس سالہ مدت کے بعد جو مسلمان برسر اقتدار ہوئے وہ ملوک (بادشاہ) تھے ان میں نیک و متقی بھی ہوئے جیسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن عبد العزیز وغیرہ اور کچھ ظالم و فاسق بھی ہوئے جیسے یزید بن معاویہ، حجاج بن یوسف وغیرہ بہرحال خلافت راشدہ کے ساتھ ہی امامت کبریٰ کا دور ختم ہو گیا اس دور کا اعادہ قیامت سے تقریباً ڈیڑھ سو برس پہلے ہوگا جبکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام خلیفہ برحق ہوں گے۔

حضرت علی کی نامزدگی

Marfat.com

جمہور علماء امت کے نزدیک حضور علیہ السلام نے اپنے بعد اپنے جانشین خلیفہ کی حیثیت سے حضرت علی یا کسی صحابی کو نامزد نہ کیا اور نہ ہی آپ نے کبھی کوئی ایسا اعلان فرمایا۔ اگر اس قسم کا کوئی اعلان آپ سے ثابت ہوتا اور حضرت علی کا خلیفہ نامزد ہونا صحابہ کو معلوم ہوتا تو حضرت ابوبکر، عمر، عثمان کبھی منصب خلافت قبول کرنے کی جرأت نہ کرتے اور بالفرض یہ حضرات خلیفہ بن بھی جاتے تو دیگر صحابہ کرام اس حق تلفی اور حکم رسول سے عدولی کی بناء پر ان حضرات سے ہرگز بیعت نہ کرتے اور اگر معاذ اللہ تمام صحابہ بھی اس خلاف شرع عمل پر متفق ہو گئے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تو ہرگز حکم رسول کی خلاف ورزی برداشت نہ کر سکتے تھے یہ ان کے تقوے اور شجاعانہ شان کے خلاف تھا اسی لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں۔

اگر حضور نے مجھے حکم دیا ہوتا یا وعدہ کیا ہوتا کہ تم میرے بعد خلیفہ ہو گے۔ تو میں حضرت ابوبکر کو حضور علیہ السلام کے منبر کی نچلی سیڑھی پر بھی قدم نہ رکھنے دیتا مگر جب میرے مرتبہ و کمال کے ہوتے ہوئے آپ نے حضرت صدیق اکبر کو اپنی حیات میں نماز پڑھانے کا حکم دیا اور امامت کا منصب عطا فرمایا۔ اور میں نے اور تمام صحابہ نے ان کے پیچھے نماز ادا کی۔ پس حضور علیہ السلام نے صدیق اکبر کو دین کے معاملہ میں بہتر و افضل ہونے کا اظہار فرمایا تو میں دنیا کے معاملات (یعنی خلافت) میں بھی ان کو بہتر جانتا ہوں۔

غدیر خم کے موقع پر حضور علیہ السلام نے ضرور فرمایا" من کنت مولاہ فعلی مولاہ لیکن نہ تو اس ارشاد میں خلافت و امامت کا ذکر ہے اور نہ ہی غدیر خم کا موقع اس اعلان کا کوئی موقع تھا بلکہ اصل واقعہ یہ تھا کہ حضور علیہ السلام نے حجۃ الوداع سے تقریباً آٹھ ماہ قبل حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تھا اور آپ یمن ہی سے آ کر حج میں شریک ہوئے تھے۔ قیام یمن کے دوران آپ کے بعض اقدامات سے کچھ لوگوں کو اختلاف ہوا یہ لوگ بھی حج میں موجود تھے اور انہوں نے حضرت علی سے اپنے اختلاف کا تذکرہ بطور شکایت دوسرے صحابہ سے کیا۔ یہ

Marfat.com

تمام باتیں حضور علیہ السلام تک پہونچیں پس آپ نے اس اختلاف کو ختم کرنے اور لوگوں کے دلوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بدگمانیاں دور کرنے کی غرض سے تمام صحابہ کو جمع فرمایا اور مختصر خطبہ کے بعد یہ اہم اعلان فرمایا" من کنتُ مولا فعلی مولاہ " یعنی جو مجھ سے محبت کرتا اور جو میرا احترام کرتا ہے اسے علی سے بھی محبت کرنا اور ان کا احترام کرنا چاہیئے اسی لئے ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ تمام صحابہ کی محبت ایمان کا جز ہے۔

غرضیکہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے حضور علیہ السلام کے ارشادات اور بعض اعمال کو پیش نظر رکھتے ہوئے جس ترتیب کے ساتھ خلفاء کا انتخاب کیا اور اس پر سب متفق ہوئے وہی حق ہے۔ اسی پر اجماع امت چلا آرہا ہے اس کے خلاف سب افتراء اور کذاب ہے۔

صحابہ کرام

تمام صحابہ کرام پوری امت مسلمہ امت سے افضل و اعلیٰ ہیں یہ وہ نفوس قدسیہ ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں سے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال دیکھا اور آپ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے آئمہ، اولیاء، اقطاب، ابدال، غوث و قطب غرضیکہ کوئی تقویٰ کے کتنے ہی بلند مراتب پر کیوں نہ ہو لیکن صحابی کی خاک پا کو بھی نہیں پہونچ سکتا۔

تمام صحابہ میں افضل ترین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں کہ آپ" افضل الخلق بعد الانبیاء" ہیں آپ کے بعد حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مرتبہ ہے خلفاء راشدین کے بعد ہمارے عقیدے کے مطابق ترتیب فضیلت یہ ہے عشرہ مبشرہ حضرات حسنین کریمین پھر اصحاب بدر، اصحاب بیعت رضوان اور پھر تمام صحابہ۔ پوری امت سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ بلاشک وشبہ وہ سب جنتی ہیں خدا نے ان کے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا وہ گناہوں سے محفوظ رہے۔ حضور علیہ السلام نے اپنے صحابہ کو آفتاب نبوت کے چمکتے تارے قرار دیا کہ انہیں سے پوری دنیا نور اسلام سے منور ہوئی خدا نے ان سے

Marfat.com

اپنی رضا کا اعلان فرمایا "رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ" اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی۔

پس ان مقدس حضرات سے محبت کرنا، ان کا احترام کرنا ان کے طریقوں کو اپنانا جزو ایمان ذریعہ نجات اللہ اور اس کے رسول سے محبت کی علامت ہے ان کی شان میں معمولی سی گستاخی یا ان کے کسی عمل پر رد و تنقید بڑی گمراہی ہے صحابہ میں سے کسی کو کافر کہنا یا سمجھنا بدترین کفر ہے کہ ایک مسلمان کا کسی عام مسلمان کو کافر کہنا ہے تو صحابی رسول کو کافر و مرتد کہنا کس قدر بدترین جرم ہے۔

غرضیکہ ہمارے مسلک میں احترام ہے محبت ہے جس کے سب سے زیادہ مستحق وہ حضرات ہیں جن کی قربانیوں کے صدقہ آج ہم تک اسلام پہونچا پس ہم ہر صبح، ہر شام تمام صحابہ کے دربار میں عقیدت و محبت کے نذرانہ پیش کرتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں خدا کی اس بات سے کہ ہمارے دلوں میں صحابہ کی طرف سے ادنیٰ سا بھی کوئی غلط خیال اور بدگمانی پیدا ہو اور ہم دعا کرتے ہیں اپنے رب سے کہ وہ ہمیں ایسے لوگوں سے دور رکھے اور ان کے شر سے محفوظ رکھے جو آسمان نبوت کے چمکتے تاروں صحابہ کرام پر طعن و تشنیع کرتے یا ان میں سے کسی کو العیاذ باللہ غاصب، ظالم، مرتد کا و غیرہ سمجھے۔ ہمارا خدا گواہ ہے کہ ہمارا ایسے لوگوں سے نہ کوئی تعلق، نہ ہمارے دل میں ان کا کوئی احترام ہم ایسا عقیدہ رکھنے والوں سے یقیناً بیزار دور اور بہت دور ہیں۔

تحریف قرآن

ہمارا ایمان ہے یہی حق ہے اور یہی اسلام کی حقانیت کا سب سے اہم ثبوت ہے کہ۔ موجودہ قرآن ہی اصل کلام الٰہی ہے اس کا ایک حرف بلکہ زیر، زبر پیش تک وہی ہے جو خدا کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم علیہ السلام کے پاس لیکر آئے اس میں کسی قسم کی کمی، زیادتی کا شک کرنا بھی بڑی گمراہی ہے کہ اعلان باری تعالیٰ کے خلاف ہوگا۔

ذالک الکتاب لاریب فیہ

Marfat.com

قرآن کریم کو ترتیب نزول کے مطابق جمع کرنے کا کام سب سے پہلے خود صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہ جو آیت نازل ہوتی تھی صحابہ اس کو یاد کر لیتے تھے بار بار آپس میں ایک دوسرے کو سناتے رہتے تھے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں تمام صحابہ کے پاس سے منتشر اجزائے قرآن یکجا کرائے اور ان سے اصل ترتیب ہی کے مطابق پہلا مجموعہ قرآن تیار کرایا جو آپ کے پاس محفوظ رہا اور آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں جو اسلامی مملکت کی حدیں بہت وسیع ہو چکی تھیں اور امکان تھا کہ مختلف ممالک لوگ مختلف انداز اور ترتیب کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرنے لگیں گے لہٰذا آپ نے جمع قرآن کی ذمہ داری کو مکمل کیا اس طرح کہ اسی پہلے مجموعہ قرآن پر مزید تحقیق کے بعد آپ نے اس کی متعدد کاپیاں تیار کر کے مختلف ممالک میں پہونچانے کا انتظام فرمایا اور اس طرح پوری دنیا میں ایک ہی قرآن پڑھا جانے لگا۔

ملک کے قانون کو مرتب و محفوظ کرنا اور اس کی اشاعت کا اہتمام کرنا سربراہ مملکت کے فرائض میں سے ہے۔ امت مسلمہ اور اسلامی حکومت کا قانون قرآن ہی ہے لہٰذا اس کی ترتیب و حفاظت اور اشاعت کا کام انجام دے کہ حضرت ابوبکر و عثمان نے اپنی ایک بڑی ذمہ داری کو پورا کیا چونکہ یہ قانون الٰہی پہلے ہی سے نہایت کامل و مکمل تھا لہٰذا اس میں کسی قسم کی کمی زیادتی کا خیال بھی کسی کے ذہن میں نہیں آسکتا تھا اور اگر کوئی اللہ کے مقدس کلام میں تحریف کرنا بھی چاہتا یا آج بہت کوشش کرے تو ناممکن ہے کیونکہ خود خدا اپنے کلام کا محافظ ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہٗ لحافظون

پس اہل اسلام کے لئے خدا کا یہ فضل قابل فخر ہے کہ اس نے اپنے ہوئے کلام کو ہمیشہ کے لئے ہم میں محفوظ کر دیا ہمیں یہود و نصاریٰ کی طرح ذلیل و خوار نہ کیا کہ آج وہ جس دین پر عمل کرتے ہیں اس دین کی اور اپنے نبی کی لائی ہوئی کتاب سے محروم ہیں۔ الحمد للہ ہمارے پاس اللہ کا کلام موجود

Marfat.com

ہے ہم مطمئن ہیں ہمیں اپنے اطمینان کو ایسے فرقہ کی باتیں سن کر پامال کرنے کی ضرورت نہیں۔ جو اس عقیدہ حق کے خلاف کوئی عقیدہ رکھتا ہو۔

کتمان و تقیہ

شریعت مطہرہ میں حق کو چھپانا۔ یا حقیقت کے خلاف کوئی بات کہنا یا کوئی عمل کرنا۔ بدترین جرم ہے۔ حضرتِ سفیان بن اسد حضرمی فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو کہتے سنا ہے۔

كَبُرَتْ خِيَانَةً اَن تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ بِهِ كَاذِبٌ	یہ بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ اس بات کو سچ اور درست سمجھے اور حقیقت میں تو نے اس سے جھوٹی بات کہی ہو۔ (ابوداؤد)

اگر کتمان و تقیہ کا ذرا بھی جواز ہوتا تو حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام کو اعلان حق کے بدلے مصائب و آلام کا سامنے کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے پر کیوں آتے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے اہل وعیال اور جانثاروں کی گردنیں کٹانے میدان کربلا کیوں پہونچتے۔

اگر کتمان و تقیہ کے جواز کو تسلیم کر لیا جائے تو حق گوئی اور جہاد کی اہمیت کیا رہے گی پس حق یہ ہے کہ شریعت مطہرہ میں ایسی لغویت کی کوئی گنجائش نہیں جو لوگ کتمان و تقیہ کو عبادت جانتے ہیں وہ حقیقت شیطان لعین کے طریقہ اختیار کرتے ہیں جس نے تقیہ کی ابتداء کی کہ حضرت آدم علیہ السلام سے خیر خواہی کا اظہار کر کے حق کو چھپا کر خلاف حقیقت بات کہی۔

Marfat.com

هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَ مُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ۝

کیا میں تم کو ایسا درخت بتاؤں جس کے کھانے سے کبھی موت نہ آئے۔ اور ہمیشہ تمہاری سلطنت باقی رہے۔

(پ ۱۶، طٰہٰ ۱۲۰)

غرضیکہ ہمارے نزدیک کتمان، تقیہ، نفاق، مکر، فریب، کذب، سب کا مفہوم ایک ہی ہے اور خدا کا ارشاد حق ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے۔

مُتّعہ

فرقۂ خمینیہ اور خود امام خمینی صاحب کے عقائد کے مطابق متعہ کے فضائل و مناقب آپ کی نظر سے گزر چکے ہیں ان کی نہ کوئی حقیقت ہے نہ اصلیت۔ بلاشبہ سب لغویت ہے سراسر لغویت ہاں متعہ سے متعلق اتنی بات ضرور ہے کہ ابتداء اسلام میں حکمتاً، مصلحتاً عارضی اور وقتی طور پر حضور علیہ السلام نے اس کی اجازت دی وہ اس لئے کہ عرب میں شراب کی طرح زنا بھی بہت عام تھا اسلام نے شراب کی قطعی حرمت سے پہلے نشہ کی حالت میں صرف نماز نہ پڑھنے کا حکم دیا جس سے بخود شراب کی طرف رجحان کم ہونے لگا تو چند دن بعد قطعی حرمت کا اعلان کر دیا گیا تو لوگوں کو شراب چھوڑ دینا بالکل بار نہ گزرا اسی طرح جب زنا کو قطعی حرام قرار دیا گیا تو حالت سفر و جہاد وغیرہ کے موقعوں پر صحابہ کے لئے نفس کی خواہش پر قابو رکھنا بہت مشکل ہوتا تھا لہٰذا نبی کریم علیہ السلام نے متعہ کی اجازت دی جو صرف مجبوری کی صورت کے لئے تھی نیز اس میں یہ پابندی تھی کہ جس عورت سے میعادی نکاح کیا جائیگا اس کی میعاد ختم ہونے پر نکاح بھی ختم ہو جائیگا اور عورت کو طلاق کی عدت پوری کرنا پڑے گی۔ زمانہ عدت کے تمام اخراجات کا ذمہ دار متعہ کرنے والا مرد ہوگا۔ اگر اس متعہ سے بچہ پیدا ہوا تو بچہ کے تمام اخراجات کا۔ ذمہ دار بھی مرد ہوگا۔

Marfat.com

غرضیکہ نہایت محتاط اور مشروط انداز میں متعہ ابتداء اسلام میں جائز رہا۔ پھر نبی کریم علیہ السلام نے سنہ۷ھ خیبر کے دن اس کے حرام ہونے کا اعلان فرمادیا جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ۔

نهى عن متعة النساء يوم خيبرَ وعن اكل لحوم الحمرِ الانسيةِ	حضور علیہ السلام نے خیبر کے دن عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے (مسلم بخاری)

پھر سنہ۸ھ میں جنگ اوطاس کے موقع پر سخت ضرورت کے باعث حضور علیہ السلام نے صرف تین دن کے لئے اس کی اجازت دی جیسا کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔

رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام اوطاس فی المتعة ثلثا، ثم نهی عنها (مسلم)	حضور علیہ السلام نے اوطاس کے سال تین دن کے لئے متعہ کی اجازت دی پھر منع فرمایا۔

یہ ممانعت ہمیشہ کے لئے تھی اس کے بعد پھر کبھی اس کے جائز ہونے کا ثبوت نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو حرام نہ بلکہ حضور علیہ السلام ہی نے حرام فرمایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صرف بعض صحابہ کے درمیان اس مسئلہ پر علمی اختلاف ہونے کے باعث اس کی حرمت کا واضح اعلان فرمایا گویا حضور علیہ السلام ہی کے ارشاد کو آپ نے اپنے دور خلافت میں مزید عام کیا اور لوگوں کو سختی کے ساتھ اس کے حرام جاننے کا حکم دیا تاکہ کسی اختلاف کی گنجائش نہ رہے۔

غرضیکہ متعہ کا جواز عارضی اور قطعاً وقتی تھا اور اس کی حرمت کا اعلان حضور علیہ السلام ہی کے زمانہ میں ہو چکا تھا۔ نیز قرآن کریم سے مزید وضاحت ہوگئی کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حٰفِظُونَ ۙ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ	اور وہ لوگ کامیاب ہیں" جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے

Marfat.com

اَیْمَانُہُمْ فَاِنَّہُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ، (پ ۱۸۔ المومنون ۶)

ہیں سوائے اپنی بیویوں اور ان لونڈیوں کے جو ان کی ملکیت ہیں تو بیشک انہیں ملامت نہ کی جائے گی ۔

یعنی خواہش نفس کی تکمیل کے صرف دو ہی طریقے ہیں ایک منکوحہ بیوی ۔ دوسرے مملوکہ کنیز ان دونوں طریقوں کے علاوہ ہر طریقے کو اسلام نے حرام قرار دیدیا جس میں متعہ بھی شامل ہے کہ وہ عورت جس سے متعہ کیا گیا ہو نہ تو کنیز ہے اور نہ ہی بیوی ۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی عورت چاہے کتنی ہی مدت مرد کے ساتھ رہے لیکن منکوحہ بیوی کی طرح وہ مرد کے ترکہ کی وارث نہیں ہوگی ۔ حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں ۔

وَاِذَا ثَبَتَ اَنَّھَا لَیْسَتْ بِزَوْجَۃٍ لَہٗ وَجَبَ اَنْ لَا تَحِلَّ لَہٗ (تفسیر کبیر ج ۲۳ ص ۸۰)

اور جب یہ حقیقت ثابت ہے کہ ممتوعہ عورت ، منکوحہ بیوی نہیں تو وہ مرد کے لئے لازماً حلال نہیں ہو سکتی ۔

شریعت میں پوری وضاحت سے متعہ کی حرمت ثابت ہونے کے باوجود شیعہ حضرات کو اس کے جواز پر اصرار رہے اور جناب خمینی صاحب نے تو اس کو اتنا آسان کر دیا کہ "پیشہ ور عورت سے بھی متعہ کی اجازت مرحمت فرما دی" بڑا احسان ہے ان کا اپنی قوم پر اللہ ان کی تحقیق پر عمل کرنے والوں کو اس کی پوری پوری سزا دے ۔

ایک واضح حرام عمل کے جواز پر اصرار کی نظیر اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ شیعوں کے قابل احترام عظیم عالم ابو جعفر طوسی نے اپنی مشہور کتاب تہذیب الاحکام میں تو یہاں تک لکھ مارا ۔

ولا باس بالتمتع بالھاشمیۃ

خاندان نبوت کی خواتین کے ساتھ بھی متعہ کرنے میں حرج نہیں ۔ (تہذیب الاحکام ج ۷ ص ۲۷۲ ، مطبوعہ نجف اشرف)

کس قدر ظالم ، وبے شرم ہے یہ فرقہ اللہ ان کے شر سے محفوظ رکھے ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۔

Marfat.com

کفارہ

شیعہ حضرات کی شریعت کے مطابق کفارے کا تصور عیسائیوں کے عقیدے کفارہ سے ملتا جلتا ہے لیکن شریعت مطہرہ میں اس قسم کا کوئی عقیدہ نہیں ہاں بعض شرعی احکام کی خلاف ورزی کرنے پر کفارہ ادا کرنے کا حکم ہے جیسے کسی نے جان کر روزہ توڑ دیا دو مہینے کے متواتر روزے یا ساٹھ غریبوں کو کھانا کھلانا کفارہ ہے یہی کفارہ اس شخص کے لئے ہے جس نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اسی طرح کسی شخص نے شرعی قسم کھائی اور اس کو پورا نہ کیا تو دس غریبوں کو کھانا کھلانا یا کپڑا پہنانا، یا تین روزے متواتر رکھنا کفارہ ہوگا۔

لیکن یہ کفارہ شیعوں اور عیسائیوں کے عقیدۂ کفارہ سے بالکل علیحدہ ہے یہ تو اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے لاپرواہی یا اس کی توہین کرنے کی ایک ظاہر سزا مقرر کی گئی ہے تاکہ مسلمان اس جرم سے بچتے رہیں یہی وجہ ہے کہ کفارہ ادا کرنے والے پر اپنے گناہ سے توبہ کرنا بھی واجب ہے یہ نہیں ہے کہ کفارہ ادا کر کے گناہ معاف ہو جانے کا یقین کر لیا جائے گناہ پر ندامت و شرمندگی اور اس سے توبہ بہرحال ضروری ہے۔

وضاحت

ہم یہ پہلے بھی عرض کر چکے ہیں اور یہاں اس کی مزید وضاحت کرنا چاہتے ہیں کہ وہ آئمہ کرام جن کو شیعہ اپنا کہتے ہیں اور ان کا احترام کا دعویٰ کرتے ہیں ہمارے نزدیک بھی بیحد محترم و مکرم ہیں یہ یقیناً سادات کرام ہیں اور ہمارے عقیدہ کے مطابق واجب الاحترام ہیں یہ آئمہ نہایت متقی پرہیزگار اور اپنے اسلاف سے علوم باطنی و ظاہری کے وارث تھے یہی وجہ ہے کہ ہم ان کی طرف ہر ایسی بات کی نسبت کو الزام اور بہتان جانتے ہیں جو قرآن و سنت اور شریعت مطہرہ کے خلاف ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بلافصل عقیدۂ خلافت کا عقیدہ خلفاء ثلثہ اور دیگر صحابہ کی شان

Marfat.com

میں گستاخی کتمان وتقیہ اور متعہ کو عبادت جاننا اور اس قسم کی وہ تمام غیر شرعی، غیر عقلی اور لغو باتیں جو شیعہ حضرات نے ان آئمہ کرام کی طرف منسوب کیں ہمارے نزدیک یہ آئمہ کی توہین، اور گستاخی اور ان پر بہتان تراشی ہے ہم ان باتوں سے ان نفوس قدسیہ کو لاتعلق، مبرا و پاک یقین کرتے ہیں۔

گذارش

عزیز مکرم! ہم نے حتی المقدر محنت وکاوش کے ساتھ ایک ایسے عنوان کو آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جو وقت کی اہم ضرورت ہے ہم اپنے مقصد میں کس قدر کامیاب ہوئے ہیں یہ اندازہ تو آپ ہی کر سکتے ہیں ہم اتنی گزارش ضرور کرنا چاہتے ہیں کہ خمینی صاحب کے فریب سے مسلمانوں کو بچانے میں آپ بھی ہماری مدد کریں۔ اس طرح کہ اب آپ یہ مقالہ پڑھ چکے تو اس کو الماری کی زینت نہ بنایئے بلکہ ہدیتاً یا عاریتاً اپنے عزیز دوست پڑوسی کو مطالعہ کے لئے پیش کیجئے نیز جب آپ پر حقیقت حال واضح ہو چکی ہے تو خود بھی اس سازش سے بچیئے اور دوسروں کو بھی بچایئے۔

وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝

اور ہرگز نہ ہونا۔ ان لوگوں میں سے جنہوں نے جھٹلایا اللہ کی آیتوں کو ورنہ تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گے۔

"وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔"

Marfat.com

"نام نہاد اسلامی انقلاب"

اور

مبلغ اسلام حضرت علامہ سید سعادت علی القادری کی دیگر تصانیف
مندرجہ ذیل پتوں سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

۱۔ صاحبزادہ سید عامر علی قادری

القادری اسلامک پبلیکیشن، ڈی 69 بلاک 14 فیڈرل بی ایریا
کراچی ۳۸ فون ۶۸۰۴۸۹

۲۔ مینیجر ضیاء القرآن پبلی کیشنز
گنج بخش روڈ، اردو بازار لاہور فون ۶۳۴۶۴

ROOMI QADRI.

REITZSTRAAT - 171,2571-RM.
DEN HAAG. (NEDERLAND)
TEL.NO: 070-454995

****

SAYED OMAR FARUK SAYED ALLY.

C/O SAYED & LOCKHAT.
700 - NEDBANK HOUSE,
30 - ALBERT STREET.
DURBAN. (SOUTH AFRICA)
TEL.NO: 3013331/2

Marfat.com

مُبلّغِ اسلام

حضرت علامہ سید سعادت علی القادری کی دیگر تصانیف

مقالاتِ قادری
جلد ۱۔۲۔۳ دلچسپ عنوانات پر مشتمل مقالات کا مجموعہ، رمضان المبارک کے فضائل ومسائل پر مشتمل بہترین کتاب۔

تیس راتیں
رمضان المبارک کے فضائل ومسائل پر مشتمل بہترین کتاب۔
(انگریزی میں بھی دستیاب ہے۔)

یومُ الفرقان
غزوۂ بدر پر ایک تحقیقی مقالہ
(انگریزی میں بھی دستیاب ہے)

اچھّا برتاؤ
والدین، اولاد، پڑوسیوں وغیرہ کے حقوق سے متعلق شرعی احکام سیکھنے کیلئے بہترین کتابچہ۔
(انگریزی میں بھی دستیاب ہے)

مرض سے موت تک
بیماری کی شرعی وجوہ، بیمار کی عیادت کے آداب، موت پر صبر، مُردے کے کفن، دفن اور نمازِ جنازہ کے طریقوں کی وضاحت پر ایک جامع کتابچہ
(انگریزی میں بھی دستیاب ہے)

تبلیغی کتاب
۵۵ عنوانات پر مشتمل مقالات کا مجموعہ، جو محافل میلاد و ذکر میں شرکاء کو مذہبی معلومات فراہم کرنے کے لئے نہایت مُفید و مؤثر ہے۔
(عنقریب انگریزی میں بھی شائع ہونیوالا ہے)

Marfat.com

مُبلغِ اسلام

حضرت علامہ سیّد سعادت علی القادری
کی دیگر تصانیف

مقالاتِ قادری
جلد ۱-۲-۳ دلچسپ عنوانات پر مشتمل مقالات کا مجموعہ، رمضان المبارک کے فضائل و مسائل پر مشتمل بہترین کتاب۔

تیس راتیں
رمضان المبارک کے فضائل و مسائل پر مشتمل بہترین کتاب۔
(انگریزی میں بھی دستیاب ہے۔)

یومُ الفرقان
غزوۂ بدر پر ایک تحقیقی مقالہ
(انگریزی میں بھی دستیاب ہے)

اچھّا برتاؤ
والدین، اولاد، پڑوسیوں وغیرہ کے حقوق سے متعلق شرعی احکام سیکھنے کیلئے بہترین کتابچہ۔
(انگریزی میں بھی دستیاب ہے)

مرض سے موت تک
بیماری کی شرعی وجوہ، بیمار کی عیادت کے آداب، موت پر صبر، مُردے کے کفن، دفن اور نمازِ جنازہ کے طریقوں کی وضاحت پر ایک جامع کتابچہ۔
(انگریزی میں بھی دستیاب ہے)

تبلیغی کتاب
۵۵ عنوانات پر مشتمل مقالات کا مجموعہ، جو محافل میلاد و ذکر میں شرکاء کو مذہبی معلومات فراہم کرنے کے لئے نہایت مُفید و مؤثر ہے۔
(عنقریب انگریزی میں بھی شائع ہونیوالا ہے)

Marfat.com

نام نہاد اسلامی انقلاب

از

مبلغ اسلام علامہ سید سعادت علی القادری

Marfat.com